حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار و وظائف پر عظیم کتاب
اذکارِ نبویہ
اردو ترجمہ
اذکارِ معصومیہ
تصنیف
حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمہ
ترجمہ: مولانا نور الحسن تنویر چشتی صاحب
مکتبۂ انوارِ مدینہ
درس روڈ۔ نور آباد۔ فتح گڑھ سیالکوٹ

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار و وظائف پر عظیم کتاب

اذکارِ نبویہ

اردو ترجمہ

اذکار معصومیہ

تصنیف

حضرت خواجہ **محمد** معصوم سرہندی علیہ الرحمۃ

جانشین

امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مولانا نور الحسن تنویر چشتی صاحب

تخریج احادیث

حضرت علامہ حافظ **محمد اشرف** مجددی صاحب

درس روڈ نور آباد فتح گڑھ سیالکوٹ

نام کتاب	اذکار نبویہ (اردو ترجمہ اذکار معصومیہ)
مؤلف	حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمہ اللہ
مترجم	محترم مولانا نورالحسن تنویر چشتی صاحب
ناشر	مکتبہ انوار مدینہ، نور آباد سیالکوٹ
کمپوزنگ	مجددیہ کمپوزنگ مرکز
تاریخ اشاعت	رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ / دسمبر ۱۹۹۹ء
قیمت	

تقسیم کار

مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

حجاز پبلی کیشنز مرکز الاویس ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتسابِ عقیدت

بنامِ رحمتِ شاہِ شاہاں

بیادِ رفعتِ ماہِ تاباں

بنامِ عظمتِ کج کلاہاں

بیادِ دعوتِ قندمقالاں

خوشا بانگِ تکبیرِ مجددِ دوراں [1]

خوشا ضیائے تدبیرِ مفسرِ قرآں [2]

منجانب: نورالحسن تنویر چشتی

۱ـ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

۲ـ مفسرِ قرآن حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری قدس سرہ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ابتدائیہ

الحمد للہ! رب کریم نے عقائد و اعمال، فضائل و مسائل، نعت و منقبت، اور سیرت وسوانح پر بیس سے زائد کتابیں شائع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے شائع کرتے ہوئے بندہ کو جو خوشی و مسرت محسوس ہو رہی ہے اور کسی کتاب کی اشاعت کے وقت نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب مذکور ہمارے پیارے نبی امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے ساڑھے تین سو سے زائد ارشادات کا مجموعہ ہے اور ان کا موضوع ذکر رب العالمین ہے۔ ذکر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی دو نسبتوں کے ساتھ تیسری نسبت یہ ہے کہ اس کے مؤلف شریعت و طریقت کے مسلمہ امام اور شیخ المشائخ مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے فرزندِ ارجمند اور جانشین ہیں۔ یہ کتاب اردو زبان میں پہلی بار شائع ہوئی ہے۔ اس عظیم کتاب کی اشاعت میں جن امور کو ہم نے پیش نظر رکھا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ تمام احادیث کی تصحیح اصل ماخذوں سے مقابلہ کر کے کی گئی ہے۔

۲۔ ہر حدیث پر نمبر لگا دیا ہے اور ایک ماخذ کا حوالہ ساتھ ہی درج کر دیا ہے

۳۔ سوائے چند احادیث کے سب کی تخریج کتاب کے آخر میں شامل کر دی ہے

۴۔ تخریج احادیث میں اسناد و روات پر بحث نہیں کی اور نہ ہی الفاظ کے اختلاف کا ذکر کیا ہے صرف حوالہ درج کر دیا ہے۔ اہل علم بوقت ضرورت خود تحقیق کر سکتے ہیں۔

۵۔ جہاں تفہیم حدیث یا کسی شبہ کے ازالہ کی ضرورت محسوس کی ہے وہاں فائدہ کے

عنوان سے وضاحت کردی ہے اور آخر میں (مترجم) لکھ دیا ہے۔

۲۔اس کتاب میں اذکار مسنونہ کو مختصراً جمع کیا گیا ہے لیکن مؤلف علیہ الرحمہ نے اعمال واحوال کی اصلاح کے لئے ضروری احادیث اور ہدایات بھی شامل کردی ہیں۔

اگر کوئی شخص خلوص سے اس کتاب پر عمل پیرا ہو تو واقعی اللہ کا مقبول اور ولی بن سکتا ہے۔

جہاں تک ہمارے علم کا تعلق ہے کتاب مذکور پہلی بار لاہور سے فارسی وعربی میں چھپی پھر کراچی سے شائع ہوئی تو صرف فارسی عبارات کا اردو ترجمہ کیا گیا اور احادیث کو عربی میں ہی رہنے دیا۔اس کتاب کی اہمیت کی وجہ سے ضرورت تھی کہ مکمل طور پر اردو میں شائع ہو تاکہ اردو دان حضرات بھی پورا فائدہ اٹھا سکیں۔مولیٰ کریم جزائے خیر دے استاذی الکریم قبلہ مولانا نورالحسن تنویر چشتی صاحب فاضل بھیرہ شریف کو کہ انہوں نے بڑی محنت سے اس کا ترجمہ کیا پھر محنتِ شاقہ سے کتابت کے بعد اس کی تصحیح فرمائی۔برادرم حافظ عبدالحمید صاحب نے بڑے شوق اور لگن سے اس کو کمپوز کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم سے ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اس کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ رحمۃ للعالمین ﷺ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

دعاگو

حافظ محمد طیب مجددی

۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ ۲۷ نومبر ۱۹۹۹ء

مہرِ چرخِ ولایت

محبت کی منزل جتنی پر شکوہ ہے اتنی ہی اس کی مسافت پر خار اور صبر آزما ہے۔ صحرائے کیف و مستی کی راہ پر چلنا نہ تو سہل ہے کہ روباہ کیش، شیروں کا کردار ادا کر سکیں اور نہ ہی یہ پھولوں کی سیج ہے کہ ناو ونوش اور رقص وسرود کے دلدادہ، شبِ دیجور کو صبحِ سعید سے بہرہ ور کرنے کا باعث بن سکیں۔ بلکہ جو مرد حق آگاہ، استقامت کی شمشیرِ بے نیام سے ہوا وہوس کی شہہ رگ کو کاٹ ڈالے، جو وفا کیش، نفس کے سرکش گھوڑے کو خود شناسی کی لگام دے کر خدا شناس بنانے کی صلاحیت پیدا کرلے، اسی کے سر پر فوز ومرام کی کلاہ سجائی جاتی ہے۔ پھر وہ تنہا منزل پر جاکر دم نہیں لیتا بلکہ اس کے دیدۂ بینا اور عقلِ رسا کے فیض سے لا تعداد گم گشتگانِ راہ بھی منزل آشنا بن جاتے ہیں۔

جلال الدین اکبر کی کافرانہ و مشرکانہ اصلاحات اور سیکولر سرگرمیاں پورے عالمِ اسلام کے لیے باعثِ ننگ وعار تھیں۔ علم وفضل کے تاجوروں اور روحانیت کے دعویداروں کا ایک گروہ جلبِ منفعت، حصولِ جاہ و منصب اور جاگیر داروں کی عطا و بخشش کی خاطر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر باہم بر سر پیکار تھا۔ دولت کی چمک اور سکوں کی جھنکار نے انہیں ایسا مسحور اور بیخود بنا رکھا تھا کہ انہیں حق اور باطل کے درمیان امتیاز کرنے کی فرصت تک نہیں تھی۔ جلال شاہی کے سامنے کلمۂ حق کہنے کے لیے جس جراتِ رندانہ اور ہمتِ مردانہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ بالکل ناپید ہو چکی تھی۔

دوسرا گروہ اسلامی تعلیمات کی ترویج واشاعت میں مخلص ضرور تھا۔ لیکن وہ مساجد اور خانقاہوں کے مخصوص حلقوں سے نکل کر رسمِ شبیری ادا کرنے کے لیے ہرگز آمادہ نہیں تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اس دور کے سیاسی و مذہبی حالات کا بغور جائزہ لیا۔اور متوکلاً علی اللہ بڑی حکمتِ عملی سے اصلاحی تحریک کا آغاز فرما دیا۔آپ نے امراءِ وقت اور عمائدینِ حکومت کے علاوہ علماء' اصفیاء' اور عوام الناس کو خطوط کے ذریعے خوابِ غفلت سے جگا کر انہیں فرائضِ منصبی سے آگاہ کیا۔

منہ زور اکبر کی ہندو نوازی اور اسلام دشمنی کی داستان بڑی طویل ہے۔ جو برِ صغیر کی تاریخ کے اوراق میں بکھری ہوئی ہے۔صرف ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کیے دیتا ہوں۔جس سے آپ اکبر کی چیرہ دستیوں کا بخوبی اندازہ کر سکیں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خسر شیخ حاجی سلطان تھانیسری کا شمار اپنے زمانے کے ممتاز علماء وفضلاء میں ہوتا تھا۔آپ نے ہی مہا بھارت کا ترجمہ کیا تھا۔آپ ایک عرصہ تک شاہی خدمات پر بھی مامور رہے۔اکبر کے سامنے ہندوؤں نے چند مسلمانوں کے خلاف گاؤکشی کا الزام عائد کیا اور کہا کہ ان لوگوں نے قوانین اور تعزیرات وحدود کے خلاف بغاوت کر دی ہے چنانچہ یکم جنوری ۱۵۹۹ء بمطابق دو جمادی الثانی ۱۰۰۷ھ کو اکبر نے بلا تحقیق' مقدمہ چلائے بغیر ہندوؤں کو راضی کرنے کی خاطر ان بے گناہ مسلمانوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔ان مظلوم مرنے والوں میں حضرت حاجی شیخ سلطان تھانیسری بھی تھے اس واقعہ کے تقریباً پچیس دن بعد حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے والد گرامی مخدوم عبد الاحد قدس سرہ جو حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے مرید و خلیفہ تھے وصال فرما گئے

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کی ولادت

اسی سال بروز پیر گیارہ شوال ۱۰۰۷ھ بمطابق سات مئی ۱۵۹۹ء کو آپ کے

ہاں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی ۔آپ کی ولادت بستی ملک حیدر میں ہوئی جو سرہند شریف سے دو میل کے فاصلہ پر ہے ۔آپ کا نسب مبارک اٹھائیس (۲۸) واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم سے منسلک ہے۔جیسا کہ آپ کے شجرہ نسب سے ظاہر ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے منتخب التواریخ۔رودِ کوثر اور مقامات خیر)

حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فرزندِ ارجمند کے بارے میں خود فرماتے ہیں۔

" میرے فرزند محمد معصوم کی ولادت ہمارے لیے بہت مبارک ثابت ہوئی کہ ان کی ولادت کے چند ماہ بعد مجھے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی اور یہ تمام علوم ومعارف حاصل ہوئے .... یہ فرزند ولائت محمدی کی استعداد رکھتا ہے۔اور محمدی المعرب ہے"

(حضرات القدس جلد دوم ص ۲۸۰)

یہ بات لاریب ہے کہ رحمت الٰہی نے بڑی فیاضی سے انہیں بلا کا حافظہ ' منفرد طبع رسا ' بے مثل فہم و ذکاء اور اقلیمِ علم وعمل کی سروری جیسے انمول گوہر عطا فرما دیے تھے ۔قدرت نے یہ صلاحیتیں 'مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے عنایت فرمائی تھیں۔چنانچہ آپ تقریباً سولہ سال کی عمر میں علومِ متداولہ کی تحصیل سے فارغ ہو چکے تھے۔صرف تین ماہ میں قرآن پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور اپنے والد ماجد 'اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق اور مولانا شیخ محمد طاہر لاہوری سے اکثر کتبِ درسیہ پڑھیں ۔جب آپ نے عمر کے گیارھویں سال میں قدم رکھا تو آپ نے کتابِ طریقت کے اوراق بھی پلٹنے شروع کر دیے ۔قال اور حال کا حسین امتزاج رنگ لایا ۔شریعتِ مقدسہ نے آپ کے سراپا کو بے داغ لباس عطا کیا ۔اور طریقتِ منورہ نے آپ کی زندگی کو منزّہ و مصفّٰی کر کے باکمال بنا دیا۔آپ نے نہایت سرعت کے ساتھ سیر وسلوک کے زینے سر کر لیے اور مقاماتِ وصول کی رفعتوں میں آپ کا طائرِ استقامت

مائل بہ پرواز رہا۔

کاشفِ حقائق حضرت علامہ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ خلیفہ مجاز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف حضرات القدس میں تحریر فرمایا ہے:

"ایک روز آپ نے اپنے پدر بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں اپنے آپ کو ایک نور پاتا ہوں کہ جس سے تمام عالم منور ہے اور وہ نور تمام ذرات میں سرائت کیے ہوئے ہے جس طرح کہ آفتاب کا نور کہ جس سے تمام عالم منور ہے۔ حضرت مجدد نے فرمایا کہ اے فرزند اتم اپنے وقت کے قطب ہو گے اور میری بات یاد کرو گے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بعض مکتوبات میں ایسا لکھا۔ میں عمر کے چودھویں سال میں تھا کہ آں حضرت (مجدد) نے قطبیت کی بشارت دی تھی اور اس قیومیت کی خلعت کے ملنے سے پہلے بحمداللہ دس گیارہ سال کی عمر میں وعدہ پورا ہوا۔اور اس بشارت کے آثار عملی ظاہر ہوئے"

(حضرات القدس جلد دوم ص ۲۸۶)

حضرت مجدد کی اصلاحی وتجدیدی تحریک:

اس دوران آٹھ جمادی الاولی ۱۰۱۴ھ ۱۷ اکتوبر ۱۶۰۵ء بروز منگل اکبر کا انتقال ہوا اور آگرہ سے چار میل دور سکندرہ میں دفن ہوا۔ اکبر کے بعد اس کا بیٹا سلیم الدین جہانگیر تخت نشین ہوا اور اپنے باپ کے جاری کردہ نظام "دین الٰہی" کے مطابق حکومت کرنے لگا۔ اس کے ابتدائی دور میں جب ساری شاہی قوتیں اسلام کو مٹانے کے لیے اکٹھی ہو گئیں تو اس طوفان بلا خیز کا رخ موڑنے کے لیے اور ہنگامۂ رستخیز کو ضرب الا اللہ سے تسخیر کرنے کے لیے حضرت مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ سر پر فقر ودرویشی کلا تاج سجائے میدان میں نکل کھڑے ہوئے۔ ان کی نوائے شوق سے قصرِ شاہی لرز اٹھے' ان کی تجدید واحیائے دین کی تحریک کے سیلِ رواں کے سامنے بند باندھنا مشکل ہوگیا جہانگیر کے حکم پر دی گئی قلعہ گوالیار کی بامشقت قید کی سزا اور کئی دیگر

صعوبتیں آپ کو اپنے راستہ سے ہٹا نہ سکیں۔آپ عزم و ثبات کا پیکر بن کر تسلیم و رضا کے پر خار راستہ پر خراماں خراماں گذر گئے۔پہاڑ سے زیادہ مضبوط آپ کے حوصلے اور خدا داد قوت کے سامنے جہانگیر کی نخوت و سطوت مات کھا گئی اور معذرت خواہانہ انداز میں زنداں کا دروازہ کھولنے پر مجبور ہو گیا۔اس نے شاہی مہمان کے طور پر آپ کی عزت و تکریم کی اور آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر لی۔آپ نے شہنشاہ اور دیگر امراءِ مملکت کی اصلاح و تربیت کا کام جاری رکھا۔اس دوران آپ کے ہم سبق حضرت علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ جو زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کی عظمت کے معترف تھے آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ آپ کی اصلاحی و تجدیدی مساعی اور کارنامے دیکھ کر انہوں نے آپ کو مجدد الف ثانی کا خطاب دیا۔آپ کے مکتوبات پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے جس طرح مخلوقِ خدا کی راہنمائی اور اصلاح کا فریضہ سر انجام دیا اسی طرح آپ نے اپنی اولاد کی تربیت کرنے سے بھی چشم پوشی نہیں کی۔

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی شادی :

جب آپ بالغ ہوئے تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نکاح کرنے کے بارے میں مسنون طریقہ پر استخارہ فرمایا اور آپ کو سید میر صفر احمد رومی علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی بی بی رقیہ کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دیا آپ کے چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں یہ ساری اولاد موصوفہ کے بطن سے ہی تھی۔

(تفصیل کے لیے شجرہ میں حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی اولاد دیکھیے)

حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کو قیومیت کا ملنا :

صاحبِ زبدۃ المقامات رقمطراز ہیں کہ کچھ عرصہ کے لیے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی نگری میں بغرض قیام تشریف لے گئے۔ ان ایک روز عجیب محویت کے عالم میں فرمانے لگے آثار بتاتے ہیں کہ اب

کوچ کا زمانہ قریب ہے آپ نے اپنے دو صاجزادوں حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہما اللہ کو مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔

"کل صبح کی نماز کے بعد مجلسِ سکوت یعنی مراقبہ اور خاموشی کے وقت ظاہر ہوا کہ جو خلعت میں پہنے ہوئے تھا مجھ سے جدا ہو گئی۔ اس کی جگہ مجھے اور خلعت پہنائی گئی مجھے یہ آرزو ہوئی کہ اگر یہ خلعتِ زائلہ میرے فرزند محمد معصوم کو دے دیں تو بہتر ہے کچھ دیر بعد دیکھا کہ میرے فرزند (محمد معصوم) کو یہ مرحمت فرمائی گئی ہے۔......اس خلعتِ زائلہ سے مراد معاملہِ قیومیت ہے جو تربیت و تکمیل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے عرصہِ مجمعہ کے ساتھ ارتباط کا باعث ہوا ہے۔

(مکتوبات شریف دفتر سوم مکتوب ۱۰۴)

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی سجادہ نشینی :

کچھ دن بعد حضرت کے مذکورہ دونوں صاجزادے اجمیر شریف میں حاضرِ خدمت ہوئے اور آپ نے تمام خلفاء اور حاضرین مجلس کی موجودگی میں حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کو مندِ ارشاد کی عظیم تر ذمہ داریوں کا بارِ گراں سونپ کر رخصت کیا پھر کچھ دن مزید قیام فرمانے کے بعد واپس سرہند تشریف لائے اور ایک سال بعد یعنی اٹھائیس (۲۸) صفر ۱۰۳۴ھ کو بروز منگل تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ جو حضرت مجدد کے تیسرے فرزند تھے آپ کے سجادہ نشین بنے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ اس منصبِ جلیل پر پینتالیس (۴۵) سال فائز رہے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار کے قائم کردہ دارالعلوم میں تدریسی ذمہ داریوں کو پورا فرمایا اور بیشمار تشنگانِ علم کو سیراب کیا۔

آپ بحیثیت شیخِ طریقت دلوں کے ویرانوں میں عشقِ رسول کی لو سے چراغِ معرفت جلاتے رہے اس عرصہ میں ہندستان کی سیاسی فضا میں کئی نشیب و فراز آئے۔ کئی

امراء کے آفتاب غروب ہوئے۔ کئی حکمرانوں کی سطوت کے چاند گہنائے اور کئی تاج وتخت کے مالک بنے مگر آسمانِ طریقت پر آپ بدرِ کامل بن کر گیتی کے ظلمت کدوں کو ضیا بار کرتے رہے آپ کا آفتابِ اقبال چمکا اور خوب چمکا۔ رؤسائے وقت آپ کی محفل میں بیٹھ کر اپنی ادائے خسروانہ اور خوئے شاہانہ سے بیگانہ نظر آتے تھے۔ اور مفلس ونادار آپ سے سرمایہ قربت اور دولتِ وصال پاکر اپنے آپ کو قسمت کا دھنی تصور کرتے تھے آپ نے اکبر۔ جہانگیر۔ شاہجہاں۔ دارا شکوہ۔ اور اورنگ زیب عالمگیر پانچ بادشاہوں کا زمانہ پایا۔

آپ کی سجادہ نشینی کا تیسرا سال تھا شہزادہ خرم شاہجہاں نے آپ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے مجھے خوشخبری دی تھی۔ کہ تم کو تختِ سلطنت حاصل ہوگا۔ حضرت کے وصال کو اب تیسرا سال ہے تاحال گوہرِ مقصود ہاتھ نہیں آیا امید ہے کہ آپ اس بارے میں توجہ فرمائیں گے۔ اس نے شریعت کی حکمرانی اور سنتِ نبوی کی بالا دستی قائم کرنے کا بھی عہد کیا۔ آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ خاطر جمع رکھو عنقریب بغیر محنت ومشقت کے سلطنت تمہارے ہاتھ آئے گی چنانچہ اسی طرح ہی ہوا۔ اگلے سال جہانگیر بھی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے وصال والے دن ۲۸ صفر ۱۰۳۷ھ مطابق ۸ نومبر ۱۶۲۷ء کو فوت ہوا۔ اور شاہجہان تاج وتخت کا مالک بنا اور خواجہ علیہ الرحمۃ سے تجدید بیعت کر کے خصوصی توجہ اور دعا کا طالب ہوا۔ اسی طرح آپ کی سجادہ نشینی کا گیارھواں سال تھا کہ شہزادہ اورنگ زیب عالمگیر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا۔ آپ نے اسے سلطنت کی بشارت دی اور اس کے پانچ سال بعد اورنگ زیب کی بہن روشن آرا بیگم کو آپ کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی پھر اس سے اگلے سال اورنگ زیب کی بہن گوہر آرا بیگم بھی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوگئی۔

(تفصیلات کے لیے دیکھئے حضرات القدس 'زبدۃ المقامات' روزہ قیومیہ)

شاہجہان کے آخری دور میں اس کے بڑے بیٹے دارا شکوہ نے امورِ مملکت

سنبھال لیے شاہجہان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد اورنگ زیب ہندستان کے تاج وتخت کا مالک بنا اس نے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں درخواست کی کہ میں امور سلطنت میں مصروف ہوں اس لیے حاضر نہیں ہو سکتا لہٰذا اپنے صاجزادوں یا خلفاء میں سے کسی کو بھیج دیں تاکہ میں اس سے مستفیض ہو سکوں۔ حضرت خواجہ نے اپنے صاجزادے حضرت خواجہ سیف الدین محی السنۃ کو منتخب فرمایا اور بادشاہ شاہی خاندان اور دیگر درباریوں کی تربیت کے لیے آپ کو شاہجہان آباد بھیج دیا۔ اس دوران حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے حضرت صاجزادہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ اور عالمگیر کے خطوط کے جواب میں جو مکتوبات تحریر فرمائے ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی گھرانے کی اسلامی اقدار اور روایات کے مطابق ظاہری وباطنی تعلیم وتربیت سے آپ کس قدر شاداں وفرحاں تھے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ مشائخ نقشبند۔ مآثر عالمگیری۔ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین۔ مکتوبات معصومیہ۔ مکتوبات سیفیہ۔)

شاہی در و دیوار جہاں ایک عرصہ تک شیطان اور اس کا گروہ راج کرتا رہا رقص وسرود شراب وشباب کا دور دورہ رہا۔ وہاں ایک اللہ کے بندے نے اپنی نگاہِ ولائت سے اطاعتِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا دیپ جلایا جس کی لو سے پورا ہندستان جگمگانے لگا۔ خاندانِ مجددیہ نے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ کی رمز کو پہچانا اور ہندستان کے فرمانرواؤں کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ عیاش طبقہ شب زندہ دار، ذکر وفکر کا رسیا، محبت رسول ﷺ کا پیامی اور اشاعتِ اسلام کا گرویدہ بن گیا۔

عصرِ حاضر کسی ایسے درویش کا منتظر ہے جو وقت کے پرتھوی راجوں کے سامنے خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنے نعرۂ قلندرانہ سے کفر وشرک کے در و دیوار ہلا کر رکھ دے، آج ملتِ اسلامیہ شمس الدین باخوری قادری اور شیخ احمد فاروقی کی متلاشی ہے جو چنگیزی طوفان کا دھارا موڑ دے اور جلال اکبری کے سامنے خم ٹھونک

کھڑا ہو جائے۔اور ہلاکوں خانوں اور جہانگیروں کے خاندانوں کو اسلام کا شیدائی بنادے کاش! خاندانِ مجددیہ کا ہی کوئی چشم وچراغ اس مادی دور میں 'اپنی خانقاہ اور آسائش کو چھوڑ کر' سر پر کفن باندھے ہوئے نکلتا اور اسلاف کی سنت کو پھر سے زندہ کر دیتا ۔اور خانقاہی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے وقت کے حاکموں کی رہنمائی کرتا۔

زیارت حرمین شریفین: دعوت وارشاد کا یہ سلسلہ جاری رہا عوام اور خواص تمام ہی اس چشمہ ہدایت وعرفان سے مستفیض ہوتے رہے ذوالحجہ ۱۰۶۷ ھ میں ۶۰سال کی عمر میں آپ سات ہزار ارادت مندوں کے ہمراہ زیارتِ حرمین شریفین کے لیے روانہ ہوئے۔اور ۱۰۶۸ھ میں حج بیت اللہ اور زیارتِ دیار حبیب ﷺ سے مشرف ہوئے اور ۱۰۶۹ھ کے آخر میں واپس سرہند شریف پہنچے۔اس سفر کے حالات وواقعات 'معارف وحقائق اور انعام واکرام کا تفصیلی تذکرہ آپ کے صاحبزادے حضرت محمد عبید اللہ قدس سرہ نے تحریر فرمایااور اس کا نام یواقیت الحرمین رکھا آپ نے یہ سفر نامہ اپنے احباب خصوصاً اہل عرب کے اصرار پر عربی زبان میں لکھا پھر مولانا بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ محمد شاکر نے اس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔اس سفر نامے کا حرف حرف اسرار و رموز پر مبنی ہے اسے پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ دورانِ سفر آپ پر عجیب قسم کی رقت طاری رہی۔آپ نے بحر وحدت میں غواصی کر کے حکمت ومعرفت کے کئی انمول ہیرے اپنے دامن میں سجا لیے اور آپ کے عشقِ رسول کی بدولت 'بارگاہ نبوی سے انعام واکرام کا مینہ اس زور سے برسا کہ آپ کی کشتِ عرفاں کو مزید کئی رنگ دے گیا'مسجدِ حرام میں کیے ہوئے سجدوں نے آنِ واحد میں قرب کی انتہائی منزل عطا ہونے کا مژدہ سنایا' شاہراہِ اطاعت پر چلتے چلتے جب آپ وصل حبیبِ خدا سے سرفراز ہوئے تو حجابات کے دبیز پردے اٹھا دیے گئے۔اور دربارِ رسول سے آپ کو رحمت کے سائباں میں مقامِ رفیع عطا ہوا۔اللہ تعالیٰ کے گھر اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے گھر سے الوداع ہونے کا منظر کیسا تھا؟ ہجر وفراق کی تلخی اور غمِ دل کی شورش کو صفحہ قرطاس پر بکھیرنا قلم کی

طاقت سے باہر ہے ۔ صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ دل سلگا ہوگا' زخم چھلکے ہوں گے اوراشک امڈے ہوں گے ادھر شانِ بندگی بھی اوجِ کمال پر ہوگی اور اُدھر بندہ نوازی اور بندہ پروری کی مروتیں بھی' تمام کلفتیں مٹا کر نُزُلاً مِنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ کی نوید راحت سنا رہی ہوں گی۔

تبلیغِ اسلام کا جامع منصوبہ: آپ نے شاہانِ مملکت کی اصلاح و تربیت کے ساتھ ساتھ عوام الناس کی راہنمائی کے لیے جامع منصوبہ کے تحت تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مشن کو بڑے خلوص سے آگے بڑھایا اور آپ نے اپنے صاحبزادوں کو بطورِ نگران مختلف علاقوں میں متعین کیا' حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ کو کابل کی طرف حضرت خواجہ محمد نقشبند کو بدخشاں 'ترکستان' کاشغر 'روم 'شام اور یمن کی طرف ۔ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ کو خراسان 'ماوراء النہر' توران 'طبرستان 'سجستان کے علاقوں میں ۔ حضرت خواجہ محمد اشرف کو دکن اور پنجاب کے علاقوں کی طرف ۔ حضرت خواجہ محمد صدیق کو عرب' بحرین اور مشرقی ہند کے علاقوں میں اصلاح اور تربیت کی غرض سے بھیجا۔ نیز آپ نے اپنے خلفاء خواجہ محمد امین اور خواجہ عبد الرحمٰن کو ترکستان کے لیے۔ خواجہ ازغون کو کاشغر کے لیے ۔ شیخ مراد کو شام اور روم کیلئے۔ شیخ حبیب اللہ کو توران 'بدخشان اور خراسان کیلئے۔ خواجہ محمد حنیف 'خواجہ محمد صدیق اور خواجہ اخون موسیٰ کو کابل اور پشاور کے لیے مستقل طور پر مبلغ اور مصلح مقرر فرمایا۔ تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کو باقاعدہ آگاہ کیا جاتا اور آپ سے مزید راہنمائی لی جاتی ۔ آپ کا یہ مفید اور مکمل تبلیغی پروگرام عصرِ حاضر کے مشائخ اور محراب و منبر کے وارثوں کے لیے خضرِ راہ ہے اور فرائض منصبی کی بجا آوری کے لیے کامل رہنما ہے۔ (تفصیل کے لیے تذکرہ مشائخ نقشبند ملاحظہ فرمائیں)

آپ کی بے شمار کرامات ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے میرے نزدیک آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے حضرت شیخ مجدد علیہ الرحمۃ کی

تجدیدی سرگرمیوں کی شمع کو بجھنے نہیں دیا بلکہ توفیق الٰہی سے اسکی روشنی سے سارے عالم کو منور کردیا۔

وفات حسرت آیات: ایک عرصہ سے آپ کو وجع المفاصل یعنی جوڑوں کے درد کی تکلیف تھی ۱۰۷۹ھ بمطابق ۱۶۶۸ء کو آپ نے سخت علالت کے باوجود اپنے و. ماجد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے عرس مبارک کی تقریبات میں شر ت فرمائی۔ حسبِ دستور آپ نے مہمانوں کی تواضع فرمائی۔ عرس کے بعد آپ پر مرض کا اس قدر غلبہ ہوا کہ ہاتھ اور پاؤں میں حرکت کی سکت باقی نہ رہی۔ آٹھ ربیع الاوّل کو جمعہ کی نماز باجماعت ادا فرمانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا' " امید نہیں کہ ہم کل اس وقت تک دنیا میں رہیں " دوسرے دن نمازِ فجر' نمازِ اشراق اور دیگر وظائف ادا کر چکے تو آپ پر سکراتِ موت کی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ صاحبِ کواکب دریہ کے مطابق آپ نے سورہ یسین کی تلاوت فرمانے کے بعد السلام علیک یا نبی اللہ کہا اور اس جہانِ فانی سے فردوسِ اعلی کی طرف تشریف لے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عوام کا جم غفیر آپ کے جنازہ میں شریک ہوا۔ حضرت خواجہ عبیداللہ مروج الشریعۃ نے نمازِ جنازہ کی امامت کروائی اور آپ کو اپنی ذاتی ملکیت والی زمین میں دفن کیا تدفین کے بعد شہزادی روشن آرا بیگم نے آپ کے مزارِ پُر انوار کو تعمیر کرنے کی درخواست کی۔ حضرت خواجہ عبیداللہ اور آپ کے دوسرے بھائیوں نے اسکی منظوری دے دی۔ لہذا شہزادی نے عالیشان گنبد والی عمارت تعمیر کروا دی۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے انوار معصومیہ اور سفرنامہ ہند پروفیسر محمد اسلم)

علماء اور فضلاء کی تعلیم و تدریس کے علاوہ آپ نے متعدد تربیتی خطوط تحریر فرمائے ہیں جو تین جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے چند کتابیں بھی تحریر فرمائی ہیں ان میں سے ایک کتاب جو مسنون وماثور اذکار وادعیہ پر مشتمل ہے آپ نے اس کتاب کا ذکر اپنے مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۱۰۱ میں کیا ہے۔ یہ کتاب

فضائلِ اذکار' ترغیبِ اذکار اور اصلاحِ نفس کے لیے تحریر کی گئی ہے ساڑھے تین سو سے زیادہ احادیث اس میں ذکر کی گئی ہیں اسی کتاب کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد اشرف نقشبندی مجددی مہتمم مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نورآباد سیالکوٹ اور ان کے برادرِ اصغر حضرت علامہ محمد اکرم مجددی مالک اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ کے ایما پر ۱۹۸۸ میں اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذالک عزیزم حافظ محمد طیب مجددی مالک انوار مدینہ کتب خانہ درس روڈ نورآباد فتح گڑھ سیالکوٹ نے اس کتاب کو بصد مسرت شائع کرنے کا عزم وارادہ فرمایا ہے اللہ تعالی انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

عوام الناس سے اپیل

عوام الناس سے میری یہ اپیل ہے کہ اس کتاب کو کما حقہ سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے علاقے کے علماء وفضلاء سے رابطہ کر کے اسے سبقاً پڑھیں اگرچہ ترجمہ کرتے ہوئے آسان اور عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔ اس کے باوجود قدم قدم پر آپ کو راہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی اس میں کچھ تو سادہ مضامین ہیں اور کچھ خاص مضامین ہیں جن کے مفہوم کو ہر ایک مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتا۔

دینی مدارس کے مہتمم وناظم حضرات کتاب کی افادیت کے پیش نظر دیگر تصوف کی کتب کے ساتھ اس کتاب کو بھی اپنے تدریسی نصاب میں شامل فرمالیں تو طلباء کی اصلاح وتربیت میں یہ کتاب انشاء اللہ سنگِ میل ثابت ہو گی۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے مطالعہ کی برکت سے گم گشتگانِ راہِ حق ' اولیائے کاملین میں شمار ہونے لگے۔ اس کتاب کا ورق ورق اساتذہ ' طلبہ ' وکلاء ' خطباء ' ملازمین ' خواتین اور تاجر پیشہ لوگوں کے لیے وظیفہ حیات ہے یقیناً اس کا مطالعہ آپ کو خود شناسی کی لذت بھی عطا کرے گا اور خدا شناسی کا سرور بھی۔

عصرِ حاضر کے جید اور باعمل عالمِ دین حضرت علامہ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

نے شب و روز کی محنت اور کاوش کے بعد تخریجِ احادیث کا فریضہ سر انجام دیا ہے
اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کی یہ سعی و کوشش اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے۔ آمین

اس کتاب کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ احادیث کی صحت کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے اس سلسہ میں کتبِ احادیث سے رجوع کر کے احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اہل علم حضرات اگر کسی جگہ کوئی غلطی یا خامی دیکھیں تو ضرور آگاہ فرمائیں ۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اسے میرے لیے باعث نجات بنائے۔ (آمین)

وما توفیقی الا باللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ اَجْمَعِیْنَ ط

طالب دعا
نور الحسن تنویر چشتی
دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد

۱۔ حضرت خواجہ محمد صادق ۱۰۲۵ھ ۲۔ حضرت خواجہ محمد سعید ۱۰۷۰ھ
۳۔ حضرت خواجہ محمد معصوم ۱۰۶۹ھ ۴۔ خواجہ محمد فرخ ۵۔ خواجہ محمد عیسیٰ ۶۔ خواجہ محمد اشرف (تینوں کا وصال کم سنی میں ہوا) ۷۔ خواجہ محمد یحیٰ ۱۰۹۶ھ

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کی اولاد

صاحبزادگان	ان کی اولاد
۱۔ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ	شیخ ابو القاسم۔ شیخ محمد اسماعیل۔ شیخ اہل اللہ۔ شیخ میر صائمہ۔ راضیہ۔ عالیہ۔ ماریہ رافعہ۔ باقیہ۔ روشن آرا
۲۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ	شیخ ابو العلی۔ شیخ محمد عمر۔ شیخ محمد کاظم۔ شیخ عبد الرحیم شیخ عبد الرحمن۔ میر عبد اللہ۔ امۃ الکریم۔ امۃ القیوم
۳۔ حضرت شیخ محمد عبد اللہ مروج الشریعۃ	عبد الرحمن۔ عبد الرحیم۔ شیخ محمد ہادی خواجہ محمد پارسا خواجہ محمد پارسا۔ شیخ محمد سالم۔ فضل النساء شائستہ بیگم۔ حسن النساء
۴۔ حضرت شیخ محمد اشرف محبوب اللہ	شیخ محمد جعفر۔ شیخ محمد حیات۔ شیخ محمد شافی الحال پرہیز بانو۔ منیرہ بانو۔ منیرہ بیگم۔ نجابت بانو۔
۵۔ حضرت خواجہ سیف الدین محی السنۃ	شیخ محمد اعظم۔ شیخ محمد شعیب۔ شیخ محمد حسین شیخ محمد عیسیٰ۔ شیخ محمد موسیٰ۔ شیخ کلمۃ اللہ۔ محمد عثمان عبد الرحمن۔ جنت بانو۔ حبیبہ۔ سائرہ شہری۔ رفیع النساء
حضرت شیخ محمد صدیق:	شیخ محمد مہدی۔ شیخ عبد الباقی۔ مہر النساء عظیم النساء

صاحبزادیاں

امۃ اللہ بیگم۔ عاقلہ بیگم۔ عائشہ بیگم۔ صفیہ بیگم۔ عارفہ بیگم

نوٹ: حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے تمام صاحبزادے اور صاحبزادیاں ظاہری اور باطنی علوم

سے مزین تھیں اور اشاعت اسلام میں انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔

☆☆☆

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ کا نسب

امیر المومنین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	شیخ محمود	شیخ رفیع الدین ۲ (بانی قلعہ سرہند)
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ	شیخ نصیر الدین	شیخ حبیب اللہ
حضرت سالم (شیخ ناصر [illegible] اللہ)	شیخ شہاب الدین ۱	شیخ محمد
شیخ ابراہیم	المعروف: فرخ شاہ کابلی	شیخ عبدالحی
شیخ اسحاق	شیخ یوسف	شیخ زین العابدین
شیخ ابوالفتح	شیخ شعیب	مخدوم شیخ عبدالاحد
شیخ عبداللہ اکبر	شیخ عبداللہ	حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی
شیخ عبداللہ اصغر	شیخ اسحاق	حضرت خواجہ محمد معصوم
شیخ مسعود	شیخ یوسف	رحمہم اللہ
شیخ سلیمان	شیخ سلیمان	

---

(۱) حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت شاہ ولی اللہ اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ ان کی نسل سے ہیں۔ (۲) آپ سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت کے داماد اور خلیفہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چھ فصلوں پر مشتمل ہے

مقدمہ : ترغیب ذکر اور شریعت منورہ کے مطابق اطاعت و عبادت کی ادائیگی اور فضائلِ ذکر کی احادیث سے متعلق ہے۔

فصلِ اوّل : ذکر کے درجات اور ہر درجہ کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

فصل دوم : خاص وقتوں کے بعض اذکار' دعاؤں اور انکے آداب کے بارے میں ہے۔

فصل سوم : نماز کے آداب اور دعاؤں کے بیان میں ہے۔

فصل چہارم : جماعت و جمعہ کے فضائل کے بیان میں ہے۔

فصل پنجم : ان اذکار کے بارے میں ہے جو کسی خاص وقت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے

فصل ششم : اہم پند و نصائح کے بیان میں ہے۔

آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہونا چاہیے کہ جو احادیث اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ وہ انتہائی کوشش و جستجو کے بعد معتبر کتب احادیث مثلاً جَامِعُ الْاُصول' مشکوٰۃ' حصنِ حصین' غایۃُ الْعُمَّال' الترغیب والترھیب' جَمْعُ الْجَوامع سے ماخوذ ہیں۔ اور ان احادیث کے بارے میں (محدثین میں سے) کسی نے بھی کلام نہیں کیا۔ اگر کسی مقام پر کسی نے کلام کیا ہے۔ تو اس کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ تاکہ (اہلِ علم کے نزدیک) وہ بھی قابلِ اعتماد ہو جائیں۔ اس کتاب میں اختصار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اذکار و ادعیہ کی اکثر سندیں (راویوں کے نام وغیرہ) ترک کردی گئی ہیں۔ اور ایک دوسرے مجموعہ (۱) میں اعمال و اذکار کے فضائل تفصیلاً درج کر دیئے ہیں۔ جو اس کتاب سے الگ اور طویل ہے۔ (اصحاب ذوق کو) اگر شوق ہو تو اس کی طرف رجوع فرمائیں۔

---

(۱) : مؤلف علیہ الرحمہ کے اس مجموعے پر اگر کوئی صاحب آگاہ ہوں تو ہمیں ضرور اطلاع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

مقدمہ

یاد رکھیے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد بندگی کے حقوق ادا کرنا ہے نیز خدا کی بارگاہ میں ذلت، محتاجی، عاجزی اور ناپائیداری کا اظہار ہے۔ پائیداری، عزت، کبریائی اور بے نیازی رب معبود کا خاصہ ہے جو بندہ اپنے آپ کو بندگی سے بے نیاز تصور کرتا ہے اور اپنی عزت و کبریائی کا دعویٰ کرتا ہے وہ خدائی کا دعویدار ہے۔ بندے کا کام بندگی ہے۔ اور خداوندی تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بندے کی طرف سے جتنا بندگی اور اس کے لوازم یعنی عاجزی و انکساری کا اظہار زیادہ ہو گا۔ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی عنایات اور الطاف کا ورود بھی اس بندہ کے حق میں زیادہ ہو گا۔ ابتدائی درجے کے مرید کی طرح عارفِ کامل کو بھی عبادت کے سوا چارہ نہیں۔ کوئی بھی شخص لوازم بندگی سے بے نیاز نہیں۔ اگرچہ بعض اہلِ سکر اس حکم کیخلاف عمل کرتے ہیں وہ کمالاتِ بندگی سے محروم رہتے ہیں۔ اَلسُّکَارٰی مَعْذُوْرُنْ (اہل سکر معذور ہیں) کمال تو انبیاء کرام اور خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوات والبرکات کو حاصل ہے۔ احکامِ بندگی، عاجزی اور انکساری کے تمام تقاضے اُن حضرات میں سب سے بڑھ کر تھے مگر یاد رہے کہ ہماری ناقص عقلیں اگر کسی اَمر کو بندگی اور اظہارِ عجز خیال کرتی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (معاملہ) ایسا نہ ہو۔ بندگی وہ ہے جو شارع علیه السلام سے ماخوذ ہو اور نفس کو اس میں کسی قسم کا دخل نہ ہو۔ ایسی سخت ریاضتیں جو شریعتِ منورہ کے مطابق نہ ہوں اور نبی کریم علیه التحیة والتسلیم کی سنت مطہرہ کے خلاف ہوں وہ قابلِ قبول نہیں ہوتیں۔ اور اللہ پاک جل شانہ (کی رضاجوئی) کا کوئی راستہ نہیں کھولتیں سلطنت شریعت تو نفسِ رہزن کے مادہءِ سرکشی کو ختم کرتی ہے۔ اور اسکی انانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے اس لیے اگر غور کریں گے تو واضح ہو جائے گا کہ نفس پر سنت و شریعت کی اتباع سے زیادہ گراں کوئی شے نہیں اور سنت پر عمل پیرا ہونے سے بڑھ کر کوئی ریاضت افضل نہیں اس لیے کہ فناءِ نفس کا تعلق اسی کے ساتھ ہے۔

حضرت بایزید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ میں تیس (۳۰) سال تک مجاہدہ میں کوشاں رہا۔ میں نے اتباعِ شریعت سے زیادہ سخت کوئی عمل نہیں پایا۔

لوگوں نے عمر بن نجیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تصوف کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ شریعت کے امر و نہی پر صبر کا مظاہرہ کرنا تصوف ہے۔

قَالَ الشَّيْخُ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِیْ مَعَارِجِ الْهِدَايَةِ فِیْ بَيَانِهٖ قِيْلَ اِنَّ الطُّرُقَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقِيْنَ ' اِنَّ تِلْكَ الطُّرُقَ كُلَّهَا مُنْدَرِجَةٌ وَّمُنْدَمِجَةٌ وَّمُنْطَوِيَةٌ وَّمُنْسَبِكَةٌ فِیْ دَائِرَةِ الشَّرِيْعَةِ الْكُبْرٰى الْمُحَلَّلَةِ بِالشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْعُظْمٰى۔ وَهٰذِهِ الطُّرُقُ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى اَرْكَانِ شَجَرَةِ الشَّرِيْعَةِ وَاُصُوْلُهَا وَفُرُوْعُهَا وَعُرُوْقُهَا وَاَغْصَانُهَا وَاَوْرَاقُهَا وَاَزْهَارُهَا وَ اَنْوَارُهَا' وَلَا يُقَالُ هِیَ اَشْيَاءُ سِوَاهَا وَاُمُوْرٌ مُّبَايِنَةٌ لَّهَا۔ لَا وَالَّذِیْ بَرَءَ النَّسَمَةَ وَشَقَّ الْحَبَّةَ مَا وَرَاءَ الْحُجَّةِ الْبَيْضَاءِ وَالشَّرِيْعَةِ الْحَنِيْفِيَّةِ الْكُبْرٰى اِلَّا بُنْيَانُ الضَّلَالِ وَالْعَمٰى' وَمَا بَعْدَ صِرَاطِ الْحَقِّ الْقَوِيْمِ وَسَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيْمِ اِلَّا سُبُلُ الشَّيْطٰنِ الْمُبْعَدِ الرَّجِيْمِ ' وَالْمَطْرُوْدِ الْاَبْتَرِ الْعَقِيْمِ۔ فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۔ (الانعام ۱۵۴)

شیخ علی بن ابی بکر قدس سرہ نے اپنی کتاب معارج الہدایہ میں اس کے متعلق بیان فرمایا کہ (بعض اہل اللہ کا ارشاد ہے) کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے مخلوق خدا کی تعداد کے برابر ہیں اور یہ سب کے سب وہ راستے ہیں جو حضرت محمد ﷺ کی پر شوکت باوقار اور باعظمت شریعت میں نہایت خوبی کے ساتھ سموئے ہوئے ہیں اور بڑی پختگی کے ساتھ اسکے احکام سے وابستہ ہیں اور اسکی خوبصورت حسین اور مضبوط لڑی میں پروئے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ کی شریعت گویا ایک طاقتور درخت ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ تک پہنچنے والے راستے درخت کے بیخ و بن 'جڑیں' تنے' اسکی شاخیں' حسین اور خوبصورت

پھل پھول ہیں۔ اور یہ کہنا غلط ہے کہ یہ راستے شریعت محمدیہ سے الگ اور اس کے مخالف ہیں، نہیں ایسا نہیں، اس ذات کی قسم جس نے جانوروں کو پیدا کیا اور بیجوں کو اگایا ہرگز ایسا نہیں۔ روشن شریعت اور دینِ حنیف کے واضح احکام سے ہٹ کر تو گمراہی، بد دینی اور اندھا پن کے سوا کچھ بھی نہیں، حق کے راستے سے پرے، اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹا ہوا شیطان مردود ہی کا راستہ رہ جاتا ہے، جو ہر قسم کی خیر و برکت سے خالی اور بے برکت ہے، حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ۔

(الانعام ۱۵۴)

ترجمہ: اور بیشک یہ ہے میرا راستہ سیدھا۔ سو اس کی پیروی کرو اور نہ پیروی کرو۔ اور راستوں کی (ورنہ) وہ جدا کر دیں گے تمہیں اللہ کے راستہ سے۔ (ضیاء القرآن)

فضائلِ ذکر

یاد رکھیے کہ بہترین عبادت اور اعلیٰ اطاعت خالق کائنات کی یاد ہے فضائلِ ذکر میں بہت سی احادیث موجود ہیں ان میں سے چند ایک یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ، فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا۔ وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً۔ (ترغیب ۲/۳۹۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ جیسا میرے متعلق گمان رکھتا ہے۔ میں اس کیساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا ہوں وہ مجھے جب بھی یاد کرے میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے تنہا یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنی شان کے مطابق تنہا یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ان سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے قریب

ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ قرب حاصل کرنے کے لیے میری طرف چل کر آتا ہے تو میری رحمت اسکی طرف دوڑ کر جاتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں قربِ مکانی مراد نہیں بلکہ ذات باری تعالیٰ کا اپنی رحمت والطاف کیساتھ متوجہ ہونا مراد ہے۔ کَمَا صَرَّحَ اَہْلُ الْعِلْمِ وَالْعِرْفَان (مترجم)

۲۔ مَرَرْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِرَجُلٍ مُغَیَّبٍ فِیْ نُوْرِ الْعَرْشِ، قُلْتُ: مَنْ ھٰذَا؟ اَھٰذَا مَلَکٌ؟ قِیْلَ: لَا، قُلْتُ: نَبِیٌّ؟ قِیْلَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ ھُوَ؟ قَالَ: ھٰذَا رَجُلٌ کَانَ فِی الدُّنْیَا لِسَانُہٗ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَلَمْ یَسْتَسِبَّ لِوَالِدَیْہِ۔ (ترغیب ۲/۳۹۵)

ترجمہ: معراج کی رات میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرا جو عرش کے نور میں گھرا ہوا تھا میں نے کہا یہ کون ہے؟ آیا یہ فرشتہ ہے؟ تو جواباً کہا گیا۔ نہیں۔ میں نے کہا کیا یہ نبی ہے؟ تو کہا گیا نہیں۔ تو میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا کے اندر ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی اور جس کا دل مساجد کے ساتھ لگا رہتا تھا۔ اور اس نے اپنے والدین کو برا نہیں کہا۔

۳۔ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ۔ قَالُوْا: بَلٰی قَالَ: ذِکْرُ اللّٰہِ۔ (ترغیب ۲/۳۹۵)

ترجمہ: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو سب سے بہتر ہو، تمہارے مالک حقیقی کے نزدیک پاکیزہ تر ہو اور تمہارے درجوں میں سب سے بلند عمل ہو، سونا اور چاندی راہِ خدا میں دینے سے بہتر ہو۔ اور تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن کے سامنے (مقابلہ کیلئے) جاؤ، تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں لوگوں نے عرض کی ہاں (یارسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے۔

فائدہ: اس حدیث (۳) میں جہاد کے مقابلہ میں ذکر اللہ کی برتری ظاہر ہوتی ہے اور دوسری احادیث جو اسناد کے لحاظ سے اس حدیث سے زیادہ قوی ہیں ان سے جہاد کی فضیلت صحیح ہوتی ہے۔ اس حدیث میں ذکر الٰہی کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جہاد ذکر اللہ سے خالی ہو یا حضورِ قلب کے بغیر ہو تو اس سے ذکر اللہ افضل ہے جو حضورِ قلب کے ساتھ ہو' یہی مطلب حدیث کا بھی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

٤۔ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃً ' وَاِنَّ صِقَالَۃَ الْقُلُوْبِ ذِکْرُاللّٰہِ ' وَمَامِنْ شَیْءٍ اَنجی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِاللّٰہِ ' قَالُوْا: وَلَاالْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ قَالَ وَلَوْ اَنْ یَّضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ۔ (ترغیب ۲/۳۹۶)

ترجمہ: بیشک ہر چیز کو چمکانے والی کوئی نہ کوئی چیز ہوا کرتی ہے اور دلوں کو چمکانے والا اللہ کا ذکر ہے ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی شئ عذابِ الٰہی سے نجات دینے والی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی۔ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ اگرچہ وہ اپنی تلوار کے ساتھ لڑے یہانتک کہ وہ ٹوٹ جائے۔

٥۔ مَنْ عَجَزَ مِنْکُمْ عَنِ اللَّیْلِ اَنْ یُّکَابِدَہٗ ' وَبَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَہٗ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُّجَاہِدَہٗ ' فَلْیُکْثِرْ ذِکْرَاللّٰہِ۔

(رواہ الطبرانی والبزارواللفظ لہ 'وفی سندہ ابویحیي القتّات 'وبقیتہ محتج بھم فی الصحیح 'ورواہ البیھقی من طریقہ ایضًا۔) (ترغیب ۲/۳۹۶)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص شب بیداری سے عاجز ہو اور (نفلی صدقات کی صورت میں) مال خرچ کرنے سے بخل سے کام لے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں بزدلی کا مظاہرہ کرے تو اسے کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنا چاہیے۔

٦۔ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ ' وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُاللّٰہَ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

(ترغیب ۲/۳۹۸)

ترجمہ: جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

۷۔ اَکْثِرُوْا ذِکْرَاللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔ (ترغیب ۲/۳۹۹)

ترجمہ: بکثرت ذکرِ الٰہی کیا کرو یہانتک کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں"

۸۔ قَالَتْ: (اُمُّ اَنَسٍ) یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ: قَالَ: اھْجُرِی الْمَعَاصِیَ فَاِنَّھَا اَفْضَلُ الْھِجْرَۃِ، وَحَافِظِیْ عَلَی الْفَرَائِضِ، فَاِنَّھَا اَفْضَلُ الْجِھَادِ، وَاَکْثِرِیْ مِنْ ذِکْرِاللّٰہِ، فَاِنَّکِ لَا تَاْتِیْنَ اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ کَثْرَۃِ ذِکْرِہٖ۔

(ترغیب ۲/۴۰۰)

ترجمہ: حضرت انس کی والدہ نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) مجھے نصیحت فرمایئے؟ آپ نے فرمایا: گناہ ترک کردے۔ کیونکہ یہ افضل ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کر کہ یہ افضل جہاد ہے۔ اور ذکرِ الٰہی کثرت سے کیا کر اس لیے کہ تو کثرتِ ذکر سے زیادہ پسندیدہ کسی چیز کو بارگاہِ الٰہی میں لے کر نہیں جائے گی۔

فائدہ: حدیث (۸) کے جن الفاظ پر خط لگا ہوا ہے۔ وہ خواجہ علیہ الرحمۃ کے مطبوعہ نسخہ سے کتابت میں چھوٹ گئے تھے، ہم نے حدیث کو مکمل کر دیا ہے اور ترجمہ بھی اصل کے مطابق درج کر دیا ہے۔ (مترجم)

۹۔ لَیْسَ یَتَحَسَّرُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَّا عَلٰی سَاعَۃٍ مَّرَّتْ بِھِمْ لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْھَا۔ (ترغیب ۲/۴۰۱)

ترجمہ: اہلِ جنت کو کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہو گا۔ سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں گزر گئی اور اس میں انہوں نے ذکرِ الٰہی نہیں کیا۔

۱۰۔ مَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَا یُرِیْدُوْنَ بِذٰلِکَ اِلَّا وَجْھَہٗ اِلَّا نَادَاھُمْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّکُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّاٰتُکُمْ حَسَنَاتٍ۔ (ترغیب ۲/۴۰۳)

ترجمہ: کوئی جماعت ذکرِ الٰہی کرنے کی غرض سے جمع ہوئی اور اس سے ان کا مقصد رضائے الٰہی کے سوا کچھ بھی نہ تھا آسمان والوں نے منادی کرنے والا (فرشتہ) انکو آواز دیتا ہے کہ خوشخبری ہو تمہیں بخش دیا گیا اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱. لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ اَقْوَامًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ فِیْ وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلٰی مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤْ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِاَنْبِيَآءَ، وَلَا شُهَدَآءَ۔ قَالَ: فَجَثَا اَعْرَابِیٌّ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰی، وَبِلَادٍ شَتّٰی يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ يَذْكُرُوْنَهٗ۔ (ترغیب ۲/۴۰۶)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو موتیوں کے ممبروں پر بٹھائے گا۔ جن کے چہرے نورانی ہوں گے لوگ ان پر رشک کریں گے۔ حالانکہ وہ (خوش نصیب) نہ تو نبی ہونگے اور نہ ہی شہید۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک اعرابی تعجب سے اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ہمیں ان کے اوصاف سے آگاہ فرمایئے تاکہ ہم انہیں اچھی طرح پہچان جائیں آپ نے فرمایا وہ مختلف شہروں اور مختلف خاندانوں سے تعلق رکھنے کے باوجود رضائے الٰہی کے لیے باہم محبت کرتے ہیں اور ذکر الٰہی کے لیے جمع ہو کر اس کی یاد کرتے ہیں"

۱۲۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ

(ترغیب ۲/۵۰۰)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کو یاد کرو۔ راجفہ (قیامت کے روز صور کی پہلی پھونک کا جھٹکا) آئے گی اور اس کے بعد رادفہ (بعد میں آنے والا جھٹکا)۔ آئے گی

۱۳۔ اَلذِّكْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيْدُ عَلَی الذِّكْرِ الَّذِیْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۹)

ترجمہ: ایسا ذکر جس کو محافظ فرشتے بھی نہ سن سکیں وہ (ثواب کے لحاظ سے) اس ذکر سے ستر گنا زیادہ ہوتا ہے۔ جس کو محافظ فرشتے سن سکیں"

۱۴. اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا خَامِلًا، قِيْلَ: وَمَا الذِّكْرُ الْخَامِلُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ الْخَفِیُّ

(الجامع الصغیر ۱/۳۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ذکر خامل کیا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ذکرِ خامل کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا ذکر خفی۔

۱۵۔ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ۔ (ترغیب ۲/۵۳۷)

ترجمہ: بہترین ذکر، ذکرِ خفی ہے اور بہترین مال وہ ہے جو کفایت کرے (یعنی جس سے ضرورت پوری ہو جائے)

۱۶۔ ذَاكِرُ اللّٰهِ خَالِيًا كَمُبَارِزَةٍ اِلَى الْكُفَّارِ مِنْ بَيْنِ الصُّفُوْفِ خَالِيًا۔

(الجامع الصغیر ۲/۱۸)

ترجمہ: خلوت میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس طرح ہے جیسے تنہا کفار کی صفوں میں لڑائی کی دعوت دینا۔

۱۷۔ لَاَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَ قَوْمٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَاَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ مَعَ قَوْمٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۲۰)

ترجمہ: لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک میں اللہ کا ذکر کروں تو یہ (عمل) مجھے دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ پسند ہے اور (اسی طرح) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک میں لوگوں کے ساتھ یادِ الٰہی میں مصروف رہوں۔ تو یہ (عمل) مجھے دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہے۔

۱۸۔ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهَ، وَاِنْ قَلَّتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَتِلَاوَتُهُ لِلْقُرْاٰنِ، وَمَنْ عَصَى اللّٰهَ فَلَمْ يَذْكُرْهُ، وَاِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَتِلَاوَتُهُ لِلْقُرْاٰنِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۶٤)

ترجمہ: جس نے اطاعت الٰہی کی اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ اگرچہ اسکی (نفل) نمازیں روزے اور تلاوتِ قرآن پاک کم ہی کیوں نہ ہو اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اگرچہ اس کی نمازوں، روزوں اور تلاوتِ قرآن مجید کی کثرت ہو۔

۱۹۔ اِنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ شِفَاءٌ وَاِنَّ ذِكْرَ النَّاسِ دَاءٌ۔ (کنزالعمال ۱/۳۸۲ رقم ۱۸۳۷)

ترجمہ: بیشک اللہ کی یاد شفا ہے اور لوگوں کی یاد بیماری ہے۔

۲۰۔ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَ

لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَالنَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی الْقَلْبُ الْقَاسِیْ ۔ (ترغیب ۳/۵۳۸)

ترجمہ : ذکرِ الٰہی کے بغیر زیادہ گفتگو نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر کثرتِ کلام دل کو سخت کر دیتی ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے زیادہ دور سخت دل (انسان) ہے۔

۲۱ ۔ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْخَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ۔ (ترغیب ٤/٢٦١)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ عز و جل (بروز قیامت) فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکالو جس نے کسی دن میرا ذکر کیا۔ یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا۔

۲۲ ۔ قَالَ مُوْسٰی: یَارَبِّ! وَدِدْتُّ اَنْ اَعْلَمَ مَنْ تُحِبُّ مِنْ عِبَادِكَ فَاُحِبُّهٗ ؟ قَالَ: اِذَا رَاَیْتَ عَبْدِیْ یُکْثِرُ ذِکْرِیْ ، فَاَنَا اَذِنْتُ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ وَاَنَا اُحِبُّهٗ ۔ وَ اِذَا رَاَیْتَ عَبْدِیْ لَا یَذْکُرُنِیْ فَاَنَا حَجَبْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ ، وَاَنَا اُبْغِضُهٗ ۔

(کنزالعمال ۱/۳۸۸)

ترجمہ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار میری تمنا ہے کہ مجھے پتہ چلے تو اپنے بندوں میں سے کس کے ساتھ محبت فرماتا ہے تاکہ میں بھی اس سے محبت کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب آپ میرے کسی بندے کو کثرتِ ذکر میں مشغول پائیں تو سمجھ لیں کہ میں نے اسے اس کام میں لگا رکھا ہے اور میں اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور جب آپ میرے کسی بندے کو میرے ذکر سے غافل پائیں تو جان لیں کہ میں نے اسے اپنی یاد سے محروم کر دیا ہے کیونکہ میں اس سے ناراض ہوں۔

۲۳ ۔ قَالَ مُوْسٰی : یَارَبِّ! اَقَرِیْبٌ اَنْتَ فَاُنَاجِیْكَ ، اَمْ بَعِیْدٌ فَاُنَادِیْكَ فَاِنِّیْ اُحِسُّ حُسْنَ صَوْتِكَ وَلَا اَرَاكَ فَاَیْنَ اَنْتَ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ : اَنَا خَلْفَكَ وَاَمَامَكَ وَعَنْ یَّمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ، یَا مُوْسٰی اَنِّیْ جَلِیْسُ عَبْدِیْ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ ۔ (کنزالعمال ۱/۳۸۸)

ترجمہ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار کیا تو میرے قریب

ہے کہ میں تیرے ساتھ سرگوشی کروں یا تو مجھ سے دور ہے کہ تجھے باآوازِ بلند پکاروں۔ میں تیری خوبصورت آواز تو محسوس کرتا ہوں۔ مگر دیکھ نہیں پاتا۔ تو کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیرے سامنے، تیرے پیچھے اور تیرے دائیں بائیں ہوں۔ اے موسیٰ (علیہ السلام) میں اپنے بندے کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

۲۴۔ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلیٰ مُوْسیٰ: اَتُحِبُّ اَنْ اَسْكُنَ مَعَكَ بَيْتَكَ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: فَكَيْفَ يَارَبِّ تَسْكُنُ مَعِيْ فِيْ بَيْتِيْ؟ فَقَالَ: يَا مُوْسیٰ اَمَا عَلِمْتَ اَنِّيْ جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ، وَحَيْثُمَا الْتَمَسَنِيْ عَبْدِيْ وَجَدَنِيْ۔

(رواه ابن شاهين فى الترغيب فى الذكر عن جابر، وفيه محمد بن جعفر المدائني، قال احمد لا احدث عنه ابدًا) (كنز العمال ۱/۳۸۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی فرمائی کہ کیا تجھے یہ پسند ہے کہ میں تیرے ساتھ تیرے گھر میں رہوں پس آپ (موسیٰ علیہ السلام) سربسجود ہو گئے پھر عرض کناں ہوئے کہ اے میرے رب! تو کیسے میرے ساتھ میرے گھر رہے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) کیا آپ (اس حقیقت سے) آگاہ نہیں؟ کہ میں اس کا ہمنشین ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے اور جہاں بھی وہ مجھ سے التماس کرتا ہے وہیں مجھے پالیتا ہے۔

....

فصل اول

درجاتِ ذکر اور ہر درجہ کے فضائل

یادِ الٰہی کے تین درجے ہیں

درجہ اوّل:: اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد ان کلمات کے ساتھ کرنا جو شرع میں وارد ہیں مثلاً تسبیح (سبحان اللہ کہنا) تحمید (الحمد للہ کہنا) تہلیل (لا الہ الا اللہ پڑھنا) تکبیر (اللہ اکبر کہنا) تمجید (کلمہ سوم یا دیگر اذکار کرنا)' استغفار اور دیگر مناجات وغیرہ۔ ان میں سے ہر ایک کے فضائل بے شمار ہیں جو کتبِ احادیث میں تفصیلاً درج ہیں۔ انشاء اللہ ان میں سے بعض بیان کیے جائیں گے۔

اکثر اہل اللہ نے لا الہ الا اللّٰہ کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ انہوں نے اس میں زیادہ فائدہ دیکھا ہے۔ اور باطن میں اس کی تاثیر زیادہ سمجھی ہے کیونکہ یہ وہ مبارک کلمہ ہے جو طالب کو ماسوا سے بچا کر کشاں کشاں مطلوب کی طرف لے جاتا ہے۔ اس پاکیزہ کلمہ کا بکثرت ذکر کرنیوالے بعض خوش بخت اپنے اندر خاص فنائیت (کا سرور) محسوس کرتے ہیں اور ہر سانس میں کئی مرتبہ مرتے ہیں۔

دمے صد بار در یادِ تو میرم
بدیں بے طاقتی نامِ تو گیرم

ترجمہ: اے محبوب تیری یاد میں میں ہر سانس پر سو مرتبہ مرتا ہوں اس کم ہمتی کے باوجود تیرا نام لیتا ہوں۔

کلمہ طیبہ کے فضائل: ۲۵۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (ترغیب ۲/۴۱۵)

ترجمہ: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے

۲۶۔ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' خَرَقَتِ السَّمٰوٰتِ حَتّٰی تَقِفُ بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ ' فَيَقُوْلُ: اُسْكُنِیْ ' فَتَقُوْلُ كَيْفَ اَسْكُنُ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِیْ؟

فَیَقُوْلُ: مَا اَجْرَیْتُكَ عَلٰی لِسَانِهٖ اِلاَّ وَقَدْ غَفَرْتُ لَهٗ۔

(رواہ الدیلمی عن انس (کنز العمال ۱/۴۱)

ترجمہ: جب کوئی مسلمان بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو یہ کلمہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے جاکھڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو سکون اختیار کر۔ کلمہ کہتا ہے میں کیسے سکون اختیار کروں جب کہ تونے میرا ورد کرنے والے کو بخشا نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے تو اسے اس وقت ہی بخش دیا تھا جب تجھے اس کی زبان پر جاری کیا تھا۔

۲۷۔ سَاَلَ مُوْسٰی رَبَّهٗ حِیْنَ اَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ اَنْ یُّعَلِّمَهٗ دَعْوَةً یَّدْعُوْ بِهَا فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، فَقَالَ مُوْسٰی: یَارَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ یَدْعُوْ بِهَا وَ اَنَا اُرِیْدُ اَنْ تَخُصَّنِیْ بِدَعْوَةٍ اَدْعُوْكَ بِهَا، فَقَالَ تَعَالٰی: یَامُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰاتِ وَسَاكِنِیْهَا وَالْبِحَارَ وَمَا فِیْهَا وُضِعُوْا فِیْ كِفَّةٍ، وَوُضِعَتْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فِیْ كِفَّةٍ لَوَزَنَتْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْد (کنز العمال ۱/۴۵)

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے توراۃ عطا فرمائی تو انہوں نے اپنے پروردگار سے عرض کی (الٰہی) مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دے جس سے میں دعا کیا کروں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا وہ لاَ الہ الاّ اللہ کے ذریعے دعا کیا کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی تیرا ہر بندہ ہی اس کے ساتھ دعا کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی خاص دعا عطا فرما۔ کہ میں اس کے ساتھ دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر تمام آسمانوں اور ان کے رہنے والے، تمام سمندروں اور ان میں جو کچھ ہے سب کو (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لا الہ الا اللہ کو (دوسرے) پلڑے میں رکھا جائے تو لا الہ الا اللہ وزنی ہوگا۔

۲۸۔ لِكُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَّمِفْتَاحُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ۔

عن معقل بن یسار (کنز العمال ۱/۴۷)

ترجمہ: ہر (بند) شے کو کھولنے والی چابی ہوتی ہے آسمانوں اور زمین کی چابی کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

۲۹۔مَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ لآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اِلاَّ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَمْ يُرْفَعْ لِاَحَدٍ يومئذٍ [illegible] اَفضلُ مِنْ عَمَلِهٖ اِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ اَوْزَادَ عَلَيْهِ۔ رواہ ابو الشیخ والدیلمی عن [illegible]

(کنزالعمال ۱/۴۹)

ترجمہ: جو بندہ لاالہ الااللہ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ایسے روشن چہرے والا اٹھائے گا جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے۔ جس دن وہ یہ (کلمہ) پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے جو اسے پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔

۳۰۔مَنْ قَالَ: لآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَمَدَّهَا هُدِمَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ آلافِ ذَنْبٍ مِّنَ الْكَبَائِرِ۔ رواہ ابن النجار عن نعیم عن انس۔ (کنزالعمال ۱/۵۱)

ترجمہ: جس نے لاالہ الااللہ کہا (لا کی مد کو) کھینچ کر پڑھا تو اس کے چار ہزار گناہ کبیرہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۳۱۔مَنْ قَالَ: لآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔قِيْلَ: وَمَا اِخْلاَصُهَا؟ قَالَ اَنْ تَحْجُزَهٗ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ۔ رواہ الحکیم عن زید بن ارقم، وروی الخطیب عن انس: قال المنذری اَنْ تَحْجُزَهٗ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (ترغیب ۲/۴۱۴)

ترجمہ: جس نے اخلاص کے ساتھ لاالہ الااللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوا۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اس (کلمہ) کا اخلاص کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ (کلمہ) اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے اسے روک دے۔

اس روائت کو حکیم نے زید بن ارقم سے روائت کیا ہے اور خطیب نے حضرت انس سے روائت کی ہے کہ یہ (کلمہ) ان چیزوں سے اسے منع کر دے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کی ہیں (یہ اخلاص ہے)

۳۲۔ لآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، تَدْفَعُ عَنْ قَائِلِهَا تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الْبَلاَءِ، اَدْنَاهُ الْهَمُّ۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس۔ (کنزالعمال ۱/۵۵)

ترجمہ: لاالہ الااللہ اپنے کہنے والے سے ننانوے قسم کی بلائیں دور کرتا ہے ان میں سے

کم (تر مصیبت) فکر و غم ہے۔

۳۳۔ لَاتَزَالُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ تَحْجُبُ غَضَبَ الرَّبِّ عَنِ النَّاسِ مَالَمْ يُبَالُوْا مَاذَهَبَ مِنْ دِيْنِهِمْ۔اِذَا صَلُحَتْ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ، فَاِذَا قَالُوْا، قِيْلَ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ لَسْتُمْ مِّنْ اَهْلِهَا۔ رواہ ابن النجار عن زید بن ارقم ۔(کنز العمال ۵۴/۱)

ترجمہ: لاالہ الا اللہ لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے غضب کو روکتا رہتا ہے جب تک کہ وہ دنیا کو دین پر ترجیح نہ دینے لگیں اور جب وہ دنیا کو دین پر ترجیح دینے لگیں اور وہ اس حالت میں لاالہ الاّ اللہ پڑھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اور اہلِ کلمہ میں سے نہیں ہو۔

درجہ دوم تلاوتِ قرآن مجید کے فضائل

اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھ کر اسکی یاد کرنا اللہ پاک کا ذکر ہی ہے اس یاد میں اسکی مصاحبت کاملہ ہے یہ کلام اللہ تعالیٰ کی صفتِ حقیقی ازلی ہے اس نے اپنی لامحدود اور کامل عنایت سے اس کو اس جہاں میں جلوہ گر بنایا اور ظاہر ہے کہ صفت اپنے موصوف کے ساتھ حد درجہ قریب اور متحد ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں سوچنا چاہیے کہ اس صفت کے ساتھ اس موصوف کا متحقق ہونا کس قدر ثمر بار ہوگا۔

؎ اندر سخن دوست نہاں خواہم گشت تابر لبِ او بوسہ زنم چوں نشخوانم

میں محبوب کے کلام میں پوشیدہ ہو جاؤں گا تاکہ جب اسے پکارنے لگوں تو میں اس کے لبوں پر بوسہ دوں۔

حدیث شریف میں آیا ہے

۳۴۔ اَلَامَنِ اشْتَاقَ اِلَى اللّٰهِ فَلْيَسْتَمِعْ كَلَامَ اللّٰهِ۔ (کنز العمال ۴۹۰/۱)

ترجمہ: یاد رکھیے کہ جو اللہ کا مشتاق ہو اسے کلام اللہ کو توجہ سے سننا چاہیے۔

۳۵۔ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ۔ (ترغیب ۳۵۴/۲)

ترجمہ : اہلِ قرآن (قرآن پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

٣٦ ۔ اَعْبُدُ النَّاسِ اَكْثَرُهُمْ تِلَاوَةً لِّلْقُرْاٰنِ۔ (الجامع الصغير ١/٤٤)

ترجمہ : لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ شخص ہے جو کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کرنے والا ہے۔

٣٧ ۔ فَضْلُ حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ عَلَى الَّذِىْ لَمْ يَحْمِلُوْهُ كَفَضْلِ الْخَالِقِ عَلَى الْمَخْلُوْقِ۔ (الجامع الصغير ٢/٧٥)

ترجمہ : حاملین قرآن (قرآن کا علم رکھنے والے، عمل کرنے والے اور تلاوت کرنے والے) کی فضیلت اس سے غفلت برتنے والے پر ایسی ہے جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر ہے۔

٣٨ ۔ اَكْرِمُوْا حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ، فَمَنْ اَكْرَمَهُمْ فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ، اَلَا فَلَا تَنْقُصُوْا حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ حُقُوْقَهُمْ فَاِنَّهُمْ مِّنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ، كَادَ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُوْحٰى اِلَيْهِمْ۔ رواه الديلمى (كنز العمال ١/٤٦٦)

ترجمہ : قرآن کے احکام بجالانے والوں کی عزت کیا کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے اللہ کی تکریم کی غور سے سنو احکام قرآن پاک پر پابند رہنے والوں کے حقوق میں کمی نہ کیا کرو کیونکہ انہیں خداوند کریم کے ہاں ایک رتبہ حاصل ہے۔ قریب تھا کہ حاملین قرآن کو انبیاء علیہم السلام کا مقام مل جاتا مگر ان کی طرف وحی نہیں کی جاتی (کیونکہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔)

٣٩ ۔ دَرَجُ الْجَنَّةِ عَلٰى قَدْرِ آىِ الْقُرْاٰنِ، بِكُلِّ اٰيَةٍ دَرَجَةٌ، فَتِلْكَ سِتَّةُ الْاٰفٍ وَّمِائَتَا اٰيَةٍ وَّسِتَّةَ عَشَرَ اٰيَةً، بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِقْدَارُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَيَنْتَهِىْ بِهٖ اِلٰى اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ، لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ رُكْنٍ، وَهِىَ يَاقُوْتَةٌ تُضِىْءُ مَسِيْرَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالٍ۔ رواه الديلمى ۔ (كنز العمال ١/٤٨١)

ترجمہ : قرآنی آیات کی تعداد کے برابر جنت کے درجات ہیں ہر آیت کے بدلے جنت کا

یک درجہ ہے قرآنی آیات چھ ہزار دو سو سولہ (٦٢١٦) ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین اور آسمان کی مقدار کا فاصلہ ہے آخری منزل اعلی علیین پر اختتام پذیر ہوتی ہے اس درجہ کے ستر ہزار یاقوتی ستون ہیں جو کئی دنوں اور راتوں کی مسافت کو منور کرتے ہیں۔

٤٠۔ لاَفَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُالْقُرْاٰنَ ' وَلاَغِنٰى لَه' بَعْدَه'۔ (کنزالعمال ٤٨٦/١)

ترجمہ: قرآن پاک پڑھنے والے شخص کے لیے فاقہ نہیں اور نہ ہی اس سے بڑھ کر کوئی دولتمندی ہے۔

٤١۔ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْعَادَى اللّٰهَ وَمَنْ وَّالاَهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ۔ رواہ ابن النجار۔ (الجامع الصغیر ١٤٨/١)

ترجمہ: حاملین قرآن (احکام قرآنی کے عالم وعامل) اولیاء اللہ ہیں جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ اللہ سے عداوت رکھتا ہے۔ جو ان کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے۔

٤٢۔ اِذَآاَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّحَدِّثَ رَبَّه' فَلْيَقْرَأِ الْقُرْاٰنَ۔ (الجامع الصغیر ١٥/١)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اپنے رب کے ساتھ ہم کلام ہونا چاہے تو اسے قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

٤٣۔ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ۔ (الجامع الصغیر ٤٩/١)

ترجمہ: سب سے افضل عبادت تلاوت قرآن پاک ہے۔

یاد رکھیے کہ اگر ہم اس حدیث میں ذکر کے عام معنی لیں یعنی غفلت کا دور کرنا اور کلمہ طیبہ کی فضیلت میں حدیث مذکور میں ذکر کے خاص متعارف معنی لیں یعنی کلمات مخصوصہ کے ساتھ ذکر کرنا تو دونوں حدیثوں میں ظاہری تعارض ختم ہو جاتا ہے نیز اگر بعض کو زیادہ نفع پہنچنے کے اعتبار سے افضل کہا جائے تب بھی تضاد ختم ہو جاتا ہے کیونکہ بعض افراد کے لیے کلمہ طیبہ کا تکرار زیادہ فائدہ مند ہے اور بعض کے لیے تلاوت قرآن حکیم زیادہ سود مند ہے۔

فائدہ: مؤلف علیہ الرحمۃ کے سامنے ماخذ حدیث کا جو نسخہ تھا اس میں مذکورہ حدیث میں العبادۃ کی جگہ الذکر کا لفظ تھا اس لیے انہیں دیگر احادیث کے ساتھ تطبیق کی ضرورت محسوس ہوئی۔ (مترجم)

نماز کی فضیلت
درجہ سوم

نماز دونوں درجوں کی جامع ہے اس کی ادائیگی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی یاد تلاوتِ قرآن مجید اور دیگر اذکار کو شامل ہے مثلاً تکبیرات و تسبیحات' شہادتین تہلیل' سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا اور دعا کرنا جو سب سے عظیم عبادت ہے خشوع وآداب اور اظہارِ لوازم بندگی جو انسانی تخلیق کا مقصودِ اصلی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اسی طرح یہ سجدہ پر بھی مشتمل ہے جو قرب کا سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

٤٤ ۔ اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُمِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَسَاجِدٌ۔ (الجامع الصغیر ۱/۵۱)

ترجمہ: بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

٤٥ ۔ اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُعَلٰی قَدَمَیِ اللّٰہِ فَلْیَسْئَلْ وَلْیَرْغَبْ۔

(الجامع الصغیر ۱/۳۱)

ترجمہ: سجدہ کرنے والا اللہ پاک کے قدموں میں سجدہ کرتا ہے پس اسے مانگنا چاہیے۔ اور خوب متوجہ رہنا چاہیے۔

٤٦ ۔ اِذَاسَجَدَالْعَبْدُطَھَّرَسُجُوْدُہٗ تَحْتَ جَبْھَتِہٖ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ ۔

(الجامع الصغیر ۱/۲۷)

ترجمہ: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کا سجدہ اسکی پیشانی کے نیچے سات زمینوں کو پاک کردیتا ہے۔

نماز اس بات پر مشتمل ہے کہ نمازی کی توجہ کعبہ معظمہ کی طرف ہو جو ظہورِ اصلی کا مقام ہے لہو ولعب جو حرام ہیں نماز ان کو حرام کرنے والی ہے۔ روزہ توڑنے والی تینوں چیزوں (کھانے' پینے' اور جماع کرنے) سے نماز روک دیتی ہے نماز رضائے الٰہی کے لیے مسلمانوں کے اجتماع کا ذریعہ ہے جو برکات کا پھل دینے والا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَاۤءِ وَالۡمُنۡکَرِ۔

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ چیزوں سے روکتی ہے۔

۴۷۔ یَدُاللّٰہِ عَلَی الۡجَمَاعَةِ۔ (مشکاۃ، کتاب الایمان، باب ۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے۔

نماز ہر قسم کی ناپاکی اور غلاظت سے پاک ہونے کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف چلنے کا سبب ہے۔ نماز کے اندر قرآن پاک کی شان ہی نرالی ہے اور اس موقع کے اذکار کا نتیجہ ہی جداگانہ ہے، اس موقع پر کی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ خشوع و آداب کا یہ اجتماع ہدایت کے زیادہ قریب ہے۔ اس کا قیام و قعود لاتعداد برکات و قرب کا ثمر بار ہے اس معرکہ یعنی نماز کے رکوع و سجود، مشاہدہ و شہود سے زیادہ بھر ہیں المختصر متبرک اعمالِ کثیرہ کو جمع کر کے عملِ واحد بنا دیا گیا ہے۔ اور بے شمار نیکیوں کو یکجا کر کے ایک نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ ایسی جامعیت کی بنا پر یہ (نماز) تمام اعمال سے افضل قرار پائی ہے اس احقر میں یہ طاقت کہاں کہ وہ نماز کے کمالات کما حقہ بیان کر سکے البتہ یہ بندہ اس قدر جانتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے وقت جو قربِ (الٰہی) حاصل ہوتا ہے وہ اس کے باہر شاذ و نادر ہی ہوتا ہے یہ نماز ہی ہے جو اس بے مثال (اللہ تعالیٰ) کا نشان ہے کامل نمازی اس کی ادائیگی کے وقت جہانِ دنیا سے باہر نکل جاتا ہے جو جہان ظہوراتِ ظلیہ کا محل ہے اور جہانِ اخروی میں داخل ہوتا ہے جو ظہورِ اصلی کا مقام ہے اور اس معاملہ سے وہ کچھ حصہ وصول کر لیتا ہے اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

۴۸۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعۡرَاجُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔ (مکتوبات امام ربانی نمبر ۲۶۰)

ترجمہ: نماز مومن کی معراج ہے۔

حضور ﷺ نے نماز کو مومن کی معراج قرار دیا ہے کیونکہ معراج کی رات سرکارِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے الگ ہو کر آخرت سے پیوستہ ہوئے تھے اور آخرت کے ساتھ نسبت رکھنے والے قرب کو حاصل کیا تھا۔ اس قرب کی علامت اس جہانِ (فانی) میں نماز کے اندر ہے یہ (نعمتِ نماز) وادیٔ حیرت و ہجراں کے شیفتگاں کو فرحت بخش بوند

کے ساتھ سکون وآرام بخشتی ہے۔
(قرآن پاک اور حدیث پاک میں نماز کے فضائل اور اسکی خوبیاں اس لیے بیان کی گئی ہیں) تاکہ لوگ اس کی حقیقت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور مطلوب حقیقی کو اس جگہ تلاش کریں۔ اسی لیے سرور کائنات ﷺ نے فرمایا

۴۹۔ قُمْ یَابلَالُ اَفَارِحْنَا بالصَّلَاۃِ۔ (ابو داود، کتاب اللادب، رقم ۴۹۸۶)

ترجمہ: اے بلال نماز کے لیے اذان کہہ کر ہمیں راحت پہنچاؤ۔

نیز فرمایا:

۵۰۔ جُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلوٰۃِ۔ (مشکاۃ رقم ۵۲۶۱)

ترجمہ: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

بندہ چند احادیث فضائل نماز کے بارے میں تحریر کرتا ہے۔

فضائل نماز کے بارے میں احادیث

۵۱۔ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاۃِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجِنَانِ، وَکُشِفَتْ لَہٗ الْحُجُبُ بَیْنَہٗ، وَبَیْنَ رَبِّہٖ، وَاسْتَقْبَلَہٗ الْحُوْرُ الْعِیْنُ مَا لَمْ یَمْتَخِطْ اَوْ یَتَنَخَّعْ۔

(کنز العمال ۷/۲۱۲)

ترجمہ: جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہے اس بندے اور اس کے رب کے درمیان حائل حجابات (پردے) اٹھا دیے جاتے ہیں اور خوبصورت آنکھوں والی حوریں اس کی طرف متوجہ رہتی ہیں جب تک وہ ناک صاف کرنے میں یا کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

۵۲۔ اِنَّ الْمُصَلِّی لَیَقْرَعُ بَابَ الْمَلِکِ، وَاِنَّہٗ مَنْ یُّدِمْ قَرْعَ الْبَابِ یُوْشِکُ اَنْ یُّفْتَحَ لَہٗ۔ (کنز العمال ۷/۲۱۳)

ترجمہ: بیشک نمازی بادشاہ کے دروازے پر دستک دیتا ہے اور مسلسل دروازے پر دستک

دیتا رہتا ہے تو قریب ہوتا ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

۵۳ ۔ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَاةِ كَانَتْ لَهٗ نُورًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهٗ نُورًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (مشکاۃ ص۵۸، ۵۹)

ترجمہ: جس نے نماز کی پابندی کی قیامت کے دن یہ نماز اس کے لیے نور (روشنی) راہنما اور نجات کا ذریعہ ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی۔ اس کے لیے نہ کوئی روشنی نہ برہان اور نہ ہی نجات کی کوئی راہ ہوگی۔ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

۵۴ ۔ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ، وَهُوَ كَيَوْمِ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ، مِنَ الْخَطَايَا، لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔

(کنز العمال ۷/۲۱٤)

ترجمہ: جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے اور جو کچھ پڑھتا ہے اس سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ (بے خبر ہو کر نماز نہیں پڑھتا) تو اسکو گناہوں سے اسطرح پاک کر دیا جاتا ہے جیسے آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنم دیا ہے۔

۵۵ ۔ الصَّلَاةُ تُسَوِّدُ وَجْهَ الشَّيْطَانِ، وَالصَّدَقَةُ تَكْسِرُ ظَهْرَهٗ، وَالتَّحَابُّ فِي اللّٰهِ وَالتَّوَدُّدُ فِي الْعَمَلِ يَقْطَعُ دَابِرَهٗ، فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ تَبَاعَدَ مِنْكُمْ كَمَطْلَعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ (الجامع الصغیر ۲/۵۰)

ترجمہ: نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے، خدا کی رضا کے لیے باہم محبت کرنا اور نیک عمل کرنے کا شوق اسکی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ جب تم ایسا کرو گے تو وہ تم سے اس طرح دور ہو جائے گا جیسے مشرق سے مغرب دور ہے۔

۵٦ ۔ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَاهَةً نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْمَسَاجِدِ فَصَرَفَ عَنْهُمْ۔

(الجامع الصغیر ۱/۱۷)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو آفت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو مسجدوں کو نماز وذکر سے آ

کرنے والوں کو دیکھ کر اس قوم سے عذاب پھیر دیتا ہے۔ (اہلِ مسجد کی برکت سے قوم سے عذاب ٹال دیتا ہے۔)

۵۷۔ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلَاتِہٖ، اَقْبَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ، فَلَا یَنْصَرِفُ عَنْہُ حَتّٰی یَنْقَلِبَ اَوْ یُحْدِثَ حَدَثَ سُوْءٍ۔ (الجامع الصغیر ۱/۷۸)

ترجمہ: جب آدمی نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس شخص سے اپنی توجہ نہیں ہٹاتا یہاں تک کہ وہ نمازی اپنی توجہ خدا کی طرف سے ہٹالے یا کوئی خلافِ نماز بری حرکت کرے۔

۵۸۔ اِنَّ الصَّلَاۃَ وَالصِّیَامَ وَالذِّکْرَ یُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِسَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ۔ (الجامع الصغیر ۱/۸۱)

ترجمہ: بیشک نماز، روزہ اور ذکرِ الٰہی اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے مقابلہ میں سات (۷۰۰) سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

۵۹۔ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ، اُتِیَ بِذُنُوْبِہٖ کُلِّھَا، فَوُضِعَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَعَاتِقَیْہِ، فَکُلَّمَا رَکَعَ اَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْہُ۔ (الجامع الصغیر ۱/۸۲)

ترجمہ: بیشک جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہوں کو لایا جاتا ہے اور اس کے سر اور کندھوں پر انہیں رکھ دیا جاتا ہے جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس کے سارے گناہ نیچے گر جاتے ہیں۔

۶۰۔ مَامِنْ حَالَۃٍ یَکُوْنُ عَلَیْھَا الْعَبْدُ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَنْ یَّرَاہُ سَاجِدًا یُعَفِّرُ وَجْھَہٗ فِی التُّرَابِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۴۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کی سب سے پسندیدہ حالت یہ ہے کہ وہ اسے دیکھے کہ بندہ سجدے کی حالت میں اپنا چہرہ خاک آلودہ کر رہا ہے۔

۶۱۔ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ جَارٍ عَذْبٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَا یُبْقِیْ ذٰلِکَ مِنَ الدَّنَسِ۔

(الجامع الصغیر ۲/۱۵۳)

ترجمہ: پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے صاف اور میٹھے پانی کی نہر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو تو اس کے بدن پر میل کا نام ونشان تک باقی نہیں رہتا۔

٦٢۔ اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ اَوْ يَقُمْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ (کنزالعمال ۲۰۹/۷)

ترجمہ: فرشتے تم میں سے نمازی آدمی کے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز والی جگہ پر (باوضو) موجود رہتا ہے۔ یا جب تک اٹھ کر چلا نہیں جاتا (ان کی دعا یہ ہوتی ہے) یا اللہ اس کو بخش دے ' یا اللہ اس پر رحم فرما۔

٦٣۔ اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ، كَتَبَ لَهٗ كَاتِبَاهُ اَوْ كَاتِبُهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ۔ (ترغیب ۲۰۷/۱)

ترجمہ: جب کوئی آدمی وضو کرتا ہے پھر نماز کی غرض سے مسجد کی جانب چل پڑتا ہے تو جتنے قدم وہ اٹھاتا ہے ہر قدم پر کاتب فرشتہ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور (عذر کی وجہ سے) گھر میں پڑھنے والا مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنے والے کی طرح ہے نمازی کے لیے یہ نیکیاں گھر سے خارج ہونے سے لے کر واپس لوٹنے تک (ہر قدم پر) لکھی جاتی ہیں۔

٦٤۔ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ حَسَنَةً، وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُمْ اَوْ لِيُبْعِدْ، فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَلَهٗ، فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَّبَقِيَ بَعْضٌ، صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ، فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذٰلِكَ۔ (ترغیب ۲۰۸/۱)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے نکل کھڑا ہو، تو ابھی اس نے اپنا دایاں پاؤں اٹھایا بھی نہیں ہوتا کہ اللہ عزوجل اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ابھی اس نے اپنا بایاں پاؤں رکھا بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے (اب اس کی مرضی ہے) کہ وہ (مسجد کے) قریب رہے یا دور اگر وہ مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگر وہ مسجد میں آیا اس حال میں کہ لوگوں نے کچھ نماز باجماعت ادا کرلی تھی اور کچھ نماز باقی تھی تو اس نے جو نماز باجماعت پائی ادا کرلی اور باقی کو مکمل کرلیا تو وہ (اجر اور بخشش کے لحاظ) سے ایسا ہی ہے اور اگر وہ مسجد میں آیا تو نماز باجماعت ہو چکی تھی اس نے تنہا نماز مکمل کرلی تو اس کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ (اسکو ثواب ملتا ہے اور اسے بخش دیا جاتا ہے)۔

فائدہ: یہ ثواب و بخشش اسی صورت میں ہے کہ اس نے باجماعت نماز ادا کرنے میں سستی نہیں کی بلکہ کسی مجبوری اور عذر کی وجہ سے جماعت حاصل نہیں کرسکا۔

واللہ اعلم (مترجم)

۶۵۔ لَايَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلَاۃٍ مَّا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلَاۃَ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ (رواہ النسائی فی الطھارۃ رقم ۱۴۷)

ترجمہ: بندہ نماز میں ہی شمار کیا جاتا ہے جب تک وہ مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے اور اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

۶۶۔ فَاَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظَافِرِكَ وَاَنَامِلِكَ، فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، اِغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ، فَاِذَا اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ۔

(کنزالعمال ۷/۶۱۷)

ترجمہ: وضو کی (برکت) یہ ہے کہ جب تو نے وضو کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کو دھویا اور

ان دونوں کو پاک وصاف کیا تو تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں سے خارج ہو جاتے ہیں جب تو کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالکر اسے صاف کرتا ہے۔ اپنے چہرے اور بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے، اپنے سر کا مسح کرتا ہے اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو حقیقت میں تو اپنی عام خطاؤں کو دھوڈالتا ہے اگر تو نے اپنے چہرے کو خدا تعالیٰ عزوجل کی خوشنودی کے لیے زمین پر رکھا تو تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر نکلا گویا تیری ماں نے آج ہی تجھے جنم دیا ہے۔

۶۷۔ اَبْشِرُوْا، هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ السَّمَآءِ يُبَاهِىْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَّ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى۔ (ترغیب ۱/۲۸۲)

ترجمہ: تم اس بات کی خوشخبری دے دو کہ تمہارے پروردگار نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے، اور تمہاری وجہ سے فرشتوں سے فخریہ انداز میں فرماتا ہے میرے بندوں کی طرف دیکھو انھوں نے ایک فرض انجام دے لیا ہے اور وہ دوسرے فریضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ (ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے منتظر ہیں)۔

۶۸۔ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، وَوَجْهَهٗ، وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَاُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى صَلَاةٍ مَّفْرُوْضَةٍ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ اِلَيْهِ رِجْلَاهُ، وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ، وَسَمِعَتْ اِلَيْهِ اُذُنَاهُ، وَنَظَرَتْ اِلَيْهِ عَيْنَاهُ، وَحَدَّثَ بِهٖ نَفْسَهٗ مِنْ سُوْءٍ۔ (ترغیب ۱/۲۳۶)

ترجمہ: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور اپنے ہاتھ، اپنا منہ دھویا، اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا۔ پھر فرض نماز کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے اس دن کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جو چلنے سے ہوئے جو اس کے ہاتھوں کے ذریعے ہوئے، جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے، جو اس کی آنکھوں نے کیے، اور جو برے وسوسے اس کے دل میں پیدا ہوئے۔

۶۹۔ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا وَالْقِرَاءَةَ فِيْهَا، قَالَتْ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِىْ، ثُمَّ اُصْعِدَ

بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، وَلَهَا ضَوْءٌ وَّنُوْرٌ وَّفُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَإِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْعَبْدُ الْوُضُوْءَ، وَلَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَ الْقِرَاءَ ةَ قَالَتْ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ ثُمَّ أُصْعِدَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، وَعَلَيْهَا ظُلْمَةٌ وَّ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، ثُمَّ تُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ يُضْرَبُ بِهَا وَجْهُ صَاحِبِهَا۔ (کنز العمال ۷/۲۲۷)

ترجمہ: جب بندہ اچھی طرح وضو کر لیتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اس میں رکوع وسجدہ اور قرات کو اچھی طرح مکمل کرتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری اسی طرح حفاظت فرمائے جیسے تو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور اس کے (گرد) روشنی اور نور ہوتا ہے۔ اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور جب کوئی بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا۔ اور نہ ہی رکوع سجدہ اور قرات کو اچھی طرح مکمل کرتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ خدا تجھے اسی طرح برباد کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس کو آسمان کی طرف اسی حالت میں اٹھایا جاتا ہے کہ اس کے گرد ظلمت ہوتی ہے۔ اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر اس کو اسی طرح لپیٹا جاتا ہے جسطرح پرانا کپڑا لپیٹا جاتا ہے اور پھر یہ نماز اس نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

۷۰۔ لَوْ رَاَيْتُمْ اَنَّ رَبَّكُمْ فَتَحَ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ، فَاَرٰى مَجْلِسَكُمْ مَلَائِكَتَهٗ، يُبَاهِيْ بِكُمْ وَاَنْتُمْ تَرْقُبُوْنَ الصَّلَاةَ۔ (کنز العمال ۷/۲۳۲)

ترجمہ: اگر تم دیکھتے کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور تمہاری مجلس فرشتوں کو دکھاتا ہے اور تمہاری وجہ سے فخر کرتا ہے۔ جب کہ تم نماز کا انتظار کرتے ہو۔

۷۱۔ اَلصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ إِلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالشَّهْرُ إِلَى الشَّهْرِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَتَرْكُ السُّنَّةِ، وَنَكْثُ الصَّفْقَةِ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَّا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا نَكْثُ الصَّفْقَةِ، وَتَرْكُ السُّنَّةِ؟ قَالَ: اَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ، فَاَنْ تُبَايِعَ رَجُلًا بِيَمِيْنِكَ ثُمَّ تُخَالِفَ إِلَيْهِ

فَتُقَاتِلَه' بِسَيْفِكَ ' وَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ ' فَالْخُرُوْجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ ۔

(کنزالعمال ۷/۲۲۸)

ترجمہ: ایک فرض نماز پہلی فرض نماز کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے ایک جمعہ ما قبل جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ایک مہینہ ما قبل مہینہ کے درمیان ہونے والے گناہواں کا کفارہ ہوتا ہے مگر تین گناہ معاف نہیں ہوتے شرک باللہ ' ترکِ سنت اور نکث صفقہ۔آپ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ! شرک باللہ کے بارے میں تو ہمیں معلوم ہے مگر نکثِ صفقہ اور ترکِ سنت کیا ہے ؟ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ! کہ نکثِ صفقہ یہ ہوتا ہے کہ تم کسی آدمی کے ساتھ بیعت کرو پھر توڑ دو۔اور اس کے ساتھ تلوار لے قتال کرو۔اور ترکِ سنت جماعت سے جدا ہونا ہے۔

۷۲۔قُرْاٰنٌ فِیْ صَلَاۃٍ خَیْرٌ مِّنْ قُرْاٰنٍ فِیْ غَیْرِ صَلَاۃٍ ' وَقُرْاٰنٌ فِیْ غَیْرِ صَلَاۃٍ خَیْرٌ مِّمَّا سِوَاہُ مِنَ الذِّکْرِ ' وَالذِّکْرُ خَیْرٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ ' وَالصَّدَقَةُ خَیْرٌ مِّنَ الصِّیَامِ ' وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ حَصِیْنَةٌ مِّنَ النَّارِ ' وَلَا قَوْلَ اِلَّا بِعَمَلٍ ' وَلَا قَوْلَ وَلَا عَمَلَ اِلَّا بِنِیَّةٍ ' وَلَا قَوْلَ وَلَا عَمَلَ وَلَا نِیَّةَ اِلَّا بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ ۔

روی هذا الحدیث ابو نصر السنجری فی الابانة عن ابی هریره ' وقال غریب المتن والاسناد۔

(کنزالعمال ۱/۴۸۲)

ترجمہ: نماز کے اندر پڑھا گیا قرآن بہتر ہے اس سے جو نماز کے بغیر پڑھا گیا ہو' اور نماز کے باہر پڑھا گیا قرآن بہتر ہے اس سے جو اس کے علاوہ باقی ذکر ہیں' ذکر صدقہ سے بہتر ہے' صدقہ نفلی روزوں سے بہتر ہے' روزے آگ سے بچنے کی ڈھال ہیں' قول عمل ہی سے معتبر ہے قول و عمل نیت کے بغیر قابلِ قبول نہیں' قول عمل اور نیت اتباع سنت کے بغیر کچھ نہیں' (ابو نصر سنجری نے لبانہ میں اس حدیث کو ابو ہریرہ روائت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا متن اور سند غریب ہے)

۷۳۔مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ طَاهِرًا کُتِبَتْ لَه' عَشْرُ حَسَنَاتٍ '

وَمُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَّ رُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ فِیْ صَلَاةٍ قَاعِدًا کُتِبَتْ لَهٗ خَمْسُوْنَ حَسَنَةً وَّمُحِیَتْ عَنْهُ خَمْسُوْنَ سَیِّئَةً وَّ رُفِعَتْ لَهٗ خَمْسُوْنَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ قَائِمًا کُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ مِائَةُ دَرَجَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فَخَتَمَهٗ کَتَبَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ دَعْوَةً مُّسْتَجَابَةً اَوْ مُؤَخَّرَةً۔

(کنزالعمال ۱/۴۸۲)

ترجمہ: جس نے باوضو کتاب اللہ سے ایک حرف سماعت کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں اور جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف نماز میں بیٹھ کر پڑھا اسکے لیے پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ پچاس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے پچاس مراتب بلند کیے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایک حرف کتاب اللہ سے نماز میں کھڑے ہو کر تلاوت کیا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اسکے سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے سو مراتب بلند کیے جاتے ہیں اور جس نے اس کی تلاوت کی اور اس کو مکمل طور پر ختم کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا اسی وقت قبول فرماتا ہے یا اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے۔

فصل: ذکر کے ان تینوں درجات (کلمہ طیبہ پڑھنا' تلاوت کرنا اور نماز پڑھنا) کا مخصوص وقت اور ایام ہیں ذکر ان اوقات مخصوصہ میں دیگر اوقات کی نسبت بہت زیادہ حسن وخوبی رکھتا ہے اور بہت ہی زیادہ سودمند ہے۔

سالک جب تک مدارج قرب طے کرتا رہتا ہے اُس وقت تک کلمہ طیبہ اس کے حال سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ وصول (الی اللہ) کے بعد تلاوتِ قرانِ مجید اور مختلف اوقات میں نماز اس کے حال کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

شروع میں (بندہ کو چاہیے) کہ فرائض وسننِ موکدہ کے بعد وہ ذکر کرے جو اس نے اپنے پیر کامل سے اخذ کیا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور ذکر کی اجازت نہیں۔ درمیان میں بعض دیگر عبادات کی بھی اجازت ہے۔ لیکن زیادہ اہتمام کلمہ طیبہ (کے پڑھنے) کا کرنا

چاہیے۔ منتہی وقت کا محکوم نہیں بلکہ وہ تو وقت کا حاکم ہے اس کا معاملہ علیحدہ ہے اس کو چاہیے کہ وہ اوقات کو ذکر میں مشغول رکھے۔ خواہ ذکرِ قلبی ہو یا ذکرِ لسانی۔ ذکرِ قلبی پر اگرچہ اس کو دوام اور ملکہ حاصل ہو بھی جائے (تب بھی) ذکرِ لسانی کو ترک نہ کرے۔ ظاہر کو باطن کے ساتھ ہم آہنگ (مطابق) کرے۔ اپنی خلوتوں میں کلمہ طیبہ کا تکرار کرے اور ان (خلوتوں) کو حضورِ دل کے ساتھ بسر کرے۔ حضرت قطب المحققین وارث المرسلین حضرت اعلیٰ (مجدد الف ثانی) قدسنا اللہ بسرہٖ اپنے بعض احباب کو رات اور دن میں پانچ ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

....

فصل دوم

صبح و شام اور سونے' جاگنے کے وقت کی دعائیں

۷۴۔ صبح کی دعا: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ: فَتْحَہٗ' وَنَصْرَہٗ' وَنُوْرَہٗ' وَبَرَکَتَہٗ' وَھُدَاہُ۔ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ' وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَہٗ'۔ (مشکاۃ' کتاب الدعوات' ص ۲۱۲)

ترجمہ: ہم اور سارا ملک اللہ رب العالمین کی رضا کے لیے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اے میرے اللہ میں تجھ سے اس روز کی بہتری یعنی اس روز کی فتح' مدد اور اس روز کے نور' برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو اس میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی۔

۷۵ ۔ صبح و شام کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُکَ ' وَنُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ' وَمَلَائِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ ' اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ ' لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ' وَحْدَکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ ' وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ۔ (مشکاۃ' کتاب الدعوات' ص ۲۱۰)

ترجمہ: اے اللہ ہم نے صبح کی اس حال میں کہ ہم تجھے اور تیرے حاملین عرش کو' تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں اس بات پر کہ تو اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات پر کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں"

۷۶۔ صبح و شام: اَللّٰھُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ ' اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ' فَمِنْکَ وَحْدَکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ ' فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔ (ترغیب ۱/۴۵۳)

ترجمہ: اے اللہ جو بھی کوئی نعمت مجھے یا تیری کسی بھی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں لہذا تیری ہی سب تعریف ہے اور تیرے لیے ہی سب شکر ہے۔

جو شخص مذکورہ دعا کو صبح کے وقت پڑھے گا اس دن وہ کامل شکر گزار ہوگا۔

اگر یہ (مذکورہ) دعائیں شام کو پڑھے تو پہلی دعا میں اَصْبَحَ وَاَصْبَحْنَا کی جگہ اَمْسٰی اور اَمْسَیْنَا۔ دوسری دعا میں اَصْبَحْنَا کی جگہ اَمْسَیْنَا اور تیسری دعا میں مَا اَصْبَحَ کی جگہ مَا اَمْسٰی پڑھے۔

۷۷۔ دعا صبح و شام: بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّاْنِ، عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ، شَدِیْدِ السُّلْطَانِ، مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ (کنزالعمال ۳۸۶۲)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ذیشان، عظیم برہان اور شدید سلطان ہے جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگتا ہوں۔

۷۸۔ صبح و شام سو بار: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (ترغیب ۱/۴۵۷)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں۔

۷۹۔ سو بار: سُبْحَانَ اللّٰه" (ترغیب ۱/۴۵۴) ترجمہ: اللہ پاک ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سو بار (ایضاً)

اَللّٰهُ اَکْبَرُ" اللہ سب سے بڑا ہے۔ سو بار (ایضاً)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سو بار (ایضاً)

۸۰۔ دورد شریف دس مرتبہ۔ (ترغیب ۱/۴۵۸)

۸۱۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (کنزالعمال رقم ۳۶۰۷)

ترجمہ: گناہ سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۸۲۔ سورہ اخلاص (قل هو الله احد آخر تک) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) بھی ایک ایک مرتبہ پڑھے اور ایک روایت کے مطابق تین مرتبہ پڑھے۔ (ترغیب ۱/۴۴۷)

۸۳۔ صبح و شام کی دعا: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ۔ (کنزالعمال ۲/۱۶۵)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی جن سے نہ تو نیک اور نہ ہی بدکار تجاوز کر سکتا

ہے پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی جس کو اس نے صحیح وجود بخشا اور جس کو اس نے عالم میں پھیلایا۔

۸۴۔ صبح وشام پڑھے: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ (ترغیب ۱/۴۵۷)

ترجمہ: اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت کا واسطہ دیکر فریاد کرتا ہوں کہ میرے کام سنوار دے اور مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ فرما۔

فائدہ: نسائی، حاکم، اور بزار نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھنے کی روایت بیان کی ہے۔ یہ کلمات حضور اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ (مترجم)

۸۵۔ صبح وشام پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ، وَاَنْتَ تَهْدِيْنِیْ، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِیْ، وَاَنْتَ تَسْقِيْنِیْ، وَاَنْتَ تُمِيْتُنِیْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِیْ۔ (ترغیب ۱/۴۵۸)

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے پیدا کیا تو مجھے ہدایت فرماتا ہے تو مجھے کھلاتا ہے تو مجھے پلاتا ہے تو مجھے مارے گا اور تو ہی مجھے زندہ رکھے گا۔

۸۶۔ تین بار یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (مشکاۃ ص ۲۱۲)

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے جسمانی صحت وعافیت عطا فرما، اے اللہ تو میری قوت سماعت میں عافیت اور سلامتی عطا فرما۔ اے اللہ تو میری بینائی میں عافیت وسلامتی عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۸۷۔ صبح وشام سید الاستغفار پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (ترغیب ۱/۴۴۸، ۴۴۹)

ترجمہ: الٰہی تو میرا رب ہے۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے تیرے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنی طاقت کے مطابق

قائم ہوں میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کام کے شر سے جو میں نے کیا میں اعتراف کرتا ہوں تیرے سامنے تیری ان نعمتوں کا جو تو نے مجھ پر فرمائی ہیں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا

۸۸۔ تین بار صبح وشام پڑھے: خواہ نماز کے اندر حالت تشہد میں پڑھے یا نماز کے باہر پڑھے لیکن ان کلمات کو نماز کے اندر پڑھے تو بہت بہتر ہے۔

(وہ کلمات یہ ہیں) رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا۔

(ترغیب ۱/۴۵۳)

ترجمہ: میں اللہ کو رب، اسلام کو دین اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں

فائدہ: پہلا لفظ رضینا بھی مروی ہے لہذا اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں فجر اور مغرب کی سنتوں اور دیگر نوافل کے اندر ان کلمات کو درود شریف کے بعد والی دعا کے ساتھ پڑھا جائے۔ (مترجم)

۸۹۔ سات بار: حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (ترغیب ۱/۴۵۱)

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

۹۰۔ صبح وشام تین بار: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(ترغیب ۱/۴۵۰)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے واسطہ سے اسکی پناہ لیتا ہوں اسکی مخلوق کے شر سے۔

۹۱۔ صبح وشام تین بار: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (ترغیب ۱/۴۵۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (ہم نے صبح یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ زمین اور آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں دے سکتی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔

۹۲۔ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ لَمْ تُصِبْہُ فُجَاءَۃُ بَلَاءٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ تُصِبْہُ فُجَاءَۃُ بَلَآءٍ حَتّٰی یُمْسِیَ ۔ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی رقم ۱۵)

ترجمہ: جو شخص یہ کلمات شام کو تین مرتبہ پڑھے گا تو صبح تک ہر قسم کی مصیبت اور دکھ سے محفوظ رہے گا۔ جو ان کو صبح کے وقت پڑھے گا تو شام تک ہر قسم کی مصیبت سے بچا رہے گا

۹۳۔ دوسری روایت میں ہے مَامِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّہٗ شَیْءٌ۔ (ترغیب ۱/۴۵۱)

جو بندہ یہ کلمات ہر روز صبح اور ہر رات شام کو تین تین بار پڑھ لیتا ہے کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۹۴۔ (ا) ایک بار آیۃ الکرسی (ب) ایک بار یہ آیت: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ حٰمٓ ٥ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ٥ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ط لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ٥

(سورۃ المومن آیت ۱۔۳)(مشکاۃ رقم ۲۱۴۴)

ترجمہ: حا۔ میم اتاری گئی ہے یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے سب کچھ جاننے والا ہے گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ قبول فرمانے والا۔ سخت سزا دینے والا۔ فضل و کرم فرمانے والا ہے۔ نہیں کوئی معبود اس کے سوا اسی کی طرف (سب نے) لوٹنا ہے۔

(ضیاء القرآن)

۹۵۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ٥ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ٥ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ط وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ

(سورۃ الروم آیت ۱۷۔۱۹)(مشکاۃ رقم ۲۳۹۴)

ترجمہ: سو پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں۔ آسمانوں میں اور زمین میں نیز (پاکی بیان کرو) سہ پہر کو اور جب تم دوپہر کرتے ہو نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور یونہی (قبروں سے) تمہیں نکالا جائے گا۔

(ضیاء القرآن)

۹۶۔ ایک بار یہ آیت: قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا o وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا o (سورۃ لاسراء آیت ۱۱۱،۱۱۰)

(تفسیر الدرالمنثور)

ترجمہ: آپ فرمائیے یا اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ جس نام سے اسے پکارو اس کے سارے نام ہی اچھے ہیں اور نہ تو بلند آواز سے نماز پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو اسے۔ اور تلاش کرو ان دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اور آپ فرمائیے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے نہیں بنایا (کسی کو اپنا) بیٹا اور نہیں ہے جس کا کوئی شریک۔ حکومت و فرمانروائی میں۔ اور نہیں ہے اس کا کوئی مددگار درماندگی میں۔ اور اس کی بڑائی بیان کرو کمال درجہ کی بڑائی۔ (ضیاء القرآن)

۹۷۔ ایک بار یہ آیت: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا o۔ (سورۃ الطلاق آیۃ ۳،۲) (تفسیر الدرالمنثور)

ترجمہ: اور جو (خوش بخت) ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے۔ بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے نجات کا راستہ۔ اور اسے (وہاں سے) رزق دیتا ہے جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو (خوش نصیب) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو اس کے لیے وہ کافی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ۔ (ضیاء القرآن)

فِی الْحَدِیْثِ: مَنْ قَرَاَ فِی صُبْحٍ اومسآء: قُلِ ادْعُوااللّٰہَ الآیۃ لم یَمُتْ قَلْبُہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَلاَ فِی تلک اللیلۃ۔ رواہ الدیلمی عن ابن ابی موسیٰ۔

"حدیث شریف میں ہے جو شخص قل ادعوا اللّٰہ والی آیت صبح وشام پڑھے گا اس کا دل نہ تو اس دن مردہ ہوگا اور نہ ہی رات کو۔"

۹۸۔ تین بار یہ استعاذہ پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝ (ترغیب ۴۴۷, ۴۴۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو سننے والا اور جاننے والا ہے میں اس کے ہاں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔

نیز اس استعاذہ کے بعد یہ آیات تلاوت کرے۔

۹۹۔ ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ ۝ ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلاَّھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَاللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیءُ الْمُصَوِّرُ لَہٗ الاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (سورۃ الحشر آیۃ ۲۲۔۲۴) (ترغیب ۱/۴۴۷, ۴۴۸)

ترجمہ: اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جاننے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا وہی بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ' نہایت مقدس' سلامت رکھنے والا' امان بخشنے والا' نگہبان' عزت والا' ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا' متکبر ہے۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہی اللہ سب کا خالق' سب کو پیدا کرنے والا (سب کی مناسب) صورت بنانے والا ہے' سارے خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اس کی تسبیح کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے۔ (ضیاء القرآن)

۱۰۰۔ نیز یہ دعا بھی صبح وشام پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ' وَدُنْیَایَ' وَاَھْلِیْ

وَمَا لِیْ ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ ، وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْن
یَدَیَّ ، وَمِنْ خَلْفِیْ ، وَعَنْ یَمِیْنِیْ ، وَعَنْ شِمَالِیْ ، وَمِنْ فَوْقِیْ ، وَاَعُوْذُ
بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۔ (مشکاۃ ص ۲۱۰)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت کی خیر و عافیت کا سوال کرتا ہوں یا اللہ میں تجھ
سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اپنے دین میں، دنیا میں، اپنے اہل و عیال اور مال میں اے
اللہ! تو میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرمادے اور میرے خوف و پریشانی کو امن وامان سے
بدل دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما۔ میرے سامنے سے اور پیچھے سے، میرے
دائیں وبائیں سے اور میرے اوپر سے۔ میں تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں۔ اس بات سے کہ
میں اپنے نیچے کی جانب سے اچانک ہلاکت میں ڈالا جاؤں"۔ (نیچے سے ہلاکت کا مطلب
زمین میں دھنسایا جانا ہے)

۱۰۱۔ صبح کے وقت پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ ۔

(الاذکار ص ۷۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (صبح کر رہا ہوں) جس نے میری جان، میرے خاند
اور میرے مال میں برکت عطا فرمائی۔

۱۰۲۔ جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے گا اس رات اسکو بچھو نقصان نہ
پہنچائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں: صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نُوْحٍ وَّعَلٰی نُوْحِ السَّلَامُ۔

(کنز العمال ۲/۱۵۷، ۸

ترجمہ: حضرت نوح علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

۱۰۳۔ جو شخص صبح کے وقت "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ایک ہزار مرتبہ پڑھتا
اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لیتا ہے اور آخرت میں جہنم کی آگ سے اللہ کا آزاد
ہوگا۔ (ترغیب ۱/۴۵۷)

۱۰۴۔ صبح کے وقت یہ دعا پڑھے: رَبِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ، عَلَیْهِ تَوَ
وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ، مَا شَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ ، وَلَا

لاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، وَّ اَنَّ
اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ
عَلَی الْاَرْضِ اِلاَّ بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ ، اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم ۵۸)

ترجمہ: میرا رب اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر توکل کیا۔ اور وہی عرش عظیم کا رب ہے وہ جو چاہے وہی ہوتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا۔ گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو نہایت ہی بلند اور عظمت والا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا اپنے علم کے لحاظ سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ کا طلب گار ہوں جو آسمان کو زمین کے اوپر گرنے سے روکتا ہے (وہ گر سکتا ہے) مگر اسکی اجازت کے ساتھ۔ (الٰہی یہ طلبِ پناہ) ہر ذی روح شئے کے شر سے ہے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے بیشک میرا رب سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی فرمانے والا ہے۔

۱۰۵۔ صبح کے وقت یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَّ عَافِیَةٍ وَّ سِتْرٍ فَاَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِیَتَكَ وَسِتْرَكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (الاذکار ص ۷۸)

ترجمہ: اے اللہ میں نے صبح کی تیری طرف سے ملنے والی نعمت و عافیت اور پردہ پوشی کی صورت میں پس تو مجھ پر اپنی نعمت، بخشش اور پردہ پوشی دنیا و آخرت میں مکمل فرما۔

۱۰۶۔ پچیس بار پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستائیس بار پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ (حصن ص ۱۱۹)

ترجمہ: اے اللہ مجھے بھی بخش دے اور تمام مومن مرد اور مومن عورتوں کو بھی بخش دے

۱۰۷۔ ہر روز سو بار پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ۔

(مجمع الزوائد ۱۰/۸۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

۱۰۸۔ ہر روز سو بار پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

مَنْ قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَ اَمَانًا مِنَ الْفَقْرِ، وَاسْتَأْمَنَ الْوَحْشَةَ، وَاسْتَجْلَبَ الْغِنَاءَ، وَاسْتَقْرَعَ بَابَ الْجَنَّةِ۔ (کنز العمال ۲/۵۰۵۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو شہنشاہ ہے، حق ہے اور شے کو واضح کرنے والا ہے۔ جس نے ان کلمات کو سو مرتبہ کہا تو وہ فقر سے محفوظ ہو گیا اس نے وحشت سے پناہ مانگی غنا کو پانے کی تمنا کی اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

۱۰۹۔ روزانہ پڑھے: سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ، سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی، سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔

مَنْ قَالَهَا کُلَّ یَوْمٍ مَرَّۃً لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَکَانَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ اَوْ یُرٰی لَہٗ۔

(کنزالعمال رقم ۳۸۸۶)

ترجمہ: میں اس ذات کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو قائم ودائم ہے میں اسکی پاکیزگی کا اقرار کرتا ہوں جو زندہ ہے اور قائم رہنے والا ہے۔ میں اسکی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو اس شان سے زندہ ہے کہ اس کو موت نہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور سب تعریفیں اسی کو زیبا ہیں جو سب سے زیادہ پاکیزہ ومقدس ہے تمام فرشتوں اور روح کا رب ہے جو پاک ہے سب سے بلند وبالا ہے۔ وہ پاک اور بلند ہے۔

جس نے ان کلمات کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھا وہ مرنے سے قبل جنت میں اپنا محل دیکھے گا یا فرمایا اسے دکھادیا جائے گا۔

۱۱۰۔ ہر روز پڑھے: صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلٰی اٰدَمَ۔ (کنزالعمال رقم ۳۸۷۱)

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو۔

سوتے وقت اور بیدار ہوتے وقت کی دعائیں

۱۱۱۔ جب سونے لگے تو اچھی طرح وضو کرے اور اپنے بستر کو تین مرتبہ کسی کپڑے کیساتھ صاف کرے۔ (حصن ص ۱۲۸)

پھر مندرجہ ذیل سورتیں اور آیات پڑھے۔

۱۱۲۔ (ا) سورۃ فاتحہ : (ترغیب ۲/ ۳۶۹)

۱۱۳ ۔ ایۃ الکرسی : (الاذکار ص ۸۵)

۱۱٤۔ آمَنَ الرسول تا آخر سورۃ بقرہ : (ترغیب ۲/۳۷۲)

۱۱۵۔ قل یاایھاالکفرون تا آخر : (الاذکار ص ۸٦)

۱۱٦۔ قل ھو اللہ احد تا آخر : (ترغیب ۲/ ۳٤۹)

۱۱۷۔ قل اعوذ برب الفلق تا آخر : قل اعوذ برب الناس تا آخر :

(بخاری رقم ۵٤۱٦)

۱۱۸۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا (سورۃ الاسراء آیت ۱۱۱)(تفسیر ابن کثیر

ترجمہ: ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا اور نہ کوئی اسکی سلطنت میں شریک ہے' اور درماندگی کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار نہیں۔ اور اس کی کمال درجہ بڑائی بیان کرو۔ (عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی رقم ۷۳۵)

۱۱۹۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ٥۔ (سورۃ آل عمران ۱۸)

وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِیَ عِنْدَ اللّٰهِ وَدِیْعَةٌ۔

(تفسیر ابن کثیر ۱/۳۵۳)

ترجمہ: شہادت دی اللہ تعالیٰ نے (اس بات کی کہ) بے شک نہیں کوئی معبود سوائے اس کے اور (یہی گواہی دی) فرشتوں نے اور اہل علم نے (ان سب نے یہ بھی گواہی دی کہ وہ)،

قائم فرمانے والا ہے عدل وانصاف کو۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے جو عزت والا اور حکمت والا ہے۔

(حضور ﷺ فرماتے ہیں) اور میں بھی گواہی دیتا ہوں اس بات کی جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی، اور میں اس گواہی کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور یہ اللہ کے پاس امانت ہے۔

۱۲۰۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ: ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ: ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ: ۳۴ بار

(حصن ص ۱۳۰)

۱۲۱۔ دس مرتبہ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (ترغیب ۲/۴۴۳)

ترجمہ: گناہ سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

۱۲۲۔ تین بار پڑھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (الاذکار ۸۷)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں جسکی شان یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جو زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے میں اسکی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

۱۲۳۔ ایک بار یہ کلمات پڑھے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (ترغیب ۱/۴۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے گناہ سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

۱۲۴۔ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں جمع کر کے سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھے اور ہتھیلیوں پر دم کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سارے جسم پر جہاں تک ممکن ہو

پھیرے سر اور چہرہ سے شروع کرے تین مرتبہ اسی طرح کرے پھر جب سونے لگے تو دائیں پہلو پر لیٹے اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھے۔ (حصن حصین ص ۱۳۱)

۱۲۵۔ مذکورہ عمل کر چکے تو پھر یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ، وَفُکَّ رِهَانِیْ، وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی۔ (حصن ص ۱۲۹)

ترجمہ: میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ تو میرے گناہ معاف فرما، اور شیطان کو مجھ سے دور کر دے، میری گردن کو ہر ذمہ داری سے عہدہ برآ فرما، میرے اعمال کا پلڑا بھاری کر دے اور مجھے اعلیٰ اور بلند مجلس والوں میں شامل فرما۔

۱۲۶۔ اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔ (حصن ۱۳۰)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

۱۲۷۔ تین بار یہ کلمات پڑھے: اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

(حصن ص ۱۲۹)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا

۱۲۸۔ اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ (حصن حصین ۱۳۶، ۱۳۷)

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین اور عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار، دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے (اگانے والے) توراۃ، انجیل اور قرآن پاک کو نازل فرمانے والے، میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ اے اللہ تو ہی اول ہے۔ پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں تو ہی آخر ہے

تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے تجھ سے بلند کوئی شیء نہیں اور تیرے بغیر کچھ بھی نہیں۔ ہمارا قرض اتار دے مفلسی کو ہم سے دور کر کے ہمیں غنی کر دے۔

۱۲۹۔ پھر یہ دعا پڑھے اور سونے سے قبل یہ دعا ہی اس کا آخری کلام ہونا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْلَمْتُ نَفْسِی اِلَیْكَ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِی اِلَیْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِی اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِی اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْكَ، لَامَنْجَا وَلَامَلْجَا مِنْكَ اِلاَّ اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِی اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّكَ الَّذِی اَرْسَلْتَ۔

(ترغیب ۱/۴۱۰)

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنا نفس (جان) تیرے سپرد کر دی اور تیری طرف اپنا منہ کیا اور تجھے ہی اپنا کام سونپا، میں نے تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری نعمتوں کی طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں اور جائے نجات نہیں میں تیری کتاب پر ایمان لایا۔ جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا ہے

بیدار ہوتے وقت کی دعائیں

۱۳۰۔ لَآاِلٰهَ اِلاَّاللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلاَّاللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّبِاللّٰهِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ (ترغیب ۱/۴۲۱)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ ہی کی ذات پاک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے اے اللہ مجھے بخش دے۔

اس (مذکورہ دعا) کے علاوہ کوئی اور دعا کرنا چاہے کرے دعا قبول ہو گی پھر اگر وضو کر کے نماز ادا کر لے تو وہ بھی قبول ہوتی ہے۔ (حصن حصین ۱۴۶)

اگر کوئی ناپسندیدہ چیز خواب میں دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین بار تھوکے اور یہ کلمات کہے۔

۱۳۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّھَا۔ (حصن حصین ۱۴۱)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں شیطان اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے اس کو یہ خواب نقصان نہیں پہنچائے گا۔

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ اپنا پہلو بدل دے اور ایک روایت کے مطابق اٹھ کھڑا ہو اور نماز میں مشغول ہو جائے۔ (ترغیب ۲/۴۵۵)(حصن حصین ۱۴۱,۱۴۲)

۱۳۲۔ اگر خواب میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ ہو یا نیند نہ آئے تو یہ کلمات پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔ (ترغیب ۲/۴۵۵,۴۵۶)

ترجمہ: اللہ کے کامل کلمات کے واسطہ سے میں اللہ کے غضب سے، اس کے عذاب سے اس کے بندوں کے شر سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اپنے پاس ان کے آنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۳۳۔ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہوش مند اور بڑے بچوں کو مذکورہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں باندھ دیتے تھے۔ (حصن حصین ۱۴۲)

۱۳۴۔ نیز خواب کے اندر ڈرنے یا گھبرانے کی صورت میں یہ کلمات پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ، وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ الَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَارَحْمٰنُ۔ (حصن ۱۴۲,۱۴۳)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی جن سے نہ نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ بدکار، پناہ مانگتا

ہوں۔اس چیز کی برائی سے 'جو آسمان سے اترتی ہے آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔اس چیز کی برائی سے (پناہ مانگتا ہوں) جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے۔اور جو اس سے خارج ہوتی ہے' رات اور دن کے فتنوں کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں) اور شب و روز میں آنے والوں کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں) سوائے خیر کے ساتھ آنے والے شخص کے اے رحمٰن !

۱۳۵ ۔بے خوابی کی صورت میں یہ کلمات پڑھے :اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَااَظَلَّتْ ، وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَااَقَلَّتْ ، وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَااَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًامِّنْ شَرِّخَلْقِكَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌمِّنْھُمْ اَوْاَنْ یَّطْغٰی،عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ۔ (ترغیب ۲/۴۵۷)

ترجمہ :اے اللہ اے سات آسمانوں کے رب' اور ہر اس مخلوق کے رب جن پر یہ (سات آسمان) سایہ کیے ہوئے ہیں اور ساتوں زمینوں کے مالک اور ہر اس مخلوق کے رب جس کو وہ (زمینیں) اٹھائے ہوئے ہیں تمام شیاطین اور ان لوگوں کے پروردگار جن کو انہوں نے (شیاطین نے) گمراہ کر رکھا ہے۔تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا محافظ اور پناہ دینے والا بن جا۔تاکہ مجھ پر ان میں سے کوئی زیادتی یا سرکشی نہ کرے۔تیرا پناہ دیا ہوا (شخص) ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے تیرا نام بابرکت ہے۔

۱۳۶ ۔نیند میں خوف کی صورت میں یہ دعا بھی پڑھے :اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاَتِ الْعُیُوْنُ ، وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔ (حصن ص ۱۴۴)

ترجمہ :اے اللہ ! ستارے دور چلے گئے۔اور آنکھوں نے آرام لیا۔تو زندہ ہے۔قائم رہنے والا ہے۔تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔اے زندہ اور قائم رہنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلادے۔

۱۳۷ ۔بیدار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے : اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَابَعْدَمَااَمَاتَنَاوَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ (حصن ص ۱۴۵)

ترجمہ : تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ فرمایا اور

اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

....

فصل سوم
آدابِ نماز اور دعاؤں کا بیان

۱۳۸۔ جب انسان تہجد کے لیے کیلئے اٹھے تو یہ کہے :اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ ، اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ ،وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ ، وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ ،وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ط اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ ، وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاکَمْتُ ۔اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ، فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ۔ (حصن ص ۱۵۲, ۱۵۳)

ترجمہ :اے اللہ اے ہمارے رب' تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کو سنبھالنے والا ہے۔اے اللہ تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا بادشاہ ہے۔اے اللہ تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے سب کو منور فرمانے والا ہے۔ تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں تو برحق ہے' تیرا وعدہ برحق ہے تجھ سے ملنا برحق' تیرا فرمان برحق ہے۔ جنت ودوزخ برحق ہیں۔ سارے انبیاء اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ برحق ہیں اور قیامت برحق ہے۔اے اللہ میں نے تیرے آگے گردن جھکا دی تجھ پر ایمان لایا تجھی پر بھروسہ کیا۔میں نے تیری طرف رجوع کیا۔ تیری رضا کے لیے کسی کے ساتھ جھگڑا کرتا ہوں تیری طرف فریاد لے کر آتا ہوں۔اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ تیری طرف ہی ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔لہذا تو مجھے بخش دے۔جو کچھ میں نے

پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں۔ جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ اعلانیہ اور اس فعل کو بھی معاف فرمادے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

حدیث شریف میں ہے اگر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو اور دوبارہ اسی بستر پر سونے کا ارادہ ہو تو اپنے کپڑے سے بستر کو تین مرتبہ جھاڑے۔ (کیونکہ اسے علم نہیں شاید کوئی نقصان دہ چیز آگئی ہو) پھر اس پر سوئے اور یہ دعا پڑھے۔

۱۳۹۔ بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ رَدَدْتَّهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (حصن ص ۱۴۸)

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا تیری مدد سے اس کو اٹھاؤں گا۔ تو (سوتے میں) اگر میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما۔ اگر واپس عطا فرمادے تو تو اس کی ایسی حفاظت فرما جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

طہارت کے آداب

جس طرح قرآن مجید میں ہے (اس حکم کے مطابق) اچھی طرح اس کو بجالائے۔

فائدہ: غالباً یہ اشارہ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۶ کی طرف ہے (مترجم)

۱۴۰۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کہے: بِسْمِ اللّٰهِ۔ (حصن ص ۱۴۸)

اس کے بعد یہ کلمات کہے۔

۱۴۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (حصن ص ۱۴۹)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے وہ مرد ہوں یا عورت۔

۱۴۲۔ جب باہر آئے تو کہے: غُفْرَانَكَ۔ پھر یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (حصن ۱۴۹)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔

وضو: وضو اچھی طرح کرے اور اس کے دوران دنیاوی گفتگو نہ کرے اس کی ابتداء ان کلمات سے کرے۔

اس کے بعد یہ کلمات کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔

(مراقی الفلاح مع طحطاوی ص ٤٠)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو عظمت والا ہے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ اس نے مجھے دین اسلام پر (قائم) رکھا۔

اس کے بعد یہ کلمات کہے:

١٤٣۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ' وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔

(حصن [illegible])

ترجمہ: اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت دے۔

جب اپنے پاؤں دھوئے تو یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

"اے اللہ تو مجھے ثابت قدمی عطا فرما جس روز قدم ڈگمگائیں گے۔"

فائدہ: یہ دعا بھی سلف سے منقول ہے۔ ایسی دعاؤں کے متعلق امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: وَقَدْ قَالَ الْفُقَهَاءُ: يستجب فيه دعوات جاء ت عن السلف' وزادوا ونقصوا فيها۔ (الاذکار ص ٣٠)

وضو میں فقہاء نے ان تمام دعاؤں کو جو احادیث سے ثابت نہیں مستحبات میں شمار کیا ہے ان الفاظ میں بعض نے کمی بھی کی ہے اور اضافہ بھی کیا ہے۔ (مترجم)

١٤٤۔ وضو سے فارغ ہو کر نظر آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ کلمات کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(حصن ص ١٥٠)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

نیز یہ دعا بھی پڑھے۔

۱۴۵۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

(حصن ص ۱۵۰)

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کردے اور خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

۱۴۶۔ اس کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ (حصن ص ۱۵۱)

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے۔ اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

نمازِ تہجد: تہجد کی کم سے کم رکعت کی تعداد چار ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت جب کہ اس نے وتر رات کے پہلے حصہ میں ادا کیے ہوں ورنہ دس رکعت تہجد اور تین رکعت وتر ہیں جن کا مجموعہ تیرہ رکعت بنتا ہے۔ تہجد میں (انسان) جتنی لمبی قرات کرے اور جتنا زیادہ قرآن پڑھے اتنا ہی اچھا ہے۔ اور اس وقت اِستِغفار پڑھنا نہ بھولے عاجزی کرنے اور آنسو بہانے کو اس وقت غنیمت سمجھے۔

حضرت سقّانی (متوفی ۳۲۲ھ) قدس سرہ نے فرمایا

اِنَّ لِلّٰہِ رِیْحًا تُسَمَّی الصَّبِیْحَةَ مَخْزُوْنَةً عِنْدَ الْعَرْشِ تَھُبُّ عِنْدَ الْاَسْحَارِ تَحْمِلُ الْاَنِیْنَ وَالْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی عِنْدَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ۔

"کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا پیدا کی ہے جس کو صَبِیْحَہ کہتے ہیں۔ وہ عرش کے نزدیک موجود رہتی ہے۔ اور وہ سحری کے وقت چلتی ہے وہ لوگوں کی آہ و زاری اور استغفار کو

اٹھا لے جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر دیتی ہے۔"

نماز تہجد اور قیام اللیل کے بارے میں کئی احادیث ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

۱۴۷۔ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ، وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ، کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ، وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ، وَیَنَامُ سُدُسَہٗ، وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا۔ (ترغیب ۱/۴۲۶، ۴۲۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو صلاۃِ داؤد علیہ السلام سب سے زیادہ پسند ہے اور اللہ تعالیٰ کو صیام داؤد سب سے زیادہ پسند ہیں آپ آدھی رات سوتے تھے اور رات کا تیسرا حصہ قیام فرماتے تھے اور اس کا چھٹا حصہ سوتے تھے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرمایا کرتے تھے۔

۱۴۸۔ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَیِّتٌ، وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّکَ مُفَارِقُہٗ، وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَجْزِیٌّ بِہٖ وَاعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِیَامُہٗ بِاللَّیْلِ، وَعِزُّہٗ اسْتِغْنَاؤُہٗ عَنِ النَّاسِ۔ (الجامع الصغیر ۱/۶)

ترجمہ: میرے پاس جبریل آئے اور کہا اے محمد ﷺ جیسے آپ کی رضا ہو اس طرح زندگی بسر فرمایئے آپ نے بھی وصال فرمانا ہے جس کے ساتھ آپ کی مرضی ہو محبت فرمایئے بالآخر آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں جو عمل بھی آپ کی تمنا ہو کیجئے آپ کو اس کی جزا ملے گی۔ آپ خوب جان لیں کہ مومن کی عظمت رات کے وقت اس کا قیام ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونا ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم ﷺ ہادی امت ہیں جبریل یہ پیغام تعلیمِ امت کے لیے لیکر حاضر ہوئے تاکہ امت کے مرد و زن اس حقیقت سے آگاہ رہیں کہ ہر انسان کو ایک روز مرنا ہے لہذا زندگی کو اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول کے مطابق بسر کریں نیز اپنے اندر اخلاق حمیدہ پیدا کریں اور حسن معاشرت اور محبت کے ساتھ عوام الناس سے پیش آئیں۔ اور انہیں اس بات کا بھی بخوبی علم ہو کہ وہ جو کام بھی کریں گے اس کا بدلہ ضرور ملے گا اور آخر میں بتا دیا کہ مومن کی عظمت اور عزت تہجد کی نماز میں ہے اس حدیث سے (نعوذ باللہ)

حضور علیہ السلام کے مر کر مٹی ہونے کا تصور صرف بگڑے ہوئے ذہنوں، مردہ دلوں اور بھٹکے ہوئے خیالوں میں ہی آتا ہے مومن کبھی ایسا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ حدیث پاک میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔ (مشکاۃ ص ۱۲۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیے ہیں۔ (مترجم)

۱۴۹۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْمُ حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ، فَقِیْلَ لَہٗ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَتَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ جَاءَکَ مِنَ اللّٰہِ اَنْ قَدْ غَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ (ترغیب ۴۲۶/۱)

ترجمہ: نبی پاک علیہ السلام اس قدر قیام فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جایا کرتے تھے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ علیہ السلام آپ اس قدر (قیام) کا اہتمام کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ کے پاس یہ مژدہ پہنچ چکا ہے کہ آپ اگلے پچھلے تمام الزامات سے بری ہیں (آپ معصوم ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۱۵۰۔ اَفْضَلُ اللَّیْلِ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ، ثُمَّ الصَّلَاۃُ مَقْبُوْلَۃٌ اِلٰی صَلَاۃِ الْفَجْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاۃَ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ، ثُمَّ الصَّلَاۃُ مَقْبُوْلَۃٌ اِلٰی صَلَاۃِ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاۃَ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ، قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ صَلَاۃُ اللَّیْلِ؟ قَالَ: مَثْنٰی مَثْنٰی، قِیْلَ: کَیْفَ صَلَاۃُ النَّھَارِ؟ قَالَ: اَرْبَعًا اَرْبَعًا، وَمَنْ صَلّٰی عَلٰی صَلَاۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطًا، وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ یَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ کَفَّیْہِ، ثُمَّ اِذَا مَضْمَضَ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ فِیْہِ، وَاِذَا اسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ خَیَاشِیْمِہٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ وَجْھِہٖ وَسَمْعِہٖ وَبَصَرِہٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْہِ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ ذِرَاعَیْہِ، ثُمَّ اِذَا مَسَحَ بِرَاْسِہٖ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ رَاْسِہٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ رِجْلَیْہِ، ثُمَّ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاۃِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ (کنز العمال ۵۶۲/۷)

ترجمہ: آخری رات کا درمیانی حصہ ساری رات سے افضل ہے پھر نمازِ مقبولہ (تہجد)۔

لیکر نمازِ فجر تک کا عرصہ افضل ہے۔ پھر نمازِ فجر سے طلوع شمس تک کوئی نماز نہیں۔ پھر صلاۃ مقبولہ سے صلوٰۃ عصر تک کا عرصہ افضل ہے۔ پھر اس کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ ﷺ صلوٰۃ اللیل کیسے ادا کی جاتی ہے۔ ؟ آپ نے فرمایا۔ دو' دو رکعتوں کی صورت میں۔ آپ سے عرض کی گئی کہ دن کی نماز کس طرح ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا چار' چار رکعتوں کی صورت میں۔ اور جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو ایک قیراط ثواب عطا فرمائے گا۔ اور قیراط احد کی مثل ہے بندہ جب وضو کرنے کے لیے اٹھتا ہے اور اپنی ہتھیلیوں کو دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ خارج ہو جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کیے ہوتے ہیں پھر جب وہ کلی کرتا ہے تو منہ سے کیے گئے گناہ خارج ہو جاتے ہیں جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کرتا ہے تو نتھنوں سے کیے ہوئے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے' کانوں اور آنکھوں کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بازو دھوتا ہے تو اس کے بازو کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے۔ تو اس کے سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے جیسے آج ہی اسکی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

فائدہ : حدیث پاک میں خط کشیدہ الفاظ کنز العمال کے مذکورہ نسخہ میں موجود نہیں۔

(مترجم)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو عالم توراۃ بھی ہیں) نے فرمایا ہے۔

۱۵۱۔ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ' لَقَدْ اَعَدَّ اللّٰهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ' وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ' وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ' وَلَا يَعْلَمُهُ' مَلَكٌ مُقَرَّبٌ' وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ' قَالَ وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (ترغیب ۱/۴۳۶)

ترجمہ: توراۃ میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے کوئی خاص چیز تیار کر رکھی ہے جو اپنے پہلوؤں کو اپنے بستروں سے جدا رکھتے ہیں اس (خاص چیز) کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں اس کے بارے میں کبھی کوئی خیال آیا نہ ہی اس کو مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ اور ہم اس کو پڑھتے ہیں فلا تعلم الخ یعنی کوئی نفس نہیں جانتا اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک سے متعلق جو کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے

۱۵۲۔ لَاحَسَدَ اِلاَّفِی اثْنَیْنِ، رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَیَقُوْمُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَیُنْفِقُهٗ، اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔ (ترغیب ۱/۴۳۸)

ترجمہ: دو آدمیوں کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک عطا فرمایا وہ شب و روز (حالت نماز میں) قیام کر کے پڑھتا ہے اور ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز (اس کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔

۱۵۳۔ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ، یَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ ؟ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ۔ (مشکاۃ ۱۲۲۳)

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے یہاں تک کہ آخری رات کا ثلث باقی رہ جاتا ہے وہ فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے؟ کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون میرے حضور سوالی بن کر آتا ہے؟ کہ میں اس کو (اپنے خزانۂ کرم سے) عطا کروں۔ کون مغفرت کا طلب گار ہے؟ کہ اس کی مغفرت کروں۔

۱۵۴۔ ثَلَاثَةٌ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ، اَلرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیْ، وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِی الصَّلٰوةِ، وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ (مشکاۃ رقم ۱۲۲۸ ص ۱۰۹)

تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ تبسم فرماتا ہے (ان پر نظر رحمت فرماتا ہے) وہ شخص جو رات کے وقت نماز پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور وہ لوگ جو نماز کے لیے صف بندی کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو دشمن (دین) کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے صف بندی کرتے ہیں۔

رات کو قرآن پڑھنے کی فضیلت

۱۵۵۔مَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰیَاتٍ فِیْ لَیْلَةٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ' وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ اٰیَةٍ کُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَیْلَةٍ ' وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَیْ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ ' وَمَنْ قَرَأَ اَرْبَعَ مِائَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ ' وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَ مِائَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْحَافِظِیْنَ ' وَمَنْ قَرَأَ سِتَّ مِائَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ ' وَمَنْ قَرَأَ ثَمَانَ مِائَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْمُخْبِتِیْنَ ' وَمَنْ قَرَأَ اَلْفَ اٰیَةٍ اَصْبَحَ لَهٗ قِنْطَارٌ ' وَالْقِنْطَارُ اَلْفٌ وَّ مِائَةُ اَوْقِیَةٍ ' وَالْاَوْقِیَةُ خَیْرٌ مِمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ' اَوْ قَالَ : خَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ' وَمَنْ قَرَأَ اَلْفَیْ اٰیَةٍ کَانَ مِنَ الْمُوْجِبِیْنَ۔ رواہ الطبرانی (ترغیب ۱/ ۴۴۰, ۴۴۱) قال الحافظ: مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ تَبَارَكَ الَّذِیْ اِلٰی اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ اَلْفُ اٰیَةٍ

ترجمہ: جس نے دس آیات (قرآنی) رات کے وقت تلاوت کیں تو اسے غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ جس نے سو آیات رات کو تلاوت کیں تو اسے ساری رات قیام کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ جس نے دو سو آیات تلاوت کیں تو اس کا نام قانتین (قیام کرنے والوں) میں لکھا جائے گا جس نے چار سو آیات تلاوت کیں۔ اسکو عابدین میں سے شمار کیا جائے گا جس نے پانچسو آیات پڑھیں تو اسکا شمار حافظین میں ہو گا۔ جس نے چھ سو آیات پڑھیں تو اس کا نام خاشعین (خدا سے ڈرنے والوں) میں درج کیا جائے گا۔ جس نے آٹھ سو آیات کی تلاوت کی تو اس کا شمار مخبتین (حد درجہ عاجزی وانکساری کرنے والوں) میں ہو گا۔ جس نے ہزار آیات پڑھیں تو اس کے لیے ایک قنطار ہو گا۔ ایک قنطار ایک ہزار دو سو اوقیے کا ہوتا ہے۔ اور اوقیہ زمین وآسمان کے مابین جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اوقیہ ہر چیز سے بہتر ہے جس پر سورج چمکتا ہے اور جس نے دو ہزار آیات پڑھیں موجبین (عمل صالحہ کے ذریعہ اپنے اوپر جنت لازم کر لینے والوں) میں ہو گا۔ حافظ منذری کا بیان ہے کہ سورة تبارک الذی سے آخر قرآن تک ایک ہزار آیات ہیں۔

مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۵۶۔ صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِیْ تُعْدَلُ بِعَشَرَةِ اٰلاَفِ صَلَاةٍ، وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تُعْدَلُ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلَاةُ بِاَرْضِ الرِّبَاطِ تُعْدَلُ بِاَلْفَیْ اَلْفِ صَلَاةٍ، وَاَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّهِ الرَّکْعَتَانِ یُصَلِّیْهِمَا الْعَبْدُ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ لَا یُرِیْدُ بِهِمَا اِلَّا مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (ترغیب ۱/۴۳۰)

ترجمہ: میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز (کا ثواب) دس ہزار نمازوں کے برابر ہے مسجد حرام میں ایک نماز (کا ثواب) سو ہزار نمازوں کے برابر ہے اور سرحد (دو ملکوں کی بونڈری لائن) کی زمین پر ادا کی گئی نماز (کا ثواب) بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ مگران سے بھی زیادہ (ثواب کے لحاظ سے) دو رکعت ہیں جو بندہ نصف رات کو پڑھتا ہے۔ جبکہ رضائے الٰہی کے سوا اس کا ان دو رکعتوں سے کوئی مقصد نہیں ہوتا۔

۱۵۷۔ فجر کی سنتیں اپنے گھر میں ادا کرے۔ اور گھر کو ان کے نور سے منور کردے۔ پہلی رکعت میں سورۃ کافرون دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے۔ (ترغیب ۱/۳۹۸)

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قرآن کے ایک ثلث کے برابر ہے اور قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ قرآن کے ربع کے برابر ہے حضور ﷺ دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھا کرتے تھے۔ احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے مزید تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو۔ (مشکاۃ رقم ۱۱۶۲, ۱۱۶۴)

۱۵۸۔ سنتوں سے فارغ ہو کر تین بار اسی جگہ بیٹھ کر یہ کلمات پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَمُحَمَّدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔ (حصن ص ۱۶۳)

ترجمہ: اے اللہ! جبریل، اسرافیل، میکائیل اور حضرت محمد ﷺ کے رب! میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

پھر مسجد کی طرف نہایت وقار اور سکون سے چلتا ہوا آئے اضطراب کا مظاہرہ نہ کرے

اور یہ خوف دل میں رکھے کہ میں عظیم الشان قہار کے حضور جارہا ہوں اس امید اور شوق سے چلتا جائے (کہ میں جس کے حضور جارہا ہوں) وہ وہاب (بہت عطا فرمانے والا) رحیم (نہایت مہربان) ودود (بہت محبت کرنے والا) اور کریم ہے۔

جب گھر سے نکلنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

۱۵۹۔ بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ (حصن ص ١٦٤)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ۔ (حصن ص ١٦٥)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکلتا ہوں، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا: اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہمارے قدم ڈگمگا جائیں یا کوئی ہمارے قدم ڈگمگا دے یا ہم بے راہ ہو جائیں یا ہم ظلم کریں یا کوئی ہم پر ظلم کرے یا ہم جہالت کا کام کریں یا کوئی ہمارے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کرے۔

۱۶۰۔ اور یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا، وَّخَلْفِيْ نُوْرًا، وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا ۔ (حصن ص ١٦٦)

ترجمہ: اے اللہ میرے دل میں، بینائی میں، شنوائی (سننے کی طاقت) میں نور پیدا کر دے، میرے دائیں اور بائیں کو نور کر دے میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور مقرر فرما دے۔

اور یہ کلمات کہتا ہوا مسجد کی طرف روانہ ہو جائے۔

۱۶۱۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو عظمت والا ہے اسکی تسبیح بیان کرتا ہوں، میں اس سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کے لیے متوجہ ہوتا ہوں۔

۱۶۲۔ جب مسجد میں داخل ہونے لگے تو یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

ذُنُوْبِیْ، وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔(حصن ص۱۶۹)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر (مسجد) میں داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود بھیج۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما دے۔ اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۱۶۳۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔ (حصن ص۱۶۸)

ترجمہ: اے اللہ ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنے رزق کے دروازے آسان فرما۔

۱۶۴۔ جب مسجد سے باہر آئے تو پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (حصن ص۱۷۱)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور آپکی آل پر درود بھیج۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما دے اور اپنے فضل و کرم کے دروازے مجھ پر کھول دے۔

....

نمازِ فجر کے بعد ذکر

نماز فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکر (الٰہی) میں مشغول رہے جب سورج طلوع ہو جائے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھے۔ سورج نکلنے سے لے کر اس کے زوال تک بارہ رکعت مسنون ہیں حسبِ توفیق ادا کرے۔

فائدہ: اس سے مراد سورج کی ٹکیا ظاہر ہونے سے بیس منٹ بعد تک کا وقت ہے اس سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (مترجم)

۱۶۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلاَّہُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لاَیَقُوْلُ اِلاَّ خَیْرًا غُفِرَلَہٗ خَطَایَاہُ، وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (ترغیب ۲۹۵/۱)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مصلی پر بیٹھا رہے۔ یہاںتک وہ چاشت کی دو رکعت پڑھے۔ سوائے بھلائی کے منہ سے کچھ نہ بولے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

۱۶۶۔ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُاللّٰہَ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃَ۔ (ترغیب ۲۹۶/۱)

ترجمہ: جس نے صبح کی نماز ادا کی اور ذکر میں مشغول بیٹھا رہا یہاںتک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

۱۶۷۔ رَکْعَتَانِ مِنَ الضُّحٰی تَعْدِلاَنِ عِنْدَاللّٰہِ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ مُتَقَبَّلَتَیْنِ۔

(کنزالعمال ۵۷۲/۷)

ترجمہ: چاشت کی دو رکعتوں کا رتبہ خداوند کریم کے نزدیک ایک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہے۔

۱۶۸۔ فِی الْاِنْسَانِ سِتُّوْنَ وَثَلاَثُ مِائَۃِ مَفْصَلٍ، فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصَلٍ مِّنْھَاصَدَقَۃً، قَالُوْا: فَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ:

اَلنُّخَاعَةُ فِیْ الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا ، وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْه عَنِ الطَّرِیْقِ، فَاِنْ لَّمْ تَقْدِرْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِیْءُ عَنْکَ ۔ (ترغیب ۱/۴۶۲)

ترجمہ: انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس پر لازم ہے کہ ان میں سے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا مسجد میں موجود تھوک وغیرہ کو تو دفن کر دیتا ہے اور تو (نقصان دہ) چیز کو راستہ سے ہٹا دیتا ہے (یہ ہر عضو اور جوڑ کی طرف سے صدقہ ہے) اگر تو اس پر قدرت نہیں رکھتا تو چاشت کی دو رکعت تیری طرف سے کافی ہوں گی۔

۱۶۹۔ اِنْ صَلَّیْتَ الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ تُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، وَاِنْ صَلَّیْتَهَا اَرْبَعًا کُتِبْتَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ، وَاِنْ صَلَّیْتَهَا سِتًّا کُتِبْتَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ، وَاِنْ صَلَّیْتَهَا ثَمَانِیًا کُتِبْتَ مِنَ الْفَائِزِیْنَ ، وَاِنْ صَلَّیْتَهَا عَشْرًا لَمْ یُکْتَبْ لَکَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ذَنْبٌ ، وَاِنْ صَلَّیْتَهَا ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ۔

(کنز العمال ۷/۵۷۵)

اگر تم چاشت کی دو رکعت پڑھو گے۔ تو (تمہارا نام) غافلین میں تحریر نہیں کیا جائے گا۔ اگر تم چار رکعتیں پڑھو گے تو تمہارا شمار محسنین میں ہو گا۔ اگر تم چھ رکعتیں پڑھو گے تو تمہارا نام اطاعت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا، اگر تم آٹھ رکعتیں پڑھو گے تو تمہارا نام فائزین (کامیاب لوگوں) میں لکھ دیا جائے گا اگر تم چاشت کی دس رکعتیں پڑھو گے تو اس روز تمہارا کوئی گناہ تحریر نہیں کیا جائے گا اگر تم بارہ رکعتیں پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۷۰۔ یُکْتَبُ لِلرَّجُلِ فِیْ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی اَلْفُ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔

(کنز العمال ۷/۵۷۷)

چاشت کی دو رکعت پڑھنے کی وجہ سے آدمی کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں تحریر کی جاتی ہیں۔

۱۷۱۔ لَاَنْ اَذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَحَبُّ

اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ، وَلَاَنْ اَذْکُرَاللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِاِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ ثَمَانِیَةً مِنْ وَّ لْدِ اِسْمَاعِیْلَ ، دِیَةُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔ (ترغیب ۱/۲۹۵)

ترجمہ : میں صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں تو مجھے یہ ہر اس چیز سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج اپنی کرنیں بکھیر تا ہے میں نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک یاد الٰہی میں مصروف رہوں یہ بنو اسماعیل کے آٹھ ایسے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے جن میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار درہم ہو۔

فائدہ : اس روایت کے اکثر الفاظ ترغیب اور جامع الصغیر سے ملتے ہیں ملاحظہ فرمائیں (ترغیب ۱/۲۹۵ جامع الصغیر ۲/۱۲۰) (مترجم)

۱۷۲۔ ظہر کی سنتوں کے علاوہ چار رکعت فئی زوال ادا کرے اور چار رکعت بمقتضائے وقت ادا کرے۔ (ترغیب ۱/۳۹۹ تا ۴۰۲)

۱۷۳۔ حتی الامکان عصر کی سنتوں کو نہ چھوڑے (ترغیب ۱/۴۰۲ تا ۴۰۴)

۱۷۴۔ مغرب کی سنت مؤکدہ کے بعد چار یا چھ رکعت اوابین پڑھے اور (ان میں) قراءت لمبی کرے تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ (ترغیب ۱/۴۰۴ تا ۴۰۵)

۱۷۵۔ عشاء کی سنت کے علاوہ دو یا چار رکعت (عشاء کے) فرضوں کے بعد اور چار رکعت فرضوں سے پہلے پڑھے۔ (ترغیب ۱/۴۰۵ تا ۴۰۶)

۱۷۶۔ رات کے وقت سورۂ یٰس' (ترغیب ۲/۳۷۷)

۱۷۷ حٰم دخان' (ترغیب ۲/۴۴۸)

۱۷۸۔ واقعہ (الدر المنثور ۶/۵۳۴) اور

۱۷۹۔ قیمہ پڑھے۔ (الدر المنثور) (سورۂ لم یکن)

۱۸۰۔ نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے الم سجدہ اور تبارک الملک پڑھے۔

۱۸۱۔ دن کے آغاز میں سورہ یٰس پڑھے (تفسیر الدر المنثور)

آدابِ نماز : نماز کو مسنون طریقہ کے مطابق پورے خشوع اور آداب کے ساتھ ادا

کرے نماز کے کچھ آداب تبرک کے طور پر یہاں درج کیے جاتے ہیں جو فقہ کی کتابوں میں تفصیلاً مذکور ہیں ان میں سے بعض آداب تبرکاً اس امید کے ساتھ تحریر کیے جاتے ہیں کہ (نمازی) ان کی برکت سے مکمل آداب تک رسائی حاصل کر سکے تکبیر تحریمہ کہتے وقت نمازی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے قبلہ شریف کی طرف کرلے۔ اور اپنے انگوٹھوں کو کانوں کی نرم لو (نرم حصہ) تک پہنچائے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے وقت جمیع ماسوا اللہ کو (تصوراً) پس پشت ڈال دے اور ہر ایک سے یکسو ہو جائے اور اپنی مکمل توجہ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام کی طرف کرے وحدانی التوجہ (اپنی توجہ ایک ہی طرف کرنے والا) ہو کر ہاتھوں کو نیچے لاتے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اثبات واعتراف کرے۔ اور اللہ اکبر کہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک کی کبریائی کی نفی کرے اس مقصد (کے حصول) میں اپنی بھرپور کوشش صرف کرے تاکہ اس کا قال اس کے حال کے برعکس نہ ہو (قال وحال کے تضاد واختلاف کی کیفیت یہ ہے کہ بذریعہ زبان) اللہ جل شانہ کی کبریائی کا اثبات کرے اور اس کے دل میں غیر کی کبریائی کا تصور ہو اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ خدا کے لیے ہی خالص دین ہے۔

لوگوں نے ابو عمر زجاجی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: مَالَکَ تَتَغَیَّرُ عِنْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی فِی الْفَرَائِضِ؟ فَقَالَ: لِاَنِّیْ اَفْتَتِحُ فَرِیْضَتِیْ بِخِلَافِ الصَّدْرِ، فَمَنْ یَّقُوْلُ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ قَلْبِہٖ شَیْءٌ اَکْبَرُ مِنْہُ، اَوْقَدْ کَبَّرَ شَیْئًا سِوَاہُ عَلٰی مُرُوْرِ الْاَوْقَاتِ، فَقَدْ کَذَّبَ نَفْسَہٗ عَلٰی لِسَانِہٖ۔ (طبقات الصوفیہ للسلمی ۴۳۱، ۴۳۲)

ترجمہ: نمازِ فرض کی تکبیر تحریمہ کہتے وقت آپ میں ایک خاص قسم کا تغیر رونما ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے قلبی خیالات کے برعکس، فرض نماز کا آغاز کرتا ہوں (تو یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے) پس جو شخص اللہ اکبر کہے اور اس کے دل میں اس سے بھی بڑی شے موجود ہو یا وقت گزرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی کبریائی کا اعتراف کرلے تو اس کے قلبی خیالات نے زبانی دعوی کو جھٹلا دیا۔

اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تو نمازی سے بزرگ تر ہے (نمازی کوشش

کرے اور یہ ذہن میں رکھے کہ) میری یہ عبادت اس کی بارگاہِ قدسیہ کے شایان شان بھی ہو۔اور اسکی بارگاہ میں پہنچے (نمازی) اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور اگر نوافل ادا کر رہا ہے تو قرآت کو لمبا کرنے کی سعی وکوشش کرنا بہت بہتر ہے' فرائض میں مسنون مقدار پر اکتفا کرے' اگر امام ہو تو مقتدیوں کا خیال رکھے' جب تک وہ حالتِ قیام میں رہے' تو اپنی نظر سجدہ کرنے کی جگہ پر رکھے جیسا کہ فرمان ہے۔

۱۸۲۔ اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ۔ (سنن الکبری للبیهقی ۲/۲۸٤)

ترجمہ: تم اپنی نظر سجدہ کرنے کی جگہ پر رکھو۔

اور حالتِ رکوع میں اپنی نظر پاؤں کی پشت پر رکھے اور گھٹنوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے' اور ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھے' پیٹھ کو ہموار رکھے' اور سر کو اپنی پشت کے برابر کرلے' رکوع میں کم سے کم تسبیح تین بار ہے۔اگر زیادہ پڑھنا چاہتا ہے تو سات بار یا نو بار یا اس سے زیادہ تو بہتر ہے۔خاص طور پر جب قیام اور قرآت لمبی ہو تو رکوع وسجود بھی لمبے ہونے چاہییں۔

۱۸۳۔ قال رسول الله ﷺ: اَعْطُوا كُلَّ سُوْرَةٍ حَقَّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: ہر سورت کو رکوع وسجدہ کے لحاظ سے پورا حق دو۔

اگر امام ہو تو تین یا چار تسبیح سے زیادہ نہ پڑھے۔

سبحانك اللّٰهُمَّ پورا پڑھنے کے علاوہ نماز شروع کرنے کی ماثورہ دعائیں اور اسی طرح تسبیحات کے علاوہ رکوع وسجود کی دعائیں اور قومہ وجلسہ کی دعائیں جو احادیث کی کتابوں میں مذکور ہیں۔انہیں تہجد اور دیگر نوافل میں پڑھے تو یہ بہت اچھا ہے۔

۱۸٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ' لَا شَرِيْكَ لَهٗ' وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ

الْمُسْلِمِينَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ ' اَنْتَ رَبِّی وَاَنَا عَبْدُكَ ' ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِی ' فَاغْفِرْلِی ذُنُوْبِی جَمِيعًا ' اِنَّهٗ لاَ يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ ' وَاهْدِنِی لِاَحْسَنِ الْاَخْلاَقِ ' لاَيَهْدِی لِاَحْسَنِهَا اِلاَّاَنْتَ ' وَاصْرِفْ عَنِّی سَيِّئَهَا ' لاَيَصْرِفُ عَنِّی سَيِّئَهَااِلاَّ اَنْتَ ' لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ' وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ يَدَيْكَ ' وَالشَّرُّ لَيْسَ عَلَيْكَ ' اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ ' تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ' اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔ (مشکاۃ رقم ۸۱۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی پاک ﷺ نماز کے لیے اٹھتے اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو تکبیر تحریمہ کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ اس حال میں کہ باطل سے ہٹ کر حق کی طرف مائل ہونے والا ہوں (فرمانبردار ہوں) اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں بیشک میری نماز' میری قربانیاں' میری زندگی' میری موت اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا پس تو میرے سارے گناہوں کو بخش دے۔ بیشک تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔ تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا۔ تو مجھ سے برے اخلاق کو دور ہٹادے برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی دور نہیں ہٹا سکتا میں حاضر ہوں اور تعمیل حکم کے لیے موجود ہوں' پوری خیر تیرے دست قدرت میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں۔ میں تیری ہی طاقت اور قدرت کی وجہ سے موجود ہوں۔ تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تو بابرکت ہے برتر ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

اِذَا رَكَعَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ ' وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ ' خَشَعَ

لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي۔
فاذارفع راسه قال: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُمِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔
وَاِذَاسَجَدَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔
ثم يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ، وَمَااَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ، وَمَآ اَسْرَفْتُ، وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ رواہ مسلم
وفی رواية الشافعي: وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، اَنَابِكَ وَاِلَيْكَ، لَامَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَااِلَّآاِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ۔

ترجمہ: جب آپ رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے ہی رکوع کیا تجھ پر میں ایمان لایا۔ میں تیرا فرمانبردار ہوا۔ تیرے حضور میں میرے کان، میری آنکھیں، میرا گودا، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے جھک گئے۔

جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو پڑھتے: اے اللہ تیرے لیے ہی سب تعریف ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے بھر دے اور اس کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جن کو تو چاہتا ہے۔

جب آپ سجدہ کرتے تو یہ کلمات پڑھتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا۔ میں نے تیری فرمانبرداری کی۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا۔ جس نے اس کی عمدہ تصویر بنائی۔ اس میں سے کان اور آنکھ پھاڑ کر نکالے اللہ تعالیٰ بابرکت ہے۔ اور صورتیں بنانے والوں میں سب سے اچھا بنانے والا ہے
اس کے بعد پھر آپ تشہد اور سلام کے درمیان کہتے۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے، جو میں نے چھپا کر کیے جو ظاہراً کیے جو کچھ بھی میں نے

زیادتی کی جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: شر تیری طرف منسوب نہیں ہے ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو تو نے ہدایت دی میں تیری قدرت اور طاقت کی وجہ سے موجود ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔ تیری ہی برکت ہے۔

فائدہ: رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ کی دعائیں مختلف ہیں الفاظ کا اختلاف اور تقدم وتاخر بھی بعض روایات میں ملتا ہے نفلی نماز میں یہ دعائیں مسنون ہیں حصن حصین میں رکوع اور قومہ میں جو دعائیں درج ہیں وہ سب صلوۃ تطوع (نفلی نماز) کی ہیں صاحب کتاب نے ان دعاؤں سے پہلے صلوۃ تطوع کا ذکر کیا ہے۔ نیز رکوع و سجود میں تسبیحات اور قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ بھی پڑھنا ہے۔(مترجم)

۱۸۵۔ نیز رکوع میں یہ دعا بھی ماثورہ ہے: رَكَعَ لَكَ سَوَادِىْ وَخَيَالِىْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِىْ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ، هٰذِهٖ يَدَاىَ وَمَاجَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ۔

(حصن ص۱۸۸)

ترجمہ: تیرے لیے ہی میری ذات اور خیال جھک گیا اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا۔ میں تیری اس نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے۔ یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں اور جو کچھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ تجھے معلوم ہے۔

۱۸۶۔ نیز رکوع و سجود میں یہ دعا بھی پڑھے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (مشکاۃ رقم ۳۷۲)

ترجمہ: بہت پاک ہے بہت پاکیزہ ہے فرشتوں اور روح کا رب۔

۱۸۷۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ۔

(مشکاۃ رقم ۸۷۱)

ترجمہ: اے اللہ اے ہمارے رب میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ اور تیری ہی تعریف

کرتا ہوں اے اللہ تو مجھے بخش دے۔

۱۸۸۔ سجدہ میں مندرجہ ذیل دعائیں پڑھے: اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَهٰذَا مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَاعَظِیْمُ یَاعَظِیْمُ اغْفِرْلِیْ، فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ۔

(حصن ص ۱۹٤)

ترجمہ: اے اللہ میری ذات نے اور میرے خیال نے تیرے لیے سجدہ کیا۔ تجھ پر میرا دل ایمان لایا۔ میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے۔ اور یہ میرا ظلم ہے جو میں نے اپنی جان پر کیا اے عظیم، مجھے بخش دے کیونکہ بڑے گناہوں کو رب عظیم ہی بخش سکتا ہے

۱۸۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ (مشکاۃ رقم ۸۹۳)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری رضا کے طفیل تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری عافیت فرمانے کے واسطے سے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور تیرے واسطے سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تیری اس طرح کی تعریف نہیں کر سکتا جسطرح کی تعریف تو نے خود کی۔

۱۹۰۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ، اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ۔ (حصن ص ۱۹٤)

ترجمہ: ملک والا پاک ہے حکومت والا پاک ہے۔ عزت و غلبہ والا پاک ہے وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے۔ جسے موت نہیں آئے گی اے اللہ میں تیرے معاف کر دینے کے واسطہ سے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور تیری رضا کے واسطہ سے تیری ناراضگی سے پناہ کا طالب ہوں۔ میں تیرا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ چاہتا ہوں، تیری ذات بزرگ تر ہے۔

۱۹۱۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ

زَکَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا۔ (حصن ص ۱۹۵)

ترجمہ: اے میرے رب میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عطا فرما۔ اور اسے پاکیزہ بنادے۔ تو اسے پاکیزہ بنانیوالوں میں سب سے بہتر ہے تو اس کا ولی (مددگار) اور مولیٰ ہے۔

۱۹۲۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ۔ (حصن ص ۱۹۵)

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے جو پوشیدہ کیے اور جو اعلانیہ کیے۔

۱۹۳۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًاوَاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًاوَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔ (حصن ص ۱۹۵)

ترجمہ: اے اللہ میرے دل میں، میری سننے کی طاقت میں، میری بینائی میں نور کردے میرے آگے، پیچھے اور نیچے نور بنادے اور میرے لیے بڑا نور مقرر فرمادے۔

سجدہ تلاوت کی دعائیں

ایک بار پڑھے یا ایک روایت کے مطابق کئی بار۔

۱۹۴۔ سَجَدَوَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ، وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ۔ (حصن ۱۹۶)

ترجمہ: میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اسکی صورت بنائی اس نے اپنی طاقت وقوت سے سننے کی طاقت اور بینائی عطا فرمائی۔

۱۹۵۔ نیز یہ پڑھے: فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ (حصن ص ۱۹۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بڑا ہی بارکت ہے جو سب سے بہتر تخلیق کرنے والا ہے۔

۱۹۶۔ نیز یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ بِھَا اَجْرًاوَّضَعْ عَنِّیْ بِھَاوِزْرًا وَّاجْعَلْھَالِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًاوَتَقَبَّلْھَامِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَامِنْ عَبْدِکَ

دَاوٗدَ۔ (حصن ص ۱۹۶)

ترجمہ: اے اللہ اس سجدہ کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس ثواب لکھ دے اور اس کے سبب سے مجھ سے گناہوں کا بوجھ دور کر دے اور اس کو اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ کر دے اور اس کو میری طرف سے قبول فرمالے جس طرح اس کو تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا۔

۱۹۷۔ جلسہ کی دعا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

(حصن ص ۱۹۷)

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما۔ مجھے عافیت دے، مجھے ہدائت پر رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

(نماز کے اندر) قومہ میں سیدھا اس طرح کھڑا ہو کہ اس کی تمام ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پر آجائیں۔ جب سجدہ کرنے لگے تو ہر اس عضو کو زمین پر سب سے پہلے رکھے جو عضو زمین سے قریب ہو۔ پہلے گھٹنے اس کے بعد ہاتھ، پھر ناک اور اس کے بعد پیشانی زمین پر رکھے اور سجدہ سے اٹھتے وقت اس کے برعکس عمل کرے۔ پہلے پیشانی اس کے بعد ناک، پھر ہاتھ اور بعد میں گھٹنے اٹھائے۔ سجدہ کی حالت میں نظر ناک پر رکھے، ہاتھ کی انگلیاں باہم ملا کر اس طرح رکھے کہ ان میں فاصلہ نہ ہو۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سر (حالت سجدہ میں) قبلہ شریف کی جانب رکھے۔ رکوع و سجدہ کی تسبیحات مساوی تعداد میں پڑھے۔ جلسہ اور قعدہ کی صورت میں بائیں پاؤں پر ٹھیک طرح بیٹھے یہانتک کہ اس کی ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پر آجائیں اور (اس حالت میں) دائیں پاؤں کو کھڑا کرے۔ اور ہاتھ و پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرے۔ (قعدہ میں) ہاتھ کی انگلیوں کو (سجدہ کے برعکس ڈھیلا) اپنی حالت پر چھوڑ دے اور ارادۃً نہ ملائے اور نہ ہی جدا کرے اور نگاہ گود پر یا ہاتھوں پر رکھے جب (نمازی) اس طرح کرے گا تو خشوع کی بجاآوری کرنے والا ہو گا۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔ (مومنون)

ترجمہ: تحقیق وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الآیة: اِنَّ الْفَلَاحَ عَلٰی وَجْهَیْنِ: اَلْفَلَاحُ هُوَ النَّجَاحُ فِی الدُّنْیَا مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ فِی الْمَعِیْشَةِ، وَفِی الْاٰخِرَةِ النَّجَاةُ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "قد افلح" والی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ فلاح کی دو صورتیں ہیں ایک نجاح (کامیابی) ہے یہ دنیا میں ہر قسم کے دکھ درد غم روزگار میں کامیاب ہونا ہے فلاح کی دوسری قسم نجات ہے اور یہ آخرت میں آگ سے نجات پانا ہے۔

(نمازی) اپنے دل کو تمام ارکانِ صلوۃ میں حاضر رکھے۔ اور آخری قعدہ میں درود پاک کے بعد قرآن مجید میں آئی ہوئی دعائیں یا حدیثِ نبوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام میں مذکورہ دعائیں یا ان کے ہم معنی دعائیں پڑھے۔ ان دعاؤں میں سے چند (دعائیں) تحریر کی جاتی ہیں۔

۱۹۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ (حصن ص ۲۰۸)

(اس میں دو دعاؤں کے الفاظ جمع کر دیے گئے ہیں۔ (مترجم)

ترجمہ: اے اللہ میں عذابِ جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں گناہ گاری سے اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ: مسیح کا لفظ دجال کے لیے آیا ہے جس کے اس جگہ پر دو مفہوم مراد لیے جا سکتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے علاوہ تمام شہروں میں گھوم پھر سکے گا مَسِیْحٌ مِنَ الْمَسَاحَةِ فَیَكُوْنُ الْفَعِیْلُ بِمَعْنَی الْفَاعِلِ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا اس کے چہرے کی ایک جانب بگڑی ہوئی ہوگی اور اس کا ابرو بھی نہیں ہوگا۔ اَلَّذِیْ اَحَدُ شِقَّیْ وَجْهِهٖ مَمْسُوْحٌ لَاعَیْنَ لَهٗ وَلَاحَاجِبَ لَهٗ، قِیْلَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ

مَسِیحٌ بروزن فَعِیلٌ بمعنی اَلْمَفْعُوْل بخلافِ اَلْمَسِیحِ عِیسٰی علیہ السَّلَامُ فَاِنَّہٗ فَعِیْلٌ بِمَعْنَی الْفَاعِلِ سُمِّیَ بِہٖ لِاَنَّہٗ کَانَ یَمْسَحُ الْمَرِیْضَ فَیَبْرَأُ بِاِذْنِ اللّٰہِ اور دجال کذاب کے معنی میں ہے۔ (مترجم)

۱۹۹ ۔رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۃ التحریم ۸)

ترجمہ: اے اللہ تو ہمارے لیے نور مکمل فرما۔ اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

۲۰۰ ۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ (ترغیب ۱/۴۵۵)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے درگزر اور عافیت کا سوال کرتے ہیں دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۱ ۔رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (سورۃ طٰہٰ ۱۱۴)

ترجمہ: اے پروردگار مجھے علم عطا فرما۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ ط اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ (سورۃ الفرقان آیت ۶۵،۶۶)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم سے عذابِ جہنم دور کر دے بیشک اس (جہنم) کا عذاب بڑا مہلک ہے اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝

(سورۃ الفرقان ۷۴)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا پیشوا بنا دے۔

سلام کہتے وقت اپنے چہرہ کو اس قدر پھیرے کہ اسکا رخسار دکھائی دے۔

فائدہ: نماز میں درود پاک کے بعد کی دعاؤں کے بارے میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے خود وضاحت فرمادی ہے اس موقع پر قرآن مجید یا حدیث پاک میں آئی ہوئی دعائیں پڑھے یا ان کے ہم معنی دعائیں پڑھے جیسا کہ بخاری شریف میں حدیث پاک ہے ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْا: "پھر وہ دعا مانگے جو اسے پسند ہو" اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ اس موقع پر دعا کرنے کا اختیار ہے اور

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنی دعاؤں کی نشان دہی فرمادی ہے۔ (مترجم)

نماز کے بعد کی دعائیں

۲۰۲۔ فرض نماز کے سلام کے بعد یہ پڑھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ایک بار اور ایک روایت کے مطابق یہ (کلمہ) تین بار پڑھے۔ (مشکاۃ رقم ۹۶۱)

فائدہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ استغفار کرتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ انت السلام۔ (مشکاۃ رقم ۹۶۱) (مترجم)

۲۰۳۔ پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔ (مشکاۃ رقم ۹۶۱)

ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے۔ اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے۔ تو بابرکت ہے اے بزرگی اور اکرام والے۔

۲۰۴۔ نمازِ فجر کے سلام کے بعد حالتِ قعدہ سے حرکت کرنے سے پہلے پہلے دس بار یہ کلمات پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (حصن ص ۲۲۳ تا ۲۲۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اسی کے قبضۂ قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

فائدہ: ایک روایت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے مطابق مذکورہ دعا نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ بات چیت کیے بغیر دس بار پڑھنے سے یہ فوائد حاصل ہوں گے۔ کہ اس کے دس گناہ معاف ہوں گے۔ دس نیکیاں ملیں گی۔ اس کے دس درجات بلند ہوں گے وہ پورا دن ناگوار چیز سے محفوظ و مامون رہے گا' یہ دعا شیطان سے بچنے کے لیے پہرہ داری کرے گی شرک کے علاوہ اسے کوئی گناہ ہلاک نہ کر سکے گا امام ترمذی

نے کتاب الدعوات میں اس کو ذکر کیا ہے مگر اس روایت میں بیدہ الخیر کے الفاظ نہیں جبکہ امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں یہ روایت دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے جیسا کہ حوالہ سے ظاہر ہے۔ (مترجم)

اسی طرح مغرب کی نمازِ فرض کے بعد بھی یہ ہی دعا پڑھے لیکن مغرب (کی نماز کے بعد کے عمل) میں روایات کا اختلاف ہے۔ بعض روایات کے مطابق فرض نماز کے بعد سنت پڑھنے کے متصل بعد یہ عمل ہے اور بعض روایات سے ان کلمات کا (فرض کے ساتھ) متصل پڑھنا معلوم ہوتا ہے۔

ہمارے اعلیٰ حضرت (مجدد الف ثانی) رضی اللہ عنہ کا شروع میں یہ عمل تھا کہ آپ یہ کلمات (مغرب کی) سنتوں سے پہلے پڑھتے تھے اور بعد میں (آپ کا معمول یہ تھا) سنتوں کو مقدم کرتے تھے (اور اس کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے)

۲۰۵۔ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد کوئی بات کرنے سے پہلے یہ دعا سات بار پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (حصن ص ۲۲۵)

ترجمہ: اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ رکھ۔

فائدہ: مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ دعا پڑھنے والے کو یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر اس رات کو فوت ہو جائے تو دوزخ سے محفوظ رہے گا فجر کے بعد اسکو پڑھنے والا اگر اس دن فوت ہو جائے تو دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

(مترجم)

۲۰۶۔ نماز وتر کے بعد تین بار پڑھے اور تیسری مرتبہ باآواز بلند پڑھے: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ (حصن ص ۱۶۴)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بادشاہ ہے بہت زیادہ پاک ہے۔ بعض روایات میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ کے الفاظ بھی ہیں۔

۲۰۷۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نماز فجر باجماعت ادا کرے اور اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہے اور سورہ انعام کی ابتدائی یہ تین آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر فرشتے

مقرر فرماتا ہے تاکہ وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں اور اس شخص کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ

(سورۃ الانعام ۱۔۳) (کنزالعمال رقم ۳۵۱۶) (الدر المنثور ۳/۲۴۶)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اندھیروں اور نور کو بنایا پھر بھی جنہوں نے کفر کیا وہ اپنے رب کے ساتھ (اوروں کو) برابر ٹھہرا رہے ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا۔ پھر ایک میعاد مقرر کی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک میعاد مقرر ہے پھر بھی تم شک کر رہے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اللہ وہی ہے۔ وہ تمہارے بھید اور تمہاری کھلی باتیں جانتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ جو تم کما رہے ہو۔

بعد نماز فجر پڑھے۔

۲۰۸۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (کنزالعمال ۳۵۱۷)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ معبود ہے یکتا ہے، تنہا ہے، بے پرواہ ہے، اسکی کوئی زوجہ نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی لڑکا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا ہے۔

نماز فجر کے بعد یہ بھی پڑھے:

۲۰۹۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (مسلم رقم ۲۷۲۶)

ترجمہ: میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر اس قدر تعداد کہ جس سے وہ راضی ہو جائے اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کے کلمات

(کے لکھنے) کی روشنائی کے برابر۔

الحمدللہ اور لاالہ الاّ اللہ کے ساتھ بھی اسی طرح باری باری کلمات ملا کر پڑھے جس طرح سبحان اللہ کے ساتھ ملائے گئے ہیں۔ (مسلم رقم ۲۷۲۶)

بعد نماز فجر پڑھے۔

۲۱۰۔حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ ،حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَآ اَھَمَّنِیْ ،حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ ،حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ ، حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِالسُّوْءِ، حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ ،حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْقَبْرِ ،حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ،حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

ترجمہ :اللہ پاک میرے دین کے لیے مجھے کافی ہے اللہ تعالیٰ میری مہمات کے لیے مجھے کافی ہے جس نے بھی میرے ساتھ سرکشی کی اس کے لیے مجھے اللہ کافی ہے جس نے بھی میرے ساتھ حسد کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے جو بھی مجھے نقصان پہنچانے کے درپے ہو اس کے لیے اللہ مجھے کافی ہے موت کے وقت اللہ مجھے کافی ہے قبر میں پوچھ گچھ کے وقت اللہ مجھے کافی ہے اعمال کے وزن کے وقت اللہ مجھے کافی ہے پل صراط پر سے گزرتے وقت اللہ مجھے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔میں نے اسی پر توکل کیا اور اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

۲۱۱۔نیز تین مرتبہ پڑھے : سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ۔

حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جب تم نمازِ فجر ادا کر لو تو بعد میں یہ کلمات (مذکورہ) کو تین مرتبہ پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں چار مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا جذام ،جنون ،نابینائی ،فالج۔ (کنز العمال ۳۵۲۱)

۲۱۲۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد تین بار پڑھے :اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (کنز العمال ۳۵۳۶)

۲۱۳۔ ہر فرض نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط (سورۃ البقرہ ایت ۲۵۵) (حصن ص ۲۱۶)

ترجمہ: اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے قائم رہنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ اس کے بعد (ہونے والا) ہے وہ سب جانتا ہے اور لوگ معلومات میں کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور انکی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان، عظمت والا ہے۔

۲۱۴۔ تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس یا چونتیس مرتبہ باختلاف روایات اللّٰہُ اکبر اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (حصن حصین ص ۲۱۵)

۲۱۵۔ اور جب بازار آئے تو اس کلمہ کو اس طرح پڑھے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (حصن حصین ص ۳۴۶)

۲۱۶۔ ہر فرض نماز کے بعد تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے۔ اور اگر کلمہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کو ستر مرتبہ پڑھے تو بہت بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر ۲/۱۶۲)

۲۱۷۔ دس یا گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۵)

۲۱۸۔ اور ایک بار معوذتین پڑھے: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ٥ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ٥ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ٥

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ٥ مَلِكِ النَّاسِ ٥ اِلٰهِ النَّاسِ ٥ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ٥ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ٥

(الاذکار ص۶۹)

۲۱۹۔ اور پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ۔ (مجمع الزوائد ۲/۱۵۱)

ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم سے محفوظ رکھ اور مجھے جنت میں داخل فرما اور حور عین کے ساتھ میری تزویج فرما۔

۲۲۰۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (حصن ص ۲۱۸)

ترجمہ: اے اللہ اپنے ذکر، شکر اور حسنِ عبادت پر میری مدد فرما۔

۲۲۱۔ نیز یہ دعا بھی پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥۔ (سورۃ الانبیاء ۸۷) (الدر المنثورہ/۶۶۸)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بیشک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

۲۲۲۔ نیز تین بار یہ دعا بھی پڑھے: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (سورۃ صفت ۸۰۔۸۲)

(ترغیب ۲/۴۵۴)

ترجمہ: ہم تیرے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں، عزت والے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں اس چیز سے جو یہ لوگ اس کے بارے میں (شرکیہ باتیں) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام پیغمبروں پر، اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

نمازی کو چاہیے کہ نماز حضورِ قلبی کے ساتھ ادا کرے حدیث شریف میں آیا ہے۔

۲۲۳۔ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلَاۃِفَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ 'فَلْیَعْلَمْ اَحَدُکُمْ بِمَایُنَاجِیْ رَبَّہٗ'۔(فی روایۃابی ھریرۃ)فَلْیَنْظُرْ کَیْفَ یُنَاجِیْہِ (کنزالعمال۳۷۲/۷)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ کس چیز کے ساتھ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اسے غور کرنا چاہیے کہ وہ اس سے کس چیز کی التجا کر رہا ہے۔

نمازی کو اطاعتِ نماز کرنی چاہیے۔اطاعتِ نماز تو فحش اور ناپسندیدہ اشیاء کو ترک کر دینا ہے کیونکہ نماز فحاشی اور بے حیائی سے روکتی ہے :اِنَّ الصَّلَاۃَتَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

ترجمہ :بیشک نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے۔

۲۲۴۔قال رسول اللہ ﷺ : لَاصَلَاۃَلِمَنْ لَّایُطِیْعُ الصَّلَاۃَ 'وَطَاعَۃُ الصَّلَاۃِاَنْ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (الفردوس رقم ۷۹۲۸)

ترجمہ :اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو نماز کی اطاعت نہیں کرتا 'اسکی اطاعت یہ ہے کہ نماز اسے فحاشی اور بے حیائی سے روک دے۔

۲۲۵۔مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً لَّمْ تَاْمُرْہُ بِالْمَعْرُوْفِ لَمْ تَنْہَہُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ' لَمْ تَزِدْہُ صَلَاتُہٗ 'مِنَ اللّٰہِ اِلَّابُعْدًا۔ (الدرالمنثور۴۶۵/۶)

ترجمہ :جو شخص نماز پڑھتا ہے مگر اس کی نماز اسکو نیکی کا حکم نہیں کرتی اور فحاشی و بے حیائی سے نہیں روکتی تو ایسی نماز اللہ تعالیٰ سے صرف دوری میں ہی اضافہ کرتی ہے۔

۲۲۶۔حدیث قدسی میں ہے :قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ :لَیْسَ کُلُّ مُصَلٍّ یُّصَلِّیْ 'اِنَّمَا اَتَقَبَّلُ الصَّلَاۃَمِمَّنْ تَوَاضَعَ لِعَظْمَتِیْ ' وَکَفَّ شَھَوَاتِہٖ عَنْ مَّحَارِمِیْ ' وَلَمْ یُصِرَّعَلٰی مَعْصِیَتِیْ ' وَاَطْعَمَ الْجَائِعَ وَکَسَاالْعُرْیَانَ 'وَرَحِمَ الْمُصَابَ وَاٰوَی الْغَرِیْبَ کُلُّ ذٰلِکَ لِیْ۔ (کنزالعمال۳۷۲/۷)

ترجمہ :میں صرف ایسے نمازی کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کی خاطر تواضع کرتا

ہے اور میری حرام کی ہوئی چیزوں سے اپنی شہوات (خواہشات) کو روکتا ہے۔ اور میری نافرمانی کرنے پر اصرار نہیں کرتا' بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے ننگوں کو لباس پہناتا ہے۔ مصیبت زدہ لوگوں پر رحم کرتا ہے اور مسافر کو پناہ دیتا ہے اور یہ سب کچھ میری رضا کے لیے کرتا ہے۔

حالت نماز میں اپنے پہلوؤں کو ہلانا نہیں چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے:

۲۲۷۔ اِذَاقَامَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَسْکُنْ اَطْرَافَہٗ "وَلَایَتَمَیَّلُ کَمَایَتَمَیَّلُ الْیَھُوْدُ' فَاِنَّ تَسْکِیْنَ الْاَطْرَافِ فِی الصَّلٰوۃِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ۔

(الدرالمنثور ۶/۸۵) (کنزالعمال ۷/۳۶۹)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اپنے پہلوؤں میں ٹھہراؤ (سکون) پیدا کرے یہودیوں کی طرح ایک طرف کو نہ جھکے بیشک نماز میں پہلوؤں کا ٹھہراؤ نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

(انسان) جب نماز کے لیے کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو اپنے منہ کو اچھی طرح پاک صاف کرلے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

۲۲۸۔ لَیْسَ شَیْءٌ اَشَدُّ عَلَی الْمَلَکِ مِنْ رِیْحِ الْغَمَرِ' مَاقَامَ عَبْدٌ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَطُّ اِلَّا الْتَقَمَ فَاہُ مَلَکٌ 'وَلَایَخْرُجُ مِنْ فِیْہِ اٰیَۃٌ اِلَّا تَدْخُلُ فِیْ فِی الْمَلَکِ۔ (کنزالعمال ۷/ ۲۷۳)

ترجمہ: منہ کی بدبو سے زیادہ کوئی چیز فرشتہ پر گراں (بھاری) نہیں گزرتی۔ جب بندہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ سے لقمہ لیتا ہے (نمازی کے) منہ سے جو آیت نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

نمازی پختہ ارادہ کرے کہ اس کی نماز جماعت کے بغیر ادا نہ ہو اور ہر صورت میں جماعت میں شامل ہو ہاں اگر کوئی ایسی ضرورت ہو جس کی وجہ سے شریعت نے رخصت دی ہے تو وہ تنہا بغیر جماعت کے نماز پڑھ لے۔

فصل چہارم

جمعہ، جماعت، صفِ اوّل اور مسجد کے فضائل

جماعت کی فضیلت: جماعت کی فضیلت کے بارے میں کثیر احادیث ہیں ان میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

۲۲۹۔ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔
(بخاری رقم ۶۱۹)

ترجمہ: باجماعت نماز ادا کرنے سے تنہا نماز پڑھنے کی نسبت ستائیس درجے زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۲۳۰۔ اَلصَّلٰوۃُ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً، فَاِذَا صَلَّاھَا فِیْ فَلَاۃٍ فَاَتَمَّ رُکُوْعَھَا وَسُجُوْدَھَا بَلَغَتْ خَمْسِیْنَ صَلَاۃً۔ (ترغیب ۱/۲۶۵)

ترجمہ: باجماعت نماز پچیس نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔ اگر وہ جنگل میں نماز ادا کرے اور اس کے رکوع و سجود مکمل طور پر ادا کرے تو وہ پچاس نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔

۲۳۱۔ فَضْلُ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَۃً وَفَضْلُ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ عَلٰی فِعْلِھَا فِی الْمَسْجِدِ کَفَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ عَلَی الْمُنْفَرِدِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۷۴)

ترجمہ: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت آدمی کے تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ہے نفلی نماز مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنے کی فضیلت ایسی ہے جیسے باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت تنہا نماز پڑھنے پر ہے۔

۲۳۲۔ مَنْ مَّشٰی اِلٰی صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ فِی الْجَمَاعَۃِ فَھِیَ کَحَجَّۃٍ وَّمَنْ مَّشٰی اِلٰی صَلٰوۃِ تَطَوُّعٍ فَھِیَ کَعُمْرَۃٍ نَافِلَۃٍ۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۸۱)

ترجمہ: جو شخص فرض نماز باجماعت پڑھنے کے لیے اٹھ کر چلا تو یہ حج کی طرح ہے اور جو نفلی نماز کے لیے چل نکلا تو یہ نفلی عمرہ ادا کرنے کی مانند ہے۔

۲۳۳۔ اَلْمَشَّاؤُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ اُولٰٓئِکَ الْخَوَّاضُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰہِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۸۵)

ترجمہ: اندھیرے میں بکثرت مساجد کی طرف چلنے والے اللہ کی رحمت (کے سمندر) میں غوطہ لگانے والے ہیں۔

۲۳۴۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُضِیْءُ لِلَّذِیْنَ یَتَخَلَّلُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (مجمع الزوائد ۲/۳۰)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ بروز قیامت تیز نور کے ذریعہ ان لوگوں کے لیے روشنی کرے گا جو اندھیرے میں مساجد کی طرف چل نکلتے ہیں۔

۲۳۵۔ اِنَّ عِنْدَ اللّٰہِ الْغُدُوَّ وَالرَّوَاحَ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ مِنَ الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (ترغیب ۱/۲۱۲)

ترجمہ: صبح و شام مسجد کی طرف جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

۲۳۶۔ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ۔ (مشکاۃ باب الایمان)

ترجمہ: اللہ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے۔

۲۳۷۔ اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَّالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔ (الجامع الصغیر ۱/۱٤٤)

ترجمہ: جماعت رحمت ہے۔ اور علیحدگی عذاب ہے۔

۲۳۸۔ اِنَّ اللّٰہَ لَیَعْجَبُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِی الْجَمِیْعِ۔ (کنز العمال ۷/۳۹۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ باہم مل کر نماز پڑھنے کو پسند فرماتا ہے۔

۲۳۹۔ اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا صَلّٰی فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ یَسْأَلُ حَاجَتَهٗ اَنْ یَّنْصَرِفَ حَتّٰی یَقْضِیَهَا۔ (کنز العمال ۷/۳۹۲)

ترجمہ: جب بندہ باجماعت نماز ادا کرتا ہے۔ پھر اپنی حاجت کے لیے دعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ایسے بندے کا سوال رد فرمائے۔ یہاںتک کہ وہ اس کو پورا کر دیتا ہے۔

۲۴۰۔ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِہٖ بِصَلَاۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً وَّصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسَۃِ اٰلَافِ صَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ (مشکاۃ رقم ۷۵۲)

ترجمہ: آدمی کو اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے۔ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے' جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے پانچ سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے سے پانچ ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

۲۴۱۔ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ (الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ) اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ عَلَیْکُمْ بِالصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَاِنَّہٗ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِکَۃِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضْلَہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ۔ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ' وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ' وَمَا کَانَ اَکْثَرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ۔

(ترغیب ۱/۲۶۴)

ترجمہ: یہ دونوں نمازیں یعنی عشا اور فجر منافقین پر بہت بھاری ہیں اگر ان کو ان دونوں (نمازوں) کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان دونوں نمازوں کی طرف گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔ (جماعت میں) صفِ اوّل کو اختیار کیا کرو۔ یہ فرشتوں کی صف کی مانند ہے۔ اگر تم اس کی فضیلت سے آگاہ ہوتے تو (صف اوّل کے لیے) ضرور جلدی کرتے۔ ایک آدمی کی دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر (پڑھی ہوئی) نماز تنہا نماز سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ دو آدمیوں کے ساتھ مل کر (پڑھی ہوئی) نماز ایک آدمی کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سے زیادہ پاکیزہ ہے جو اس سے بھی زیادہ لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے

زیادہ پسند ہے۔

۲۴۲۔مَنْ تَوَضَّاءَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَالنَّاسَ قَدْصَلَّوْا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مِثْلَ اَجْرِمَنْ صَلاَّھَاوَحَضَرَھَالاَیَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا۔

(ترغیب ۱/۲٦٤)

ترجمہ :جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر (خواہ صبح ہویاشام) مسجد کی جانب چل نکلتا ہے۔(لیکن وہاں) وہ لوگوں کواس حالت میں پاتا ہے کہ وہ نماز (باجماعت) پڑھ چکے ہوتے ہیں تواللہ تعالیٰ اس کو ہر موجود نمازی کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔اور ان نمازیوں کے اجر سے بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

۲۴۳۔مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًافِیْ جَمَاعَۃٍیُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَالْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَآءَتَانِ بَرَاءَۃٌمِّنَ النَّارِوَبَرَآءَۃٌمِّنَ النِّفَاقِ۔ (ترغیب ۱/۲٦۳)

ترجمہ :جو شخص چالیس روز تک باجماعت نمازادا کرے (اس طرح کہ) وہ تکبیر اولیٰ پالے تواس کے لیے دو برائتیں لکھ دی جاتی ہیں (ایک) آگ سے بری ہونا اور (دوسرا) نفاق سے بری ہونا۔

۲۴۴۔مَنْ لَّمْ تَفُتْہُ الرَّکْعَۃُ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِاَرْبَعِیْنَ یَوْمًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَآئَتَیْنِ بَرَآءَۃٌمِّنَ النَّارِوَبَرَآءَۃٌمِّنَ النِّفَاقِ۔ (کنزالعمال رقم ۲۰۲۸۱)

ترجمہ :چالیس روز تک جس شخص کی پہلی رکعت فوت نہ ہو۔ تواللہ تعالیٰ اس کے لیے دو برائتین لکھ دیتا ہے (ایک) آگ سے بری ہونا اور (دوسرا) نفاق سے بری ہونا۔

۲۴۵۔یَاعُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْفَجْرِفِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ جَلَسَ یَذْکُرُاللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ کَانَ لَہٗ فِی الْفِرْدَوْسِ سَبْعُوْنَ دَرَجَۃً بُعْدُمَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَحَضْرِ الْفَرَسِ الْجَوَادِالْمُضَمَّرِسَبْعِیْنَ سَنَۃً ، وَمَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَالظُّھْرِفِیْ جَمَاعَۃٍکَانَ لَہٗ فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ خَمْسُوْنَ دَرَجَۃً بُعْدُمَابَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَحَضْرِالْفَرَسِ الْمُضَمَّرِخَمْسِیْنَ سَنَۃً ، وَمَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْعَصْرِفِیْ جَمَاعَۃٍکَانَ لَہٗ کَاَجْرِثَمَانِیَۃٍمِّنْ وُّلْدِاِسْمَاعِیْلَ کُلُّھُمْ رَبُّ بَیْتٍ

يُعْتِقُهُمْ، وَمَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِي جَمَاعَةٍ فَهِيَ كَحَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ وَعُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

(کنز العمال ۳۹۶/۷)

ترجمہ: اے عثمان بن مظعون! جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی پھر (وہاں) سورج طلوع ہونے تک بیٹھا ذکر الٰہی کرتا رہا۔ تو اس کے لیے فردوس میں ستر درجات ہیں۔ ہر درجہ کے درمیان ایک تیز رفتار گھوڑے کی ستر سالہ مسافت کا فاصلہ ہے۔ جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لیے جنت میں پچاس درجے ہیں ہر درجہ کے درمیان ایک تیز رفتار گھوڑے کی پچاس سالہ مسافت کا فاصلہ ہے۔ جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی۔ اسکو بنو اسماعیل کے آٹھ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کو ایک حج مبرور اور عمرہ مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اسکو لیلۃ القدر کے قیام جتنا ثواب ملتا ہے۔

۲۴۶۔ لَاَنْ اُصَلِّيَ الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ لَيْلَةً، وَلَاَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ نِصْفَ لَيْلَةٍ۔

(کنز العمال ۳۹۶/۷)

ترجمہ: میں صبح کی نماز باجماعت ادا کروں تو یہ مجھے رات کو (نوافل) نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے اور میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں تو یہ مجھے آدھی رات کے وقت نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۲۴۷۔ اِنَّ مَنْ حَافَظَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمَكْتُوْبَاتِ الْخَمْسِ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ وَحَشَرَهُ اللّٰهُ فِي اَوَّلِ زُمْرَةٍ مِّنَ السَّابِقِيْنَ وَكَانَ لَهٗ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ كَاَجْرِ اَلْفِ شَهِيْدٍ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (کنز العمال ۳۹۸/۷)

ترجمہ: بیشک جس شخص نے ان پانچ نمازوں کی پابندی کی۔ تو وہ پہلا شخص ہوگا جو پل صراط سے بجلی کی چمک کی طرح (بآسانی) گزرے گا اور اللہ تعالیٰ سابقین کے پہلے زمرہ میں اس

حشر فرمائے گا۔ اور جس نے ہر دن اور ہر رات میں ان (نمازوں) کی پابندی کی تو اس کو ایک ہزار ایسے شہیدوں کا ثواب ملے گا جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے۔

۲۴۸۔ مَامِنْ اَحَدٍ یَّغْدُوْ وَیَرُوْحُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَیُؤْثِرُہٗ عَلٰی سِوَاہُ اِلَّا وَلَہٗ عِنْدَاللّٰہِ نُزُلٌ یُّعِدُّہٗ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ کَمَا لَوْزَارَہٗ مَنْ یُّحِبُّ زِیَارَتَہٗ لَاجْتَھَدَ لَہٗ فِیْ کَرَامَتِہٖ۔ (الفردوس رقم ٦١٠٤)

ترجمہ: جو شخص صبح و شام مسجد میں جاتا ہے اور نماز باجماعت ادا کرنے کو دوسرے کاموں پر ترجیح دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دعوت کا اہتمام فرماتا ہے جب بھی وہ اس مقصد کے لیے صبح و شام چلتا ہے جیسے وہ اپنے ساتھ محبت کرنے والے دوست کی ملاقات کے لیے جاتا ہے اور وہ اس کی تکریم میں بھرپور کوشش کرتا ہے۔

۲۴۹۔ لَایَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ وَیُسْبِغُہٗ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ اِلَّا اسْتَبْشَرَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَا یَسْتَبْشِرُ اَھْلُ الْغَائِبِ بِطَلِیْعَتِہٖ۔

(ترغیب ۱/۲۰۸)

ترجمہ: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور سوائے نماز کے اس کا کچھ ارادہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح کہ غائب شخص کے گھر والے اس کو پاکر خوش ہوتے ہیں۔

۲۵۰۔ کَانَ اُنَاسٌ مَّنَازِلُھُمْ بَعِیْدَۃً فَشَکَوْ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ مَکَانَکُمْ فَاِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ حَسَنَۃً۔

ترجمہ: کچھ لوگ ایسے تھے جن کے گھر (مسجد سے) دور تھے۔ انہوں نے نبی پاک ﷺ سے اس بات کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم وہاں ہی سکونت رکھو۔ بلاشبہ تمہیں ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے۔

۲۵۱۔ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَّقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَیْنَ جِیْرَانِیْ؟ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَمَنْ یَّنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ جَارَکَ؟ فَیَقُوْلُ عُمَّارُ مَسَاجِدِیْ۔

(کنزالعمال ۷/۴۰۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔اور ایک روایت میں ہے کہ (اللہ تعالیٰ) بروز قیامت ارشاد فرمائے گا کہ میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ شخص کون ہے جو تیرا پڑوسی بننے کا اہل ہے۔وہ فرمائے گا کہ میری مساجد کو آباد کرنے والے (میرے پڑوسی ہیں)

٢٥٢۔عُمَّارُ مَسَاجِدِ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (کنز العمال ٧/٤٠٧)

ترجمہ: اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اہل اللہ ہیں۔

٢٥٣۔مَاتَوَطَّنَ رَجُلٌ اَلْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوةِ وَالذِّکْرِ اِلاَّ تَبَشْبَشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِم اِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ۔ (ترغیب ١/٢١٨)

ترجمہ: آدمی مساجد میں نماز اور ذکر کے لیے رکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح غائب شخص کے گھر والے اس کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

٢٥٤۔مَنْ تَوَضَّأَ فِی بَیْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّکْرِمَ الزَّائِرَ۔ (ترغیب ١/ ٢١٤)

ترجمہ: جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا۔پھر مسجد کی طرف آیا تو وہ شخص اللہ کی زیارت کرنے والا ہے مزور (جس کی زیارت کی جائے) پر لازم ہے کہ زائر (زیارت کرنے والے) کی عزت و تکریم کرے۔

٢٥٥۔اَلْمَسَاجِدُ بُیُوْتُ اللّٰهِ وَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ لِمَنْ کَانَتِ الْمَسْجِدُ بَیْتَهٗ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلَی الْجَنَّةِ۔ (کنز العمال ٧/٤٠٨)

ترجمہ: مسجدیں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جو مسجد کو (بھی) اپنا ایک گھر بنالے (اس میں عبادت کرتے ہوئے کافی وقت گزارے) اللہ تعالیٰ اسے راحت، سکون اور پل صراط سے بآسانی گزارنے کی ضمانت دیتا ہے۔

٢٥٦۔اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا وَالْمَلاَئِکَةُ جُلَسَاءُ هُمْ فَاِنْ غَابُوْا افْتَقَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَاِنْ کَانُوْا فِی حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ۔جَلِیْسُ الْمَسْجِدِ عَلٰی ثَلاَثِ خِصَالٍ اَخٌ مُسْتَفَادٌ اَوْ کَلِمَةٌ مُحْکَمَةٌ اَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ (کنز العمال ٧/٤٠٨)

ترجمہ :بیشک مسجدوں کی کچھ میخیں ہیں (وہ لوگ جو مساجد میں عبادت کی غرض سے زیادہ وقت گزارتے ہیں) فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ (مساجد سے) غائب ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اگر انہیں کوئی حاجت ہو تو وہ انکی مدد کرتے ہیں۔ مسجد میں زیادہ بیٹھنے والے کی تین خصلتیں ہیں۔اس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے محکم بات والا اور رحمتِ منتظرہ والا ہوتا ہے (اسے حکمت والا کلام یعنی قرآن وحدیث سننے کا موقع ملتا ہے اور اُسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے)

۲۵۷ ـ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ یُجِبْ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلَاصَلٰوۃَ لَہٗ۔

(مجمع الزوائد ۲/۴۵)

ترجمہ : جس نے ندا (اذان) کو سنا اور بلا عذر شرعی اس کا جواب نہ دیا تو اسکی نماز ہی نہیں (یعنی جماعت سے نماز ادا نہ کی تو گویا اس کی نماز ہی نہیں)

۲۵۸ ـ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقُ مَعِیْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ حَطَبٍ اِلٰی اَقْوَامٍ لَایَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ بِالنَّارِ۔ (ابن ماجہ رقم ۷۷۵)

ترجمہ : میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز کی اقامت کا حکم دوں۔ پھر ایک آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر میں کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں' ساتھ لے کر ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو کہ نماز میں شریک نہیں ہوئے پس میں آگ کے ساتھ ان کے گھروں کر جلادوں۔

۲۵۹ ـ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰتِیَ اِلٰی هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ ۔ (کنزالعمال ۷/۴۱۱)

ترجمہ : میں نے ارادہ کیا کہ میں ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ گئے ہیں (جنہوں نے باجماعت نماز نہیں پڑھی) پس ان کے گھروں کو جلادوں۔

۲۶۰ ـ لِلْاِمَامِ وَالْمُؤَذِّنِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهُمَا۔ (کنزالعمال ۷/۴۱۲)

ترجمہ: امام اور مؤذن کو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والے لوگوں جتنا ثواب ملتا ہے۔

۲٦۱۔ اَفْضَلُ النَّاسِ فِی الْمَسْجِدِ الْاِمَامُ ثُمَّ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ مَنْ عَلٰی یَمِیْنِ الْاِمَامِ۔ (کنزالعمال ۷/٤۱۳)

ترجمہ: مسجد میں سب سے افضل امام ہے۔ پھر مؤذن اور پھر وہ شخص جو امام کے دائیں طرف ہو۔

۲٦۲۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَآئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ وَصَدَّقَہٗ مَنْ سَمِعَہٗ مِنْ رَّطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّلَہٗ اَجْرُمَنْ صَلّٰی مَعَہٗ (ترغیب ۱/۱۷٦)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اوّل پر رحمت بھیجتے ہیں اور مؤذن کو آواز بلند کرنے کی وجہ سے بخش دیا جاتا ہے ہر خشک اور تر چیز اس کی تصدیق کرتی ہے۔ جو بھی اس کی آواز سنتی ہے اس کے لیے ہر اس شخص کے برابر ثواب ہے جس نے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

۲٦۳۔ مَایَمْنَعُکُمْ اَنْ تَصُفُّوْا کَمَا تَصُفُّ الْمَلَآئِکَۃُ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ تَعَالٰی؟ قَالُوْا: وَکَیْفَ یَصُفُّوْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ وَیَرُصُّوْنَ الصُّفُوْفَ رَصًّا۔ (کنزالعمال ۷/٤٤٦)

ترجمہ: جس طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے صف بندی کرتے ہیں ایک صف بندی کرنے سے تمہیں کون سی چیز روکتی ہے صحابہ کرام نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کیسے صفیں بناتے ہیں آپ نے فرمایا وہ صفوں کو مکمل کرتے ہیں (کندھے سے کندھا ملاتے ہیں) اور اپنی صفوں کو مرتب کرتے ہیں

۲٦٤۔ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَہَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِیْ خَلَلِ الصُّفُوْفِ کَاَنَّہَا الْحَذَفُ وَفِی رِوَایَۃٍ کَاَنَّہَا غَنَمٌ عُفْرٌ۔ (مشکاۃ رقم ۱۰۹۳)

ترجمہ: اپنی صفوں کو درست کرو۔ صفوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے

اور کندھے کے ساتھ کندھا ملاؤ۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو صفوں کی خالی جگہوں میں بھیڑ کے بچے کی طرح داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اور ایک روائت میں ہے کہ پاگل بکری کی طرح داخل ہوتے دیکھتا ہوں۔

۲۶۵۔ عَلَيْكُمْ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمَيْمَنَةِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۶۳)

ترجمہ: پہلی صف میں کھڑے ہونے کا اہتمام کیا کرو اور دائیں جانب کھڑے ہوا کرو۔

۲۶۶۔ اَمْنَعُ الصُّفُوْفِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الصَّفُّ الْأَوَّلُ۔ (الجامع الصغیر ۱/۶۵)

ترجمہ: شیطان کے لیے صف اوّل سب سے زیادہ رکاوٹ ہے۔

۲۶۷۔ مَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

(مشکاۃ رقم ۱۱۰۲)

ترجمہ: جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو توڑا اللہ تعالیٰ اسکو توڑے گا۔

۲۶۸۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ۔ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً۔ (ترغیب ۱/۳۲۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر صلوۃ بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو صف میں موجود خالی جگہ کو پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بڑھا دیتا ہے۔

۲۶۹۔ سَوُّوْا بَيْنَ صُفُوْفِكُمْ لَا تَخْتَلِفُ قُلُوْبُكُمْ۔ (کنز العمال ۷/۴۴۴)

ترجمہ: تم اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو تمہارے دل ایک دوسرے کیخلاف نہیں ہوں گے۔

۲۷۰۔ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ۔ (ترغیب ۱/۳۲۴, ۳۲۵)

ترجمہ: کچھ لوگ صف اوّل سے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو آگ میں پیچھے کر دیتا ہے۔

۲۷۱۔ مَا مِنْ خَطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ خَطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا الْعَبْدُ يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔ (ترغیب ۱/۳۲۳)

ترجمہ: صف پر کرنے کے لیے اٹھنے والے قدم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کا کوئی قدم پسند نہیں۔

۲۷۲۔مَنْ تَرَكَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ مَخَافَةَ اَنْ يُؤْذِيَ اَحَدًا (فَصَلّٰى فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِ الثَّالِثِ) اَضْعَفَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔ (ترغیب ۱/۳۲۱)

ترجمہ: جس نے کسی کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے صف اول کو چھوڑ دیا (اور دوسری یا تیسری صف میں نماز پڑھی) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے صف اول کے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قوسین کے اندر آئے ہوئے الفاظ حدیث کے نہیں ہیں بلکہ وضاحت کے طور پر آئے ہیں۔ (مترجم)

مسجد کے فضائل

۲۷۳۔اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ۔

(بخاری رقم ۱۱۱۰)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو، تو وہ دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

۲۷۴۔مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِّنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(ترغیب ۱/۴۸۹)

ترجمہ: جو شخص مسجد سے نقصان دہ چیز ہٹاتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے۔

۲۷۵۔مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (مشکاۃ رقم ۶۹۷)

ترجمہ: جو خدا کی رضا کے لیے مسجد بناتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے۔

۲۷۶۔لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۲۰۲)

ترجمہ: مسجد کے پڑوسی (قریب رہنے والے) کی نماز مسجد میں پڑھے بغیر درست نہیں ہوتی۔

۲۷۷۔ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ۔ قِيْلَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ۔ (الجامع الصغیر ۱/۳٤)

ترجمہ: جب تم جنت کے باغیچوں میں سے گزرو تو خوب چرا کرو۔ عرض کیا گیا کہ جنت کے باغیچے کیا ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ مساجد (جنت کے باغیچے ہیں۔)

۲۷۸۔ اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا۔ (ترغیب ۱/۲۰۹)

ترجمہ: مسجد میں دور دور سے چل کر آنے والوں کا اجر سب سے زیادہ ہے۔

۲۷۹۔ اَلصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ تَعْدِلُ الْفَرِيْضَةُ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً وَّالنَّافِلَةُ كَحَجَّةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَفُضِّلَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ عَلٰى مَاسِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ۔ (مجمع الزوائد ۲/٤٩)

ترجمہ: جامع مسجد میں نمازِ (فرض) پڑھنے کا ثواب ایک حج مبرور کے برابر ہے۔ اور نوافل پڑھنے کا ثواب ایک حج مقبول کے برابر ہے۔ جامع مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت دیگر مساجد میں نماز پڑھنے پر پانچ سو نمازیں زیادہ ہے (پانچ سو نمازوں کا ثواب ملتا ہے)

۲۸۰۔ تَذْهَبُ الْاَرَضُوْنَ كُلُّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا الْمَسَاجِدُ فَاِنَّهَا يَنْضَمُّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ۔ (الجامع الصغیر ۱/۱۲۹)

ترجمہ: بروز قیامت سوائے مساجد کے تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی۔ بیشک ان (مساجد) کو ایک دوسرے میں ضم کر دیا (ملا دیا) جائیگا۔

۲۸۱۔ اَفْضَلُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ، وَاَفْضَلُ اَهْلِهَا اَوَّلُهُمْ دُخُوْلًا وَّاٰخِرُهُمْ خُرُوْجًا۔ (کنز العمال ۷/٤٦١)

ترجمہ: افضل مقامات مساجد ہیں اور اہل مساجد میں سے سب سے افضل وہ ہے جو سب سے پہلے ان میں داخل ہوتا ہے اور سب سے آخر میں نکلتا ہے۔

۲۸۲۔ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا جَعَلَهٗ قَيِّمَ مَسْجِدٍ، وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا جَعَلَهٗ قَيِّمَ حَمَّامٍ۔ (کنز العمال ۷/٤٦٢)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ تو اسے مسجد کا مقیم بنا دیتا ہے اور

جب کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو اسے حمام کا مقیم بنا دیتا ہے۔

۲۸۳۔مَنْ عَلَّقَ فِی الْمَسْجِدِ قِنْدِیْلًا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یَنْطَفِیَ ذٰلِكَ الْقِنْدِیْلُ۔ (کنز العمال ۷/۴۶۴)

ترجمہ: جو شخص مسجد میں قندیل لٹکاتا ہے۔اس کے لیے ستر ہزار فرشتے قندیل بجھنے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

۲۸۴۔اَلضَّحْكُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِی الْقَبْرِ۔ (الجامع الصغیر ۲/۵۲)

ترجمہ: مسجد میں ہنسی قبر کا اندھیرا ہے۔

۲۸۵۔مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ (مشکوٰۃ رقم ۷۱۹)

ترجمہ: مسجدوں میں لوگوں کا باہم فخر کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

۲۸۶۔جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ صِبْیَانَكُمْ وَمَجَانِیْنَكُمْ، وَشِرَاءَكُمْ وَبَیْعَكُمْ وَخُصُوْمَاتِكُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِكُمْ، وَاِقَامَةَ حُدُوْدِكُمْ، وَسَلَّ سُیُوْفِكُمْ وَاتَّخِذُوْا عَلٰی اَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ، وَجَمِّرُوْهَا فِی الْجُمَعِ۔ (ترغیب ۱/۱۹۹)

ترجمہ: اپنی مساجد کو اپنے بچوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑوں، آواز بلند کرنے، حدود قائم کرنے، تلواریں لٹکانے سے بچاؤ۔ان کے دروازوں پر وضو کرنے کے لیے پانی کا بندوبست کرو۔اور جمعہ کے دنوں میں ان کو دھونی دیا کرو۔

تنبیہ: زمانہ نبوت سے دوری، خواہشات اور بدعات کے عام ہونے کی وجہ سے اکثر اہل جہاں نماز میں سستی کرتے ہیں جو کہ اسلام کا ستون ہے۔نیز (نمازی) جماعت میں غفلت برتتے ہیں صف اول کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں۔مسجد، جمعہ اور اذان کے آداب بجا نہیں لاتے۔اکثر ناقص صوفیاء عوام کے لیے تو نماز کو اصلاح تصور کرتے ہیں اور خواص کو اس سے بے نیاز سمجھتے ہیں۔ظاہر ہے کہ جو شخص برکاتِ نماز سے محروم ہو جائے وہ ایمان و معرفت کی برکات سے کیا خاک بہرہ ور ہو گا۔

۲۸۷۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ شَیْءٍ صَفْوَةٌ (وَصَفْوَةُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوةُ) وَصَفْوَةُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِیْرَةُ الْاُوْلٰی۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۲۴، ۱۲۵)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر شی کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہوتی ہے (ایمان کو صاف ستھرا رکھنے والی نماز ہے) اور نماز کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز تکبیر اولیٰ ہے

فائدہ: اس حدیث میں قوسین کے اندر آئے ہوئے کلمات ہمارے پاس موجود کتب احادیث میں نہیں ملے۔ (مترجم)

(فقیر) نے اسی وجہ سے فضائل وکمالاتِ نماز کا کچھ حصہ ذکر دیا ہے۔ اور اس سلسہ میں نہایت ہی مختصر گفتگو کی ہے نماز کے فضائل وکمالات تو اتنے کثیر ہیں کہ اگر (فقیر) انکی تفصیل میں جائے تو کئی دفتر درکار ہوں صلوۃ مؤقتہ (پانچ وقت کی فرض نماز) اور سنن زوائد وسننِ مؤکدہ کو جان بوجھ کر ذکر نہیں کیا ان کے بارے میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے بعض احادیث دوسری کتاب میں بیان ہوئی ہیں۔ اس جگہ چند احادیث جمعہ کے فضائل سے متعلق درج کی جاتی ہیں۔

....

جمعہ کے فضائل

۲۸۸۔ اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَآءِ۔ (الجامع الصغیر ۱/۱۴۴)

ترجمہ: جمعہ فقیروں کا حج ہے۔

۲۸۹۔ فَضْلُ الْجُمُعَةِ فِیْ رَمَضَانَ کَفَضْلِ رَمَضَانَ عَلَی الشُّھُوْرِ۔

(الجامع الصغیر ۲/۷۴)

ترجمہ: رمضان شریف میں جمعہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے رمضان شریف کے مہینہ کی فضیلت دوسرے مہینوں پر ہے۔

۲۹۰۔ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (الجامع الصغیر ۱/۸۹)

ترجمہ: بیشک جہنم جمعہ کے سوا (باقی ایام میں) بھڑکائی جاتی ہے۔

۲۹۱۔ اَفْضَلُ الاَیَّامِ عِنْدَاللّٰہِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ۔ (الجامع الصغیر ۱/۴۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام سے افضل جمعہ کا دن ہے۔

۲۹۲۔ لَیْسَ مِنَ الصَّلَوَاتِ صَلٰوۃٌ اَفْضَلَ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِی الْجَمَاعَۃِ، وَمَا اَحْسِبُ مَنْ شَھِدَھَا مِنْکُمْ اِلَّا مَغْفُوْرًا لَّہٗ۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۳۷)

ترجمہ: جمعہ کے روز باجماعت فجر کی نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت کسی اور نماز کی نہیں تم میں سے جو بھی اس میں موجود ہو میں اس کو بخشا ہوا یقین کرتا ہوں۔

۲۹۳۔ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مَلَکَانِ یَکْتُبَانِ الاَوَّلَ فَالاَوَّلَ کَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَۃً، وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَۃً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاۃً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ طَیْرًا وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ بَیْضَۃً فَاِذَا قَعَدَ الاِمَامُ طُوِیَتِ الصُّحُفُ (ترغیب ۱/۵۰۰)

ترجمہ: جمعہ کے دن مساجد کے تمام دروازوں پر دو فرشتوں کی ڈیوٹی لگی ہوتی ہے وہ سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والے لوگوں کے اجر لکھتے ہیں سب سے پہلے آنے والا شخص اس شخص کی طرح ہے جس نے اونٹ کی قربانی کی۔ اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گائے کی قربانی کی۔ اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے بکری کی قربانی کی۔ اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے پرندہ صدقہ کیا۔ اور اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے انڈہ صدقہ کیا۔ جب امام بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں۔

۲۹۴۔ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَۃً لَیْسَ فِیْھَا سَاعَۃٌ اِلَّا وَلِلّٰہِ فِیْھَا سِتُّ مِائَۃِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ کُلُّھُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ۔ (ترغیب ۱/۴۹۳)

ترجمہ: جمعہ کی رات اور دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور ہر گھنٹہ میں چھ لاکھ ایسے آدمی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جن پر آگ لازم ہو چکی ہوتی ہے۔

۲۹۵۔ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَدًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا غَفَرَلَہٗ (الجامع الصغیر ۲/۲۰۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن سب کی مغفرت فرما دیتا ہے (اس کا اہتمام کرنے والوں کی بخشش ہوتی ہے)

۲۹۶۔ مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ۔ (کنز العمال ۷/۵۱۰)

ترجمہ: جو کوئی جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرتا ہے تو اسے عذابِ قبر سے پناہ مل جاتی ہے اور بروزِ قیامت وہ اس شان سے آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر لگی ہوگی۔

۲۹۷۔ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَمْ يُشْغِلْهُ عَنِ الْجُمُعَةِ حَرٌّ شَدِيْدٌ وَّلَا بَرْدٌ شَدِيْدٌ وَّلَا رَدْغٌ۔ (کنز العمال ۷/۵۱۰)

ترجمہ: کیا میں تمہیں جنت کے مستحق کی خبر نہ دوں وہ شخص جس کو سخت گرمی یا شدید سردی یا کیچڑ جمعہ پڑھنے سے باز نہ رکھے (وہ جنت کا حقدار ہے)

فصلِ پنجم

ان اذکار کا بیان جن کے لیے کوئی وقت مخصوص نہیں

نیز استغفار اور دیگر اذکار کا بیان"

(انسان کو) استغفار بکثرت کرنا چاہیے

۲۹۸۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کی کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی سبیل فرما دیتا ہے' ہر غم سے کشادگی عطا فرماتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ (ترغیب ۲/۴۶۸)

فائدہ: ترغیب کی اس مذکورہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: مَنْ لَزِمَ الاِسْتِغْفَارَ

جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ (مترجم)

۲۹۹ ۔ جب بندہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ کہتا ہے تو وہ بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے بھاگا ہو (حصن ۴۲۷)

فائدہ : مذکورہ دعا کا ترجمہ پہلے مذکور ہو چکا ہے نیز اس حدیث شریف کا مطلب یہ نہیں کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی بجائے انسان یہ استغفار پڑھنا شروع کر دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جہاد سے بھاگنا ایک جرم عظیم ہے اور گناہ ہے اس گناہ کی بخشش کے لیے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے اور یہ استغفار پڑھے اسکی برکت سے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ اسی طرح گذشتہ زندگی کے گناہوں سے خلوصِ نیت کے ساتھ سچی اور پکی توبہ کرے اور یہ استغفار پڑھے۔ (مترجم)

۳۰۰ ۔ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ پڑھتا ہے تو اس کے لیے اسی طرح لکھ دیا جاتا ہے جیسے اس نے پڑھا ہوتا ہے پھر اس (لکھے ہوئے) کو عرش کے ساتھ لٹکا دیا جاتا ہے۔ اور قیامت تک اسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی سوائے اس گناہ کے جس کا ارتکاب پڑھنے والا کرے۔

(حصن حصین ص ۱۴۰)

۳۰۱ ۔ جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات کہے : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد ریت کے ذرات یا آسمان کے ستاروں کے برابر ہو۔ (اتحاف ۵/۲۸۵)

مذکورہ استغفار کے متعلق حضرت شیخ علی بن ابی بکر قدس سرہ نے معارج الہدایہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ استغفار سنت سے ثابت اور مشہور ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے آپ نے فرمایا جس نے پچیس مرتبہ یہ کلمات کہے : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ۔ وہ اپنے کمرے میں ' اپنے اہل و عیال میں ' اپنے

گھر میں' اپنی بستی میں اور اپنے شہر میں جس کے اندر وہ رہائش پذیر ہے' کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔

پس اس استغفار پر روزانہ صبح وشام ہیشگی اختیار کرنی چاہیے ہمارے مشائخ وعلماء کی ایک جماعت اس کو پڑھنے کی وصیت کرتی آئی ہے۔ یہ لوگ اپنے شاگردوں' بچوں' خادموں اور اپنے دوستوں کو اسکے پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ اسکو ہمیشہ اور باقاعدہ پڑھنے پر حریص تھے کیونکہ اس میں انہیں بہت زیادہ فائدہ' برکت اور منفعت دکھائی دیتی تھی۔

۳۰۲۔ اَلاِسْتِغْفَارُ فِی الصَّحِیْفَةِ یَتَلَأْلَأُ نُوْرًا۔ (الجامع الصغیر ۱/۱۲۳)

ترجمہ: صحیفہ میں (نامہ اعمال میں لکھا ہوا) استغفار نور چمکاتا ہے۔

۳۰۳۔ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۳)

ترجمہ: جو شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے (ان کی بخشش کی دعا کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہر مومن اور مومنہ کے بدلے ایک نیکی تحریر فرما دیتا ہے۔

۳۰۴۔ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً' کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَهُمْ وَیُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ۔

(مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۳)

ترجمہ: جو ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے ستائیس مرتبہ استغفار کرتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جنکی وجہ سے اہل زمین کو رزق عطا کیا جاتا ہے۔

۳۰۵۔ اِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَاً کَصَدَءِ النُّحَاسِ وَجِلَاءُ هَا الْاِسْتِغْفَارُ۔

(ترغیب ۲/۴۶۹)

ترجمہ: تانبے کا زنگ دور کرنے والی شی کی مانند دلوں کا زنگ اتارنے والا اور ان کو چمکانے والا استغفار ہے۔

۳۰۶۔مَامِنْ عَبْدٍیَسْجُدُفَیَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ لَاغُفِرَلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَأْسَهٗ۔ (الجامع الصغیر۲/۱۵۰)

ترجمہ :جب بندہ سجدہ کرتے ہوئے تین بار عرض کرتا ہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ (اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے) تو سر اٹھانے سے پہلے پہلے اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

۳۰۷۔طُوْبٰی لِمَنْ وُّجِدَفِی صَحِیْفَتِهٖ اسْتِغْفَارٌ کَثِیْرٌ۔ (ترغیب ۲/۴۶۸)

ترجمہ :ایسے شخص کے لیے طوبیٰ (جنت کا بہت بڑا خوشبودار درخت) ہے جس کے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار ہے۔

۳۰۸۔اَلَاۤ اَدُلُّکُمْ عَلٰی دَآئِکُمْ وَدَوَآئِکُمْ ، اَلَاۤ اِنَّ دَآئَکُمُ الذُّنُوْبُ وَدَوَآئَکُمُ الْاِسْتِغْفَارُ۔ (ترغیب ۲/۴۶۸)

ترجمہ :کیا میں تمہیں تمہاری بیماری اور دوا کے بارے میں آگاہ نہ کروں۔یاد رکھو تمہاری بیماری گناہ ہے اور دوا استغفار ہے۔

۳۰۹۔اَنَااَمَانٌ وَّالْاِسْتِغْفَارُاَمَانٌ۔ (کنزالعمال رقم ۲۰۹۳)

ترجمہ :میں بھی پناہ ہوں اور استغفار بھی پناہ ہے۔

درود شریف کے فضائل

۳۱۰۔مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَصَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَخَطِیْئَاتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ عَشْرَدَرَجَاتٍ۔ (الجامع الصغیر ۲/۱۷۴)

ترجمہ :جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔

۳۱۱۔اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔ (مشکاۃ رقم ۹۲۳)

ترجمہ :بروز قیامت میرے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہو گا۔

٣١٢ - رَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُكِرتُ عِندَہٗ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ، وَرَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انسَلَخَ قَبلَ اَن یُغفَرَلَہٗ، وَرَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ اَدرَکَ عِندَہٗ اَبَوَاہُ الکِبَرَ فَلَم یُدخِلَاہُ الجَنَّۃَ۔ (ترغیب ٢/٥٠٨)

ترجمہ: وہ آدمی ذلیل ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا۔ تو اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس آدمی کا ستیاناس ہو جسکی زندگی میں رمضان شریف آیا اور اس کے بخشے جانے سے پہلے گزر گیا۔ اور وہ آدمی ذلیل ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور ان دونوں کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔

٣١٣ - کُلُّ دُعَآءٍ مَحجُوبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ۔ (الجامع الصغیر ٢/٩٢)

ترجمہ: ہر دعا مجوب ہوتی ہے۔ (بارگاہ الٰہی تک پہنچنے سے روک دی جاتی ہے) یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھا جائے۔

٣١٤ - مَن صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیرَاطًا، اَلقِیرَاطُ مِثلُ اُحُدٍ۔

(الجامع الصغیر ٢/١٧٤)

ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ صلوۃ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیتا ہے۔ قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے۔

٣١٥ - مَن صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ: اَللّٰھُمَّ اَنزِلہُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَکَ یَومَ القِیَامَۃِ، وَجَبَت لَہٗ شَفَاعَتِی۔ (مشکاۃ رقم ــــ ٩٣٦)

ترجمہ: جس نے حضور ﷺ پر درود پاک بھیجا۔ اور اس نے یہ کہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنزِلہُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَکَ یَومَ القِیَامَۃِ ط اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور بروز قیامت اپنے ہاں مقام قرب (محمود) پر آپ کو فائز فرما تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

فائدہ: عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ عَمرِو بنِ العَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا اَنَّہٗ، سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ: اِذَا سَمِعتُمُ المُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثلَ مَا یَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ،

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْالِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ مِنَ الْجَنَّۃِ لَاتَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ ' فَمَنْ سَاَلَ اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ۔ (مشکاۃ ص ٦٤)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ جب تم مؤذن کی آذان سنو تو تم بھی اس کے کہنے کی مثل کہو (کلماتِ آذان اس کے ساتھ ساتھ دہراؤ) پھر تم مجھ پر درود پاک پڑھو بیشک جس نے مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں فرمائے گا پھر (درود شریف پڑھنے کے بعد) میرے لیے وسیلہ مانگو' یہ جنت کا ایک (خاص) مقام ہے جو سوائے ایک بندہ کے کسی کے لائق نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ (بندہ) میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا تو اس کے لیے شفاعت واجب ہو گئی۔ (مترجم)

۳۱۶۔ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ فَاِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیَّ قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ ' وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ' عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ ' اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ ' وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ ' الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔ (القول البدیع ص ٤٩)

ترجمہ: جب تم مجھ پر درود پاک پڑھو تو اس کو عمدگی کے ساتھ پڑھو بے شک تم نہیں جانتے کہ یہ (درود شریف) مجھ تک پہنچایا جاتا ہے تم کہا کرو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ (آخر تک) اے اللہ تو اپنی رحمتیں اور برکتیں بھیج رسولوں کے سردار پر' پرہیز گاروں کے پیشوا پر خاتم النبیین پر جو تیرے عبادت گزار اور رسول ہیں۔ جو خیر کے امام' خیر کے راہنما اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرما جس کی اولین اور آخرین تمنا کرتے ہیں۔

۳۱۷۔ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰئِکَتُہٗ بِھَا

سَبْعِيْنَ صَلٰوةً۔ (جلاء الافہام ص ۵۸)

ترجمہ: جس نے نبی پاک ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر اس (عمل) کی وجہ سے ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

۳۱۸۔مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ۔ (ترغیب ۱/ ۱۱۰، ۱۱۱)

ترجمہ: جس نے مجھ پر کسی کتاب میں درود پاک لکھا جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا اس وقت تک فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔

۳۱۹۔نَادَانِيْ جِبْرِيْلُ مِنْ تِلْقَاءِ الْعَرْشِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَقُوْلُ لَكَ الرَّحْمٰنُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ ذُكِرْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ دَخَلَ النَّارَ۔ (دیکھئے فائدہ)

ترجمہ: جبریل امین نے مجھے عرش کے قریب سے پکارا اور کہا اے محمد ﷺ رحمٰن عزوجل آپ کو فرماتا ہے۔ کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث ان الفاظ سے نہیں ملی اس کے ہم معنی حدیثیں موجود ہیں مزید تحقیق کے لیے تخریج کے صفحات دیکھیے۔ (مترجم)

۳۲۰۔صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ۔

(المطالب العالیۃ ۳۔/ ۲۲۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر صلوٰۃ بھیجو بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ایسے ہی مبعوث فرمایا ہے جیسے مجھے مبعوث کیا ہے۔

لاحول ولاقوۃ، تسبیح، تہلیل، تمجید اور تکبیر کی فضیلت

۳۲۱۔ (انسان) کلمہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو بکثرت کہے۔ کیونکہ یہ کلمہ زیرِ عرش خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (ترغیب ۲/ ٤٤٤)

جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اور اسکی تمنا یہ ہو کہ یہ نعمت اس سے کبھی بھی

اچھنی نہ جائے تو وہ اس کلمہ کو بہت زیادہ پڑھا کرے۔ (ترغیب ۲/۴۴۵)

۳۲۲۔ جو شخص اس کی کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنی نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت فرماتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت کی بھلائی کو پا لیتا ہے۔ یہ کلمہ ننانوے مصیبتوں کے لیے دوا ہے۔ ان میں سے ادنیٰ مصیبت غم ہے۔ (ترغیب ۲/۴۴۴)

میں تسبیح و تہلیل و تمجید و تکبیر کے بارے میں کیا تحریر کر سکتا ہوں (بس اتنا عرض ہے کہ) یہ کلمات عند اللہ افضل کلام ہیں جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

۳۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہشت ایک ہموار زمین ہے تم اس جگہ درخت لگاؤ عرض کیا گیا کہ اس کے درخت کیا ہیں، فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہ ایک درخت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک درخت ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایک درخت ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک درخت ہے۔
(ترغیب ۲/۴۲۵)

۳۲۴۔ اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُہٗ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا دُوْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْہِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (ترغیب ۲/۴۱۷)

ترجمہ: تسبیح نصف میزان ہے۔ الحمد للہ اس کو بھر دیتا ہے۔ اگر تم لا الہ الا اللہ کو خلوص کے ساتھ پڑھو تو اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور ایک روایت کے مطابق لا الہ الا اللہ زمین و آسمان کے مابین کو بھر دیتا ہے۔

۳۲۵۔ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَّقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (ترغیب ۲/۴۳۳)

ترجمہ: روئے زمین پر اگر کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (آخر تک) کہتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۳۲۶۔ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحٰتُ وَھُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا وَھِیَ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ۔ (ترغیب ۲/۴۳۲)

ترجمہ: تم کہا کرو سبحان اللہ والحمد للہ (آخر تک) بیشک یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں یہ (کلمات) گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جسطرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔ اور یہ جنت کے خزانے ہیں۔

۳۲۷۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُد۔ (ترغیب ۲/۴۳۴)

ترجمہ: سُبْحَانَ اللّٰہ احد (پہاڑ) سے بڑا ہے 'لاآلہ الاّ اللّٰہ احد سے بڑا ہے' الحمدُ لِلّٰہِ احد سے بڑا ہے۔ اور اللّٰہ اکبر احد سے بڑا ہے۔

۳۲۸۔ مَنْ ضَنَّ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَہٗ وَھَابَ الَّیْلَ اَنْ یُّکَابِدَہٗ، وَخَافَ الْعَدُوَّ اَنْ یُّجَاھِدَہٗ، فَلْیُکْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَاِنَّھُنَّ مُقَدِّمَاتٌ وَّمُجَنِّبَاتٌ وَّمُعَقِّبَاتٌ وَّھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ۔ (کنزالعمال ۴۱۸،۴۱۷)

ترجمہ: جو شخص مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لے۔ رات کے وقت بیدار ہو کر (ذکر الٰہی میں) مشقت برداشت کرنے سے گھبرائے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے خوف کھائے اسے کثرت کے ساتھ سبحان اللہ والحمد للہ (آخر تک) پڑھنا چاہیے پس یہ کلمات (دیگر اعمال سے) آگے بڑھنے والے ہیں۔ (گناہوں اور نارِ جہنم سے) نجات دینے والے ہیں۔ (یہ گناہوں یا نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں اس لیے) یہ پیچھے آنے والے کلمات ہیں۔ اور یہ ہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

۳۲۹۔ قُوْلِیْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ مِائَۃِ بُدْنَۃٍ مُّجَلَّلَۃٍ مُّتَقَبَّلَۃٍ، وَ قُوْلِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ مِّائَۃِ فَرَسٍ مُسْرَجَۃٍ مُّلْجَمَۃٍ حَمَلْتِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَقُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ مِّائَۃِ رَقَبَۃٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ تُعْتِقِیْھِنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقُوْلِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَا یُدْرِکُکِ ذَنْبٌ وَّلَا یَسْبِقُہُ الْعَمَلُ۔ (کنزالعمال ۱/۴۲۲،۴۲۳)

ترجمہ: (اے ام ہانی) تم سو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ تمہارے لیے پلان سمیت سو

اونٹوں کی مقبول قربانی سے بہتر ہے۔ سو مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لیے سو گھوڑے زین ولگام والے جہاد فی سبیل اللہ میں سواری کے لیے دے دینے سے بہتر ہے تم سبحان اللہ سو مرتبہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لیے عرب غلام اللہ کی رضا کے لیے آزاد کرنے سے بہتر ہے تم لا الہ الا اللہ سو مرتبہ کہہ لیا کرو تو تم سے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی عمل اس سے سبقت لے سکتا ہے۔

۳۳۰۔ مَنْ سَبَّحَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ سَبْعِيْنَ تَسْبِيْحَةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ سَائِرَ عَمَلِهٖ۔ (کنز العمال ۱/۴۲۳)

ترجمہ: جس نے غروب آفتاب کے وقت ستر مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) بیان کی اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ ہر قسم کے عمل (گناہ) کو معاف فرمادے گا۔

۳۳۱۔ مَنْ سَبَّحَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَسْبِيْحَةً وَحَمِدَهٗ تَحْمِيْدَةً وَهَلَّلَهٗ تَهْلِيْلَةً وَكَبَّرَهٗ تَكْبِيْرَةً غُرِسَ لَهٗ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ مُكَلَّلَةٌ بِالدُّرَرِ طَلْعُهَا كَثَدْيِ الْاَبْكَارِ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ۔

(مجمع الزوائد ۱۰/۹۳)

ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی صرف ایک مرتبہ تسبیح، ایک مرتبہ تحمید، ایک مرتبہ تہلیل اور ایک مرتبہ تکبیر بیان کی اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔ جس کی جڑوں میں سرخ یاقوت ہونگے جن کا موتی احاطہ کیے ہونگے اس کا پھل دوشیزہ کے سینہ کی مانند ہوگا شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا۔

۳۳۲۔ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَ لَهٗ اَلْفُ شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَفَرْعُهَا مِنْ دُرٍّ وَطَلْعُهَا كَثَدْيِ الْاَبْكَارِ۔ اَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَاَحْلٰى مِنَ الشَّهْدِ، كُلَّمَا اُخِذَ مِنْهَا شَيْءٌ عَادَ كَمَا كَانَ۔ (کنز العمال ۱/۴۲۳)

ترجمہ: جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو اس کے بدلے ہزار درخت جنت میں لگائے جائیں گے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں موتیوں کی ہونگی اور جن کا پھل دوشیزہ کے سینہ کی مانند ہوگا مکھن سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جب بھی کوئی چیز

اس سے حاصل کی جائے گی تو پھر اسی حالت پر لوٹ جائے گا جس پر وہ پہلے تھا۔

۳۳۳۔ اَلَا اُعَلِّمُکَ شَیْئًا هُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اللَّیْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّیْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ۔

(حصن ص ٤٠٥)

ترجمہ: (اے ابی الدرداء) کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ (اور وہ سبحان اللہ آخر تک کہنا ہے) اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر۔ اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر جسے اسکی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اسکی کتاب نے شمار کیا۔ اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں۔ اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ہر چیز بھر دینے کے برابر اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جسے اسکی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اسکی کتاب نے شمار کیا۔

فائدہ: اذکار معصومیہ کا جو نسخہ فقیر کے پاس ہے اس میں اس حدیث کے متن اور دیگر کتب احادیث کے متن میں خاصا تفاوت نظر آتا ہے کوشش بسیار کے بعد مذکورہ روایت کو متعدد کتب حدیث سے تلاش کرنے کے بعد نقل کر دیا گیا ہے۔ مزید تحقیق کے لیے

دیکھیے۔ (ترغیب ۲/۴۴۰) (مترجم)

۳۳۴۔مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظْمَتِہٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِہٖ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِہٖ، فَقَالَھَا یَطْلُبُ بِھَا مَا عِنْدَ اللّٰہِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ، وَرَفَعَ لَہٗ بِھَا اَلْفَ دَرَجَۃٍ، وَوُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (طب وابن عساکر عن ابن عمر و فیہ ایوب بن نہیك منکر الحدیث) (ترغیب ۲/۴۴۲)

ترجمہ: جس نے کہا الحمد للہ الذی (کل شیء لقدرتہ تک) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جسکی عظمت کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ہیں جسکی عظمت کے سامنے ہر چیز پست ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جسکی بادشاہی کے سامنے ہر شی عاجز ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جسکی قدرت کے سامنے ہر شی سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔ اس شخص نے یہ کلمات اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ طلب کرتے ہوئے کہے جو اللہ کے پاس ہے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ ہزار نیکیاں لکھتا ہے ہزار مراتب بلند فرما دیتا ہے اور اس کے لیے ستر ہزار فرشتے وکیل بنا دیے جاتے ہیں جو اس کے لیے قیامت تک دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(طبرانی اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روائت کی ہے اس میں ایوب بن نہیک منکر الحدیث ہے)۔

۳۳۵۔یَا مُعَاذُ مَالَكَ لَا تَاْتِیْنَا کُلَّ غَدَاۃٍ؟ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُسَبِّحُ کُلَّ غَدَاۃٍ سَبْعَۃَ الْاٰفِ تَسْبِیْحَۃٍ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَكَ۔ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ کَلِمَاتٍ ھُنَّ اَخَفُّ عَلَیْكَ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ وَلَا تُحْصِیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ وَلَا اَھْلُ الْاَرْضِ، قُلْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ رِضَاہُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زِنَۃَ عَرْشِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَلٰئِکَتِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْءَ سَمٰوٰتِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْءَ اَرْضِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِلْءَ مَا بَیْنَھُمَا۔ (کنز العمال ۱/۳۹۷)

ترجمہ: اے معاذ! تم دن کے ابتدائی حصہ میں ہمارے پاس نہیں آتے آپ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ہر صبح آپکے پاس آنے سے پہلے سات ہزار بار تسبیح پڑھتا ہوں۔
آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تمہارے لیے (پڑھنے میں) آسان ہیں اور میزان میں (بروز قیامت) بھاری ہیں' فرشتے اور اہل زمین کے شمار سے باہر ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کہا کرو لا الہ الا اللہ عدد (آخر تک) میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں اسکی رضا کی تعداد کے برابر۔ میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں اس کے ملائکہ کی تعداد کے برابر' میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر' میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں اس کے آسمانوں کے بھرے ہوئے ہونے کے مطابق' میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں اس کی زمین کے بھرے ہوئے ہونے کے مطابق' میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں ان دونوں کے بھرے ہوئے ہونے کے مطابق۔

۳۳۶۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ 'لَا شَرِيْكَ لَهٗ 'لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَنْ دَعَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

(ترغیب ۲/۴۸۶)

ترجمہ: لا الہ الا اللہ (آخر تک) جس نے ان پانچ کلمات کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اسکو وہی عطا فرمائے گا۔

۳۳۷۔ اِسْمُ اللّٰهِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى 'دَعْوَةُ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (الدر المنثورہ/۶۶۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا وہ نام (اسم اعظم) جس کے ذریعے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جس کے ذریعے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے وہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی دعا ہے (اور وہ یہ ہے) لا الہ الا انت سبحانك (آخر تک)

۳۳۸۔ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَام یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰہَ بِاسْمِہٖ الأَعظَمِ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی (کنزالعمال ۱/۴۰۶)

ترجمہ: (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے نماز کے بعد یہ کلمات ادا کیے) نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا اللّٰھم انی اسئلك (یاحی یاقیوم تک) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس واسطہ سے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو وحدہ' لاشریک ہے۔ تو بہت بڑا مہربان ہے اور بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کو تو ہی ایجاد کرنے والا ہے۔ اے جلال اور اکرام والے اے زندہ اے سب کو قائم رکھنے والے (حضرت انس فرماتے ہیں کہ) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے اس کے ذریعہ سے جب اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے۔

۳۳۹۔ کَانَ اَکْثَرُ دُعَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(جامع الاصول ۴/۳۳۴ رقم ۲۳۵۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا اللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا (آخر تک) ہوتی تھی اے اللہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۳۴۰۔ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ رَحْمَۃً عَامَّۃً اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔ (کنز عمال ۲/۱۲۱، ۱۲۲)

ترجمہ: افضل دعا یہ ہے کہ تم کہو اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ (آخر تک) اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت پر رحم فرما۔ اے اللہ محمد عربی ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔

فائدہ: خط کشیدہ الفاظ کنز العمال میں موجود نہیں۔ (مترجم)

۳۴۱۔ مَنْ قَالَ کُلَّ یَوْمٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ کَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْاَبْدَالِ وَفِی رِوَایَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ (المقاصد الحسنہ رقم ۸)

ترجمہ: جو روزانہ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ امۃ محمد اے اللہ امتِ مصطفیٰ ﷺ پر رحم فرما کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا نام ابدالوں میں لکھ دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں دس مرتبہ کہنے کا ذکر ہے۔

۳۴۲۔ اَنَّهُ لَمْ یَدَعْ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ وَّلَا عَبْدٌ صَالِحٌ اِلَّا کَانَ مِنْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ، فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ۔ (مشکاۃ کتاب الدعوات)

ترجمہ: ہر فرشتہ ہر نبی اور ہر نیک بندہ ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہے (دعا یہ ہے) اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبِ (آخر تک) اے اللہ میں تیرے علمِ غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے زندگی عطا فرما جس زندگی کو تو میرے لیے بہتر جانتا ہے اور مجھے اس وقت موت دینا جب تو موت کو میرے لئے بہتر سمجھے۔ میں ظاہراً باطناً تجھ سے ڈرنے کا سوال کرتا ہوں غضب اور رضا میں درست بات کرنے کا، تنگ دستی و فراخی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے نہ مٹنے والی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور نہ ختم ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک اور موت کے بعد زندگی کی برودت کا سوال کرتا ہوں۔ میں تیرے چہرہ قدرت دیکھنے کا اور تیری ملاقات کا سوال کرتا ہوں نقصان دہ چیز کے نقصان دیے بغیر اور گمراہ کرنے والی آزمائش کے بغیر مجھے یہ توفیق ہو اے اللہ تو ہمیں ایمان کی زینت کے ساتھ آراستہ کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت بنا دے۔

۳۴۳۔ اَلاَ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ مَنْ يُرِدُ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُعَلِّمْهُنَّ اِيَّاهُ ثُمَّ لَا يُنْسَاهُ اَبَدًا قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ۔ (الجامع الصغیر ۱۰۴/۱)

ترجمہ: کیا میں تمہیں کچھ کلمات نہ سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے یہ کلمات سکھا دیتا ہے۔ پھر وہ ہمیشہ نہیں بھولتے تم کہو اے اللہ بیشک میں کمزور ہوں اپنی رضا سے میری ناتوانی کو (بدل کر) قوی بنا دے اور میری پیشانی کو بھلائی کی طرف کر دے 'اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے' اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے قوت عطا فرما' میں پست ہوں مجھے غالب کر دے' اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما۔

۳۴۴۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ' مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاؤُهٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَ الْبَلَاءُ۔ (مجمع الزوائد ۱۸۱/۱۰)

ترجمہ: اے اللہ تمام! امور میں ہمارا انجام بہتر بنا دے اور دنیاوی ذلت اور اُخروی عذاب سے محفوظ رکھ جو شخص یہ (مذکورہ) دعا کرتا رہے وہ مصیبت آنے سے قبل مرے گا (مرنے تک وہ ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا)

قَالَ الْعُلَمَاءُ: هٰذَا حَدِيْثٌ جَلِيْلٌ 'يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوَاظِبَ عَلَيْهِ' فَاِنَّهٗ مُجَرَّبٌ

"علما فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جلیل القدر ہے اس پر عمل کرنے میں ہیشگی اختیار کرنی چاہیے بلاشبہ یہ مجرب ہے"

۳۴۵۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اِحْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ 'فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ' فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ' فَقَالَ لَنَا: عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا۔ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ' اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ'

فَنَعِسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتّٰی اسْتَثْقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ لَبَّیْكَ رَبِّ فَقَالَ: فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی؟ قُلْتُ لَا أَدْرِیْ، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ فَرَأَیْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَیْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ، فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ، فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّیْكَ رَبِّ! قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی؟ فِی الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ مَشْیُ الْأَقْدَامِ إِلَی الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْكَرِیْهَاتِ قَالَ: ثُمَّ فِیْمَ؟ قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِیْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ، قَالَ: سَلْ! قُلْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ، أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ، فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ وَأَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ إِلٰی حُبِّكَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا

(رواہ احمد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وسألت محمد بن اسماعیل عن ھذا الحدیث فقال ھذا حدیث صحیح) (مشکاۃ ص ۷۲,۷۱)

ترجمہ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح کی نماز میں حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ دیر تک (مسجد میں) تشریف نہ لائے حتی کہ سورج دکھائی دینے کے قریب ہو گیا پس آپ جلدی جلدی (گھر سے) نکلے نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھائی آپ نے نماز کو مختصر کیا جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے باآواز بلند پکار کر ہم سے فرمایا کہ صفوں میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں کہ میں تمہارے پاس صبح دیر سے کیوں آیا؟ میں رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھا میں نے وضو کیا مقدور بھر نماز پڑھی پس مجھے نماز میں اونگھ آگئی میں اس کی گرانی سے سو گیا اچانک میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا اس نے کہا اے محمد ﷺ میں نے کہا لبیک اے پروردگار! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے کس

بارے میں بحث و تکرار کر رہے ہیں میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ کہے (یہ سوال و جواب تین مرتبہ ہوئے) پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس ہر شی میرے سامنے واضح ہو گئی۔ اور میں (ہر شئی کو) پہچان گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا اے پروردگار میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے کس بارے میں بحث و تکرار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ کفارات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ کیا ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جماعتوں میں شامل ہونے کے لیے چلنا' نماز کے بعد مساجد میں بیٹھنا' اچھی طرح وضو کرنا جب طبیعت پر وضو کرنا گراں ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مزید وہ کس بارے میں (بحث و تکرار کر رہے ہیں)؟ میں نے کہا درجات کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا وہ کیا ہوتے ہیں؟ میں نے کہا کھانا کھلانا' نرم گفتگو کرنا' جب لوگ سوئے ہوں تورات کے وقت نماز پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مانگیے۔ تو میں نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ (آخر تک) اے اللہ میں تجھ سے نیکیاں کرنے برائیاں ترک کرنے اور مسکینوں کے ساتھ محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں (اس بات کا سوال بھی کرتا ہوں) کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر موت دینا اور میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اسکی محبت کا بھی جو تیرے ساتھ محبت کرتا ہے اور ایسے کام کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو کام مجھے تیری محبت کے نزدیک کر دے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ (خواب) حقیقت ہے اس کو سیکھو اور سکھاؤ۔

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روائت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۶۔ یَاسَعْدُ لَقَدْ دَعَوْتَ فِیْ سَاعَةٍ بِکَلِمَاتٍ لَّوْ دَعَوْتَ عَلٰی مَنْ بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاُسْتُجِیْبَ لَکَ فَاَبْشِرْ یَاسَعْدُ سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (کنزالعمال رقم ۳۹۱۲)

ترجمہ: اے سعد! تونے ایک لمحہ میں ایسے کلمات کے ساتھ دعا کی ہے اگر تو آسمانوں اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے ان کے لیے بددعا کرے تو قبول ہوگی تو اے سعد تجھے خوشخبری ہو (وہ کلمات یہ ہیں) سبحانک آخر تک۔ تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے جلال واکرام والے۔

۳۴۷۔ اِنَّ لِلّٰهِ بَحْرًامِنْ نُوْرٍحَوْلَهٗ مَلَائِكَةٌ مِّنْ نُوْرٍعَلٰى جَبَلٍ مِّنْ نُوْرٍ بِاَيْدِيْهِمْ جِرَابٌ مِّنْ نُوْرٍيُسَبِّحُوْنَ حَوْلَ ذٰلِكَ الْبَحْرِ سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ ذِى الْحَىِّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ فَمَنْ قَالَهَافِىْ يَوْمٍ مَرَّةًاَوْ شَهْرًاَوْسَنَةٍ مَرَّةً اَوْفِىْ عُمْرِهٖ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَوَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهٗ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْمِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْفَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (کنزالعمال رقم ۳۸۴۰)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک نوری سمندر ہے، جس کے اردگرد نوری پہاڑ پر نوری فرشتے ہیں ان کے ہاتھوں میں نوری پیالے ہیں۔ اور وہ سمندر کے گرد یہ تسبیح پڑھتے ہیں سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ سے رب الملائکۃ والروح تک۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو صاحبِ ملک وبادشاہت ہے۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو صاحبِ عزت وعظمت ہے۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو زندہ ہے، جسے موت نہیں آئے گی۔ وہ حد درجہ پاک بہت زیادہ طاہر، ملائکہ اور روح کا رب ہے۔ جس نے ان (کلمات) کو دن میں ایک مرتبہ یا مہینہ میں ایک مرتبہ یا سال میں ایک مرتبہ یا عمر میں ایک مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔ خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے یا ریت کے تہہ در تہہ ذرات کے برابر ہوں یا وہ لشکر سے بھاگا ہوا ہو۔

۳۴۸۔ يَافَاطِمَةُ مَايَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِىْ مَااُوْصِيْكِ بِهٖ اَنْ تَقُوْلِىْ اِذَا اَصْبَحْتِ وَاِذَامْسَيْتِ يَاحَىُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَاَصْلِحْ لِىْ شَاْنِىْ

كُلَّه وَ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ (ترغیب ۱/۴۵۷)

ترجمہ اے فاطمہ میں تمہیں جو کچھ وصیت کرتا ہوں اس کے سننے سے کون سی چیز مانع ہے (پوری توجہ سے میری نصیحت کو سنو) تم ان کلمات کو پڑھ لیا کرو۔یا حی یا قیوم برحمتك (آخر تک) اے زندہ' اے قائم رہنے والے' تیری رحمت کے ساتھ میں مدد کا طلب گار ہوں میرے ہر کام کو درست فرمادے۔آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ فرمانا۔

۳۴۹۔مَنْ قَالَ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُه' اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ۔ (ترغیب ۲/۵۰۴)

ترجمہ :جس شخص نے کہا جَزَى اللّٰهُ عَنَّا آخر تک۔اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو ہماری طرف سے وہ جزادے جس کے آپ اہل ہیں تو ہزار دن تک ستر کاتب اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھ لکھ کر تھک جاتے ہیں۔

استخارہ کا بیان

استخارہ میں اللہ تعالیٰ سے عافیت طالب کرنا مقصود ہوتا ہے ہر وہ کام جس کو (انسان) شروع کرنا چاہے پہلے استخارہ کرلے۔انسان کی سعادت استخارہ کرنے میں ہے۔اور شقاوت (بدبختی) استخارہ ترک کرنے میں ہے۔جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

استخارہ کا طریقہ : فرض نماز کے علاوہ دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔

۳۵۰۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (اَلَّذِيْ اُرِيْدُ) خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا

الْأَمْرَ (الَّذِي أُرِيدُ) شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ۔ (ترغیب ۱/ ۴۸۰، ۴۸۱)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت کا طلب گار ہوں اور تیرے فضلِ عظیم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام (یہاں پر کام کا نام لینا چاہیے یا دھیان کرنا چاہیے) میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور اسے میرے لیے آسان فرما۔ پھر میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام (یہاں پر کام کا نام لینا چاہیے یا دھیان کرنا چاہیے) میری دنیا اور آخرت میں شر (برا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے خیر کو مقدر کر دے جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر اس پر مجھے راضی فرما دے۔

صلوۃ تسبیح

۳۵۱۔ یہ تمام گناہوں کے لیے ہے۔ خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ سہواً ہو گئے ہوں یا جان بوجھ کر کیے گئے ہوں پوشیدہ ہوں یا اعلانیہ طور پر کئے گئے ہوں۔

ہر رکعت میں قرآت کے بعد پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھے۔ رکوع میں دس بار، قومہ میں دس بار، سجدے میں دس بار، جلسہ میں دس بار، دوسرے سجدہ میں دس بار، اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس بار مذکورہ کلمہ تسبیح پڑھے۔ اسی طریقہ پر چار رکعت پڑھے پس ہر رکعت میں پچھتر بار کلمہ تسبیح پڑھا جائے تاکہ چار رکعت میں تین سو مرتبہ تسبیح پڑھنے کا عدد پورا ہو جائے۔ (ترغیب ۱/ ۴۶۷، ۴۶۸)

فائدہ: عبداللہ بن مبارک سے جو روایت ہے اس کے مطابق ثنا کے بعد تعوذ اور تسمیہ سے قبل مذکورہ کلمہ پندرہ بار پڑھے پھر سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ لینے کے بعد یہی کلمہ دس مرتبہ پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع کے بعد کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدہ میں

دس مرتبہ، پھر سجدہ کے بعد بیٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے جس طریقہ میں آسانی ہو اس پر عمل کر لیا جائے (ترغیب ۱/۴۶۹) (مترجم)

فائدہ جلیلہ:

باجماعت صلوۃ تسبیح کی شرعی حیثیت

شریعت کی اتباع اور سنتِ مطہرہ کی پیروی کرنا ہی اہلِ ایمان کی شان ہے جو بات یا عمل اللہ تعالیٰ عزّوجل اور اس کے حبیب علیہ التحیۃ والتسلیم کے احکام میں تبدیلی، ترمیم یا اضافے کا باعث ہو وہ ضلالت و گمراہی ہے کیونکہ حضور رحمتِ عالم و عالمیاں ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ۔ (مشکاۃ المصابیح ص ۲۷)

ترجمہ: جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات واقع کی جس کا اس دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ مردود ہے۔

ہر دور میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں رہی جنھوں نے اس دین میں نت نئی بدعتیں، کئی کئی تاویلات کے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی ہے بعض اوقات یہ بدعات اور رسمیں اتنی رواج پا جاتی ہیں کہ عوام الناس انہیں واقعۃً دین کا حصہ سمجھ لیتے ہیں اور پھر وہ اس رسم اور بدعت کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتے حد تو یہ ہے کہ اپنے اس خود ساختہ رواج اور عمل کو موضوع اور گھڑی ہوئی روایات کا سہارا لیکر سنت کا نام دیتے ہیں اور اس فعل کو نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے ذرا بھی ہچکچاتے نہیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ (مشکاۃ ص ۳۲)

"جس نے جان بوجھ کر جھوٹی بات میری طرف منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

علماءِ امت اور صلحائے ملت نے ہمیشہ ان لوگوں کے غلط نظریات اور انکی پھیلائی ہوئی بدعات کے خلاف جہاد کیا ہے آج کل بھی جہاں دیگر بدعات رواج پا رہی ہیں وہاں صلوۃِ تسبیح باجماعت پڑھنے اور پڑھانے کی بدعت بھی عام ہے اگرچہ اس کو تنہاء پڑھنا

احادیث سے ثابت ہے۔ رمضان شریف اور دیگر اسلامی تہواروں کے موقع پر مساجد کے اندر باجماعت صلوۃ تسبیح پڑھنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ باقاعدہ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کے ذریعے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے اسی طرح مستورات باقاعدہ جماعت کی صورت میں محلے کی مسجدوں یا بچیوں کیلئے بنائے گئے مدرسوں یا گھروں میں صلوۃ تسبیح باجماعت ادا کرنے کی بدعت پر عمل کر کے سمجھتی ہیں کہ ہم نے عبادت کا حق ادا کر دیا ہے حالانکہ یہ طریقہ شریعت مطہرہ کے خلاف ہے اور خلافِ شریعت عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں نہ تو مقبول ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا ثواب ملتا ہے ذرا غور تو کیجئے کہ شریعت نے عورتوں کے لیے باجماعت فرض نماز ادا کرنا مکروہ قرار دیا ہے اور مردوں کے لیے نوافل وغیرہ باجماعت ادا کرنا مکروہ ٹھہرایا ہے خود فیصلہ فرمائیے۔ جس نماز کی جماعت مردوں کیلئے مکروہ ہو وہ نماز اگر عورتیں جماعت کے ساتھ پڑھیں گی تو اس نماز کی کیا حیثیت ہوگی۔ یہ توجیہ بالکل غلط ہے کہ جماعت کروانے والی عورت باقی عورتوں کی امامت کی نیت نہیں کرتی۔ اگر معاملہ ایسا ہے تو باہم مل کر جماعت کی صورت میں کھڑے ہونا ایک عورت کا باآواز بلند قرآت و تسبیح وغیرہ پڑھنا' اس کے قیام کے ساتھ دوسری عورتوں کا قیام کرنا' اس کے رکوع کے ساتھ رکوع کرنا' اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ کرنا اس کے ساتھ تشہد پڑھ کر سلام پھیرنا وغیرہ ان تمام امور میں امامت کی نیت اور اقتدا کے بغیر کسی دوسرے کی پیروی اور اتباع کرنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

مؤلف کتاب ھذا حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ کے والد گرامی حضرت شیخ مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ کے ایک مکتوب کے کچھ اقتباسات پیش خدمت ہیں آپ نے یہ مکتوب سید امین مانک پوری کی طرف تحریر فرمایا جس میں دلائل کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ عاشورہ' شب برات وغیرہ میں نوافل باجماعت ادا کرنا درست نہیں چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

کہ اکثر خاص و عام لوگ اس زمانہ میں نوافل ادا کرنے میں بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ اور مکتوبات یعنی فرضی نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور ان میں سنتوں اور مستحبوں کی

رعایت کم کرتے ہیں نوافل کو عزیز جانتے ہیں اور فرائض کو ذلیل و خوار۔ فرائض کو اوقات مستحبہ میں بمشکل ادا کرتے ہیں اور جماعت مسنونہ کی تکثیر بلکہ نفس جماعت میں کوئی تقید پابندی نہیں رکھتے۔ نفسِ فرائض کو غفلت و سستی سے ادا کرنا غنیمت سمجھتے ہیں اور روز عاشورہ اور شب برات اور ماہ رجب کی ستائیسویں رات اور ماہ رجب کے اول جمعہ کی رات کو جس کا نام انہوں نے لیلۃ الرغائب رکھا ہے۔ بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ اور نوافل کو بڑی جمعیت کے ساتھ جماعت سے ادا کرتے ہیں اور اس کو نیک و مستحسن خیال کرتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ یہ شیطان کے تسویلات یعنی مکر و فریب ہیں جو سیئات کو حسنات کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔

برائیوں کو نیکیوں

آپ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام مولانا عصام الدین ہروی شرح وقایہ کے حاشیہ میں فرماتے۔ کہ نوافل کو جماعت سے ادا کرنا اور فرض کی جماعت کو ترک کرنا شیطان کا مکر و فریب ہے۔ حضرت شیخ مجدد علیہ الرحمۃ اسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

پس وہ نماز جو روز عاشورہ اور شب برات اور لیلۃ الرغائب میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور دو دو سو یا تین تین سو یا اس سے زیادہ آدمی مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں۔ اور اس نماز اور اجتماع اور جماعت کو مستحسن خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ فقہاء کے اتفاق سے امر مکروہ کے مرتکب ہیں اور مکروہ کو مستحسن جاننا بڑا بھاری گناہ ہے۔ کیونکہ حرام کو مباح جاننا کفر تک پہنچا دیتا ہے اور مکروہ کو احسن سمجھنا ایک درجہ اس سے کم ہے اس فعل کی برائی کو اچھی طرح ملاحظہ کرنا چاہیے۔ اور کراہیت کے دفع کرنے میں ان کے پاس سند عدم تداعی ہے۔ ہاں عدم تداعی بعض روایات میں کراہت کو دفع کرتی ہے لیکن ایک یا دو کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور وہ بھی اس شرط پر کہ گوشۂ مسجد میں ہو۔ وَبِدُوْنِهَا خَرْطُ الْقَتَادِ۔ اس کے علاوہ بے فائدہ رنج ہے۔ تداعی سے مراد ہے نمازِ نفل کے ادا کرنے کے لیے ایک دوسرے کو خبر دینا۔ اور یہ معنی اس جماعت میں متحقق ہیں۔ کیونکہ قبیلہ قبیلہ عاشورہ کے دن ایک دوسرے کو خبر کرتے اور جتلاتے ہیں۔ کہ فلاں شیخ یا فلاں عالم کی مسجد میں جانا چاہیے اور نماز کو جمعیت سے ادا کرنا چاہیے ......

مستحبہ

نیکی

اس مکتوب کا اختتام فرماتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا "پس اسلام کے والیوں قاضیوں اور محتسبوں کو لازم ہے کہ اس اجتماع سے منع کریں۔ اور اس بارے میں بہت ہی زجر و تنبیہ کریں۔ تاکہ یہ بدعت جس سے فتنہ برپا ہو جڑ سے اکھڑ جائے۔"

وَاللّٰہُ یُحِقُّ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ۔

"اللہ تعالیٰ حق ثابت کرتا ہے اور وہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔"

(مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل نمبر ۲۸۸ ص ۶۲۸ ۔ ۶۳۱)

حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے نوافل کی جماعت جائز نہ ہونے کے متعلق نفیس اور بے مثل بحث فرمائی ہے 'فرماتے ہیں کہ "ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نوافل کی جماعت تداعی مکروہ ہے اسی حکم میں نمازِ خسوف (چاند گرہن کی نماز) بھی داخل' کہ وہ بھی تنہا پڑھی جائے"۔ (فتاویٰ رضویہ ۷/ ۴۱۶, ۴۱۷)

اسی فتویٰ میں کچھ دلائل اور حوالہ جات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں صرف تراویح وصلوۃ الکسوف (سورج گرہن کی نماز) وصلوۃ الاستسقاء مستثنیٰ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ۷/ ۴۱۸)

اسی طرح نماز قضائے عمری جو رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو چار نوافل کی صورت میں جماعت کے ساتھ یا تنہا پڑھی جاتی ہے اس نماز کی بھی کوئی اصل نہیں اس کے متعلق فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

نماز قضائے عمری کہ آخری جمعہ ماہ مبارک رمضان میں اس کا پڑھنا اختراع کیا گیا ہے اور اس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس نماز سے عمر بھر کی اپنی اور ماں باپ کی بھی قضائیں اتر جاتی ہیں۔ محض باطل وبدعت سیئہ شنیعہ ہے کسی کتابِ معتبر میں اصلاً اس کا نشان نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ۷/۴۱۷, ۴۱۸)

اسی طرح مولانا اشرف علی تھانوی نے "امداد الفتاویٰ" کے (ص ۳۲۲, ۳۲۳) پر نوافل کی جماعت کو دلائل کے ساتھ مکروہ تحریر کیا ہے۔

علمائے کرام خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اور فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی

بھرپور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ علمائے احناف کے نزدیک نوافل جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔

آیئے اسلامی تہواروں کے موقع پر نوافل اور دیگر معمولات میں فقہاء احناف کی تحقیق کے مطابق عمل کریں فقہاء کرام کی یہ تحقیق وارشادات قرآن وحدیث کا نچوڑ ہیں۔ صلوۃ تسبیح کا طریقہ بہت آسان ہے۔ اس کے چند کلمات ہیں جو مشکل نہیں ہیں لغو اور فضول کہانیاں اور گانے یاد کرنے کی بجائے انہیں یاد کرلیں اور اس نماز کو تنہا پڑھا کریں۔ (مترجم)

از مولانا نورالحسن تنویر صاحب چشتی

....

فصلِ ششم

اہم نصائح اور مواعظ کا بیان

اے بھائی! (اہل اللہ کی راہ سے) بیگانے اور طریقہِ (سنت) کے مخالف آدمی کی صحبت سے پرہیز کر اور بدعتی کی مجلس سے گریز کر۔ حضرت یحیی معاذ رازی قدس سرہ (متوفی ۲۸۵ھ) فرماتے ہیں

اِجۡتَنِبۡ مِنۡ صُحۡبَۃِ ثَلَاثَۃِ اَصۡنَافٍ: اَلۡعُلَمَآءِ الۡغَافِلِیۡنَ وَالۡقُرَّآءِ الۡمُدَاهِنِیۡنَ وَالۡمُتَصَوِّفَۃِ الۡجَاهِلِیۡنَ۔ (طبقات الاولیاء للسلمی ص ۱۱۳)

"تین قسم کے آدمیوں کی صحبت سے اجتناب کیا کرو۔ ایسے عالموں سے جو غافل ہوں ایسے قاریوں سے جو دھوکہ باز ہوں ایسے صوفیوں سے جو جاہل ہوں۔"

جو شخص پیری کی مسند پر بیٹھے اور اس کا عمل نہ تو سنت رسول ﷺ کے موافق ہو اور نہ ہی وہ شریعت منورہ کے زیور سے آراستہ ہو۔ تو خبردار! اس سے دور رہو۔ بلکہ جس شہر میں وہ سکونت پذیر ہے وہاں بھی مت رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ

دل کو اس کی طرف میلان پیدا ہو جائے اور مقصدِ عظیم میں خلل پڑ جائے کیونکہ وہ قابلِ اقتداء نہیں وہ پوشیدہ چور ہے اور شیطان کا ایک جال ہے۔ اگرچہ تم اس سے کئی قسم کے خوارقِ عادت دیکھو اور اسے ظاہراً دنیا سے لا تعلق پاؤ۔

فِرَّمِنْ صُحْبَتِهٖ اَكْثَرَ مَاتَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔ (طبقات الصوفیه ص ۱۵۱)

"شیر سے جتنا دور بھاگتے ہو اس سے بھی زیادہ ایسے شخص کی صحبت سے دور بھاگو۔"

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ (متوفی ۲۹۷ھ) نے فرمایا

اَلطُّرُقُ كُلُّهَا مَسْدُوْدَةٌ اِلَّا عَلٰى مَنِ اقْتَفٰى اَثَرَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (طبقات الصوفیه لابن الملقن ص ۱۲۷)

"رسول کریم ﷺ کی پیروی کرنے والے کے علاوہ (ہر شخص کے لیے) تمام راستے بند ہیں۔"

نیز فرمایا۔ مَنْ لَّمْ يَحْفَظِ الْقُرْاٰنَ وَلَمْ يَكْتُبِ الْحَدِيْثَ 'لَا يُقْتَدٰى بِهٖ فِيْ هٰذَا الشَّانِ'لِاَنَّ عِلْمَنَا مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔

"جس نے نہ قرآن سمجھا اور نہ ہی حدیث شریف لکھی تو اس حالت میں اس کی پیروی نہیں کی جائے گی کیونکہ ہمارا علم کتاب و سنت کے ساتھ مقید ہے"۔

نیز فرمایا۔ اِنَّ طُرُقَ السَّادَاتِ الْمُقَرَّبِيْنَ الصَّادِقِيْنَ السَّابِقِيْنَ مُقَيَّدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ'وَهُمُ الصُّوْفِيَّةُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَالْعُلَمَاءُ الْعَامِلُوْنَ بِالشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَهُمْ وَارِثُو النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ' الْمُتَّبِعُوْنَ لَهٗ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اَفَاضَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِمْ۔

"(بارگاہِ الٰہی کا) قرب حاصل کرنے والے' سچے مومن (ایمان و خدمت دین میں) سبقت لے جانے والے سرداروں کی راہیں کتاب و سنت کے ساتھ مقید ہیں۔ وہی حقیقت میں صوفی ہیں اور شریعت و طریقت کے مطابق عمل کرنے والے علماء ہیں وہی نبی پاک ﷺ کے (حقیقی) وارث ہیں وہی آپ کے اقوال' اخلاق اور افعال کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کی برکات کا فیضان ہم پر بھی فرمائے" (آمین)

(یہ فقیر) دوبارہ تحریر کرتا ہے۔ کہ آداب نبوی میں سستی کرنے والے اور تارکِ سنت مصطفوی علی مصدرہا الصلوۃ والسلام کو ہرگز عارف نہ سمجھو۔ اس کے تبتل وانقطاع (دنیا سے لاتعلقی) کے فریفتہ نہ بن جاؤ۔ اس کے خوارقِ عادت نہ سنو۔ اس کے زہد' توکل اور معارفِ توحیدی کے شیدائی نہ بنو۔ کیونکہ باطل فرقے مثلاً یہودی' نصرانی جوگی' اور برہمن وغیرہ بھی ان امور میں سچے فرقوں کے ساتھ (مماثلت میں) شریک ہیں۔

حضرت ابو عمر نجید رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۶ھ) نے فرمایا

"كُلُّ حَالٍ لَا يَكُوْنُ عَنْ نَتِيْجَةِ عِلْمٍ وَّاِنْ جَلَّ فَاِنَّ ضَرَرَهٗ عَلٰى صَاحِبِهٖ اَكْثَرُ مِنْ نَّفْعِهٖ۔ سُئِلَ عَنْهُ' مَا التَّصَوُّفُ ؟ قَالَ الصَّبْرُ تَحْتَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ۔ (طبقات الاولیاء للسلمی ص ٤٥٤)

"ہر وہ حالت جو علم کے نتیجہ کی بنا پر نہ ہو اگرچہ وہ کتنی ہی بڑی ہو اس کا نقصان صاحبِ حال کے لیے اس کے نفع سے زیادہ ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ تصوف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا امر و نہی کے تحت صبر کرنا"

کام کا دارومدار اتباع شریعت پر ہے۔ اور نجات کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی سے وابستہ ہے۔ حق اور باطل کے درمیان عدل کی تفریق کرنے والی یہی اتباعِ پیغمبر ﷺ ہے۔ زہد' توکل اور ترکِ دنیا اتباع رسول ﷺ کے بغیر ناقابلِ قبول ہے۔ افکار' اذکار' اشواق اور اذواق نبی پاک ﷺ کے وسیلہ کے بغیر ناقابلِ امید ہیں خوارقِ عادت کا دارومدار بھوک اور ریاضت پر ہے۔ معرفت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مَنْ تَهَاوَنَ بِالْاٰدَابِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ السُّنَنِ' وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالسُّنَنِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْفَرَائِضِ' وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالْفَرَائِضِ عُوْقِبَ بِحِرْمَانِ الْمَعْرِفَةِ۔ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعَاصِيْ تَزِيْدُ الْكُفْرَ۔

"جس نے آداب (بجالانے) کو حقیر سمجھا اسکو سنت کی محرومی کی سزا دی جائے گی جس نے سنتوں کو حقیر جانا اسکو فرائض کی محرومی کی سزا دی جائے گی جس نے فرائض کو حقیر جانا اسکو

معرفت کی محرومی کی سزا دی جائے گی اسی لیے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

۳۵۲۔ المعاصی تَزِیْدُ الْکُفْرَ۔

ترجمہ: گناہ کفر کی طرف لے جاتے ہیں۔

لوگوں نے حضرت سلطان ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ فلاں آدمی پانی کے اوپر چلتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ بہت آسان ہے۔ تنکے اور گھاس بھی پانی کے اوپر چلتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ فلاں آدمی ہوا میں اڑتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ چیل اور مکھی بھی ہوا میں اڑتی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص ایک گھڑی میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں چلا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان پل بھر میں مشرق سے مغرب تک چلا جاتا ہے اس طرح کی اشیاء کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ مرد وہ ہے کہ مخلوق کے ساتھ بیٹھے لین دین کرے نکاح کرے اور خلق خدا کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرے۔ اور ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہ رہے۔

لوگوں نے قدوۂ اہل اللہ ابو علی رودباری (متوفی ۳۲۲) رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ جو شخص لہو و لعب سنتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرے لیے حلال ہے کیونکہ میں اس مقام پر پہنچا ہوا ہوں کہ اختلافِ احوال اب مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ (آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے) تو آپ نے فرمایا۔ کہ وہ واقعی پہنچ گیا ہے۔ مگر جہنم میں پہنچ گیا ہے۔

(رسالہ قشیریہ اردو ص ۱۸۰)

حضرت ابو سلمان دارانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ رُبَّمَا وَقَعَتْ فِیْ قَلْبِیْ نُکْتَۃٌ مِّنْ نُکَتِ الْقَوْمِ اَیَّامًا فَلَا اَقْبَلُ مِنْہُ اِلَّا بِشَاھِدَیْنِ عَدْلَیْنِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ۔

(طبقات للسلمی ص ۷۸)

کہ جب بھی جماعت (صوفیہ) کے اہم مسائل میں سے کوئی حل طلب مسئلہ میرے دل میں آیا تو میں نے اسے دو عادل گواہوں یعنی کتاب و سنت کی شہادت کے بغیر قبول نہیں کیا۔"

۳۵۳۔ حدیث شریف میں ہے: اَصْحَابُ الْبِدَعِ کِلَابُ النَّارِ۔

(الجامع الصغیر ص ۱/۴۰۲)

"بدعتی دوزخ کے کتے ہیں"۔

نیز یہ بھی آیا ہے۔

٣٥٤۔مَنْ عَمِلَ بِبِدْعَةٍ خَلاَّهُ الشَّيْطٰنُ فِی الْعِبَادَةِ وَاَلْقٰی عَلَیْهِ الْخُشُوْعَ وَالْبُكَاءَ۔

"جو آدمی بدعت پر عمل کرتا ہے شیطان اسے عبادت میں لگا دیتا ہے۔اور اس پر خشوع و خضوع وارد کر دیتا ہے"۔

٣٥٥۔حدیث شریف میں ہے لاَ یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلاَ صَلٰوةً وَّلاَ صَدَقَةً وَّلاَ حَجًّا وَّلاَ عُمْرَةً وَّلاَ جِهَادًا وَّلاَ صَرْفًا وَّلاَ عَدْلاً یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلاَمِ كَمَا یَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ (ترغیب ۱/۸۶,۸۷)

"اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ' نماز' صدقہ' حج' عمرہ' جہاد' اس کا خرچ کرنا اور عدل کرنا قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ دائرہ اسلام سے اس طرح خارج ہو جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے"۔

قَالَ الشَّیْخُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِیْ مَعَارِجِ الْهِدَایَةِ اِعْلَمْ حَقًّا وَّتَحَقَّقْ صِدْقًا اَنَّ حُسْنَ كُلِّ اِنْسَانٍ وَّكَمَالَهٗ وَزِیْنَتَهٗ وَجَمَالَهٗ فِیْ كَمَالِ الْاِتِّبَاعِ الْمُصْطَفَوِیِّ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا اُصُوْلاً وَّفُرُوْعًا عَقْلاً وَّفِعْلاً عَادَةً وَّعِبَادَةً خُلُقًا وَّتَخَلُّقًا' اِذِ السَّعَادَاتُ كُلُّهَا مَنُوْطَةٌ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَ بِامْتِثَالِ الْاَوَامِرِ عَلٰی مُشَاهَدَةِ الْاِخْلاَصِ وَتَعْظِیْمِ الْمَنْهِیِّ عَلٰی مُشَاهَدَةِ الْخَوْفِ' بَلْ بِاقْتِفَاءِ اٰثَارِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ مَوَارِدِهٖ وَمَصَادِرِهٖ وَحَرَكَاتِهٖ وَسَكَنَاتِهٖ حَتّٰی یُلْجِمَ النَّفْسَ بِلِجَامِ الشَّرِیْعَةِ وَیَتَجَلّٰی فِی الْقَلْبِ حَقَائِقُ الْحَقِیْقَةِ۔وَلاَ یَحْصُلُ هٰذَا اِلاَّ بِتَصْقِیْلِ الْقَلْبِ عَلٰی قَانُوْنِ السُّنَّةِ مِنَ الْخِصَالِ الْمَذْمُوْمَةِ وَتَنْوِیْرِهٖ بِاَنْوَارِ الذِّكْرِ وَالتِّلاَوَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْاَخْلاَقِ الْمَحْمُوْدَةِ وَتَعْدِیْلِهٖ بِاَنْ یُّجْرِیَ جَمِیْعَ حَرَكَاتِ الْجَوَارِحِ عَلٰی نَهْجِ الْعَدْلِ حَتّٰی یَحْدُثَ فِیْهِ هَیْئَةٌ مُّسْتَوِیَةٌ بِهَا یَسْتَعِدُّ

لِقَبُوْلِ الْحَقَائِقِ وَيَصْلَحُ لِنَضْحِ رَوْحِ اللّٰهِ الْمَخْصُوْصَةِ لِسُلُوْكِ اَحْسَنِ الطَّرِيْقِ۔ هٰذَا مَا قَالَ۔

حضرت شیخ علی بن ابی بحر قدس سرہ نے معارج الہدایہ میں فرمایا۔ "اس کو حقیقت جانو اور سچ مانو۔ بیشک ہر انسان کے حسن و کمال اور زینت و جمال کا راز تمام امور میں مکمل طور پر اتباعِ مصطفوی میں مضمر ہے خواہ ان امور کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے 'اصول سے ہو یا فروع' سے عقل سے ہو یا فعل سے' عادت سے ہو یا عبادت سے' خُلق سے ہو یا تخلق (بناوٹ) سے۔ جب کہ ہر قسم کی سعادت اتباعِ سنت کے ساتھ ہی منسلک ہے اور مشاہدہ اخلاص کی وجہ سے امتثالِ اوامر (احکام کی فرمانبرداری) اور مشاہدہ خوف کی بنا پر تعظیم المنہی (ممنوعات کی توقیر) کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ بلکہ تمام موارد و مصادر اور حرکات و سکنات میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی کرنا ہی ہر طرح کی سعادت ہے یہاں تک کہ انسان اپنے نفس کو شریعت کی لگام دے۔ حتی کہ تمام حقیقتیں اس کے دل میں واضح ہو جائیں۔ اور (یہ مقصد) دل کو طریقہ سنت کے مطابق چمکا کر ہی حاصل ہوتا ہے۔ نیز یہ مقصد ذکر' تلاوت 'معرفت اور اچھے اخلاق کی تجلیات کے ساتھ دل کو منور کر کے حاصل ہوتا ہے۔ نیز یہ مقصد تعدیلِ قلب کے ذریعے بھی حاصل ہوتا ہے یہاں تک کہ تمام اعضاءِ جوارح کی حرکات عدل کے طریقہ پر ہوں۔ حتی کہ اس کے دل میں ایک ایسی ہیئت واقع ہو۔ جو بالکل راست ہو۔ جسکی وجہ سے دل حقائق قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور عمدہ راستہ پر چلنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص سے سیراب ہونے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے۔

توبہ : اگر کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ و استغفار کے ذریعے اس کا جلدی تدارک کرو پوشیدہ گناہ کی توبہ در پردہ اور ظاہری گناہ کی توبہ ظاہری طور پر کرو۔ اور توبہ کو دوسرے وقت کے لیے مت چھوڑو۔

۳۵۶۔ منقول ہے کہ کراماً کاتبین تین ساعتوں تک گناہ لکھنے میں توقف کرتے ہیں اگر صاحبِ گناہ اس دوران توبہ کر لیتا ہے تو وہ اس گناہ کو نہیں لکھتے ورنہ اس کے اعمال

نامے میں درج کر لیتے ہیں۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۱)

فائدہ: حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمۃ مؤلف کتاب ہذا نے مذکورہ حدیث کا اپنے لفظوں میں مفہوم بیان فرمایا ہے اس حدیث پاک کے کلمات یہ ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ یَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلِکُ الْمُوَکَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِہٖ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ مِنْ ذَنْبِہٖ ذَالِکَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ تِلْکَ السَّاعَاتِ لَمْ یُوَقِّفْ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (مترجم)

حضرت جعفر بن سنان قدس سرہ فرماتے ہیں غَفْلَتُکَ عَنْ تَوْبَۃِ ذَنْبٍ ارْتَکَبْتَہٗ شَرٌّ مِّنْ اِرْتِکَابِہٖ۔

جس گناہ کا تو نے ارتکاب کیا ہے اس سے توبہ کرنے سے غفلت اختیار کرنا اس گناہ کا ارتکاب کرنے سے بھی برا ہے۔"

اگر جلدی توبہ کرنا میسر نہ آئے تو جاں بلب ہونے کی حالت سے قبل توبہ کرلو یہ توبہ مقبول ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

۳۵۷۔ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ۔ (مشکاۃ ص ۲۰۳)

"اللہ تعالیٰ رات کیوقت اپنا دست قدرت (بخشش کیلئے) پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والے توبہ کرلیں۔ اور دن کو اپنا دستِ قدرت بڑھاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والے توبہ کرلیں۔"

تقویٰ: ہمیں پرہیزگاری اور تقویٰ کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔ کیونکہ اس راستہ میں اوامر کے بجالانے کی نسبت نواہی سے رک جانا زیادہ ترقی بخشتا ہے اور فائدہ بھی پہنچاتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں

اَعْمَالُ الْخَیْرِ یَعْمَلُھَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَلَا یَجْتَنِبُ عَنِ الْمَعَاصِیْ اِلَّا الصِّدِّیْقُ۔

" اچھے اعمال تو نیک آدمی بھی کرتا ہے اور فاجر بھی۔ مگر گناہوں سے صرف صداقت کا علمبردار ہی باز رہتا ہے۔"

حضرت معروف کرخی (متوفی ۲۰۰ھ) قدس سرہ نے فرمایا۔ غُضُّوا اَبصَارَکُمْ وَلَوْعَنْ شَاۃٍ اُنْثٰی۔ (طبقات للسلمی ص۸۸)

"اپنی نظریں نیچی رکھا کرو۔ خواہ تمہارے سامنے مونث بکری ہی ہو۔"

۳۵۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جُلَسَاءُ اللّٰہِ غَدًا اَھْلُ الْوَرَعِ وَالزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا۔ (الجامع الصغیر ۱/۱۴۳)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کے اندر زہد و تقویٰ اختیار کرنے والے کل (بروزِ قیامت) اللہ تعالیٰ کے ہمنشین ہونگے۔"

۳۵۹۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رَکْعَتَانِ مِنْ رَّجُلٍ وَّرِعٍ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ رَکْعَۃٍ مِّنْ مُّخَلِّطٍ۔ (الجامع لصغیر ۲/۲۳، ۲۴)

"کہ متقی آدمی کی ادا کی ہوئی دو رکعت مخلط (اچھے اور برے اعمال کو ملانے والے) کی ادا کی ہوئی ہزار رکعت سے افضل ہیں۔"

۳۶۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے اَلصَّلٰوۃُ خَلْفَ رَجُلٍ وَّرِعٍ مَقْبُوْلَۃٌ وَالْھَدِیَّۃُ اِلٰی رَجُلٍ وَّرِعٍ مَقْبُوْلَۃٌ وَالْجُلُوْسُ مَعَ رَجُلٍ وَّرِعٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ وَالْمُذَاکَرَۃُ مَعَہٗ صَدَقَۃٌ۔ (الجامع الصغیر ۲/۵۰)

"متقی آدمی کے پیچھے ادا کی ہوئی نماز قبول ہوتی ہے متقی آدمی کو تحفہ دینا مقبول ہے۔ متقی آدمی کے پاس بیٹھنا عبادت میں شمار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنا صدقہ ہے"۔

"جس کام میں تمہارا دل رک جائے اسکو ترک کردو۔ اس کا ارتکاب مت کرو۔ اور نفس کے فتویٰ پر ہرگز نہ چلو۔ امور متردّدہ (شک میں ڈالنے والے امور) میں اپنے دل کو مفتی بناؤ۔" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۳۶۱۔ اَلْبِرُّ مَا سَکَنَتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَالَمْ تَسْکُنْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَلَمْ یَطْمَئِنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ وَاِنْ اَفْتَاکَ الْمُفْتُوْنَ۔

(ترغیب ۲/۵۵۷، ۵۵۸)

"نیکی وہ ہے جس پر نفس پُر سکون ہو جائے اور دل مطمئن ہو جائے۔ اور گناہ وہ ہے جس پر

نفس کو سکون حاصل نہ ہو اور نہ ہی دل مطمئن ہو۔ اگرچہ اصحاب فتویٰ تجھے اس کے حق میں فتویٰ دیں۔

۳۶۲۔ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ۔

(الجامع الصغیر ۱/۱۵۲)

"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ جو کام تجھے شک میں ڈالتا ہے اس کو ایسے کام کی خاطر ترک کر دے جو تجھے شک میں نہیں ڈالتا۔"

اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ جس جگہ شک آئے اور دل رک جائے اس کو نہیں کرنا چاہیے اگر شک نہ آئے تو اس کے ارتکاب کی رخصت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۳۶۳۔ اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ۔ (الجامع الصغیر ۱/۱۵۲)

"حلال وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے اور جس کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے (کوئی حکم نہیں دیا) وہ ان امور میں سے ہے جنکی رخصت ہے۔"

جو شخص مشتبہ امور میں مبتلا ہے اس کے لیے فرق اور امتیاز کرنے والی ایک بات یہ ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے سینے یا دل پر رکھے اگر وہ (دل کو) ساکن پائے تو آگے بڑھے۔ اگر اسے مضطرب پائے تو اپنے آپ کو اس کام سے الگ کرلے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

۳۶۴۔ یُفْتِیْکَ نَفْسُکَ ضَعْ یَدَکَ عَلٰی صَدْرِکَ فَاِنَّہٗ یَسْکُنُ لِلْحَلَالِ وَیَضْطَرِبُ لِلْحَرَامِ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ وَاِنْ اَفْتَاکَ الْمُفْتُوْنَ۔ اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ یَّذَرُ الصَّغِیْرَ مَخَافَۃَ اَنْ یَّقَعَ فِی الْکَبِیْرِ۔ (کنز العمال رقم ۷۳۰۶)

"تیرا نفس تجھے فتویٰ دے گا اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ بیشک یہ حلال کے لیے پر سکون ہوگا اور حرام کے لیے مضطرب ہوگا تو شک میں ڈالنے والی چیز کو ترک کر دے ایسی چیز کے لیے جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی۔ اگرچہ تجھے فتویٰ دینے والے اس کے حق میں فتویٰ دیں

بیشک مومن وہ ہوتا ہے۔ جو گناہ صغیرہ کو اس خوف سے ترک کر دیتا ہے کہ یہ صغیرہ گناہ کہیں اسے کبیرہ گناہ میں مبتلا نہ کر دے۔"

ایک اور روایت میں آیا ہے۔

٣٦٥۔ضَعْ یَدَکَ عَلٰی فُؤَادِکَ فَاِنَّ الْقَلْبَ یَسْکُنُ لِلْحَلَالِ۔

(فردوس الاخبار ٢/٣٣٨)

ترجمہ: اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ۔ بیشک دل حلال کی وجہ سے سکون میں ہو جاتا ہے۔"

طاعات کا بیان

وہ اپنی تمام طاعات اور عبادات کو ناقص سمجھے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے قاصر خیال کرے۔ حضرت ابو محمد بن منازل قدس سرہ (متوفی ٣٢٩ھ) فرماتے ہیں۔

ذَکَرَاللّٰہُ تَعَالٰی اَنْوَاعَ الْعِبَادَاتِ فَقَالَ الصَّابِرِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ وَالْقَانِتِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ، خَتَمَ الْمَقَامَاتِ کُلَّھَا بِمَقَامِ الْاِسْتِغْفَارِ لِیَرَی الْعَبْدُ تَقْصِیْرَہٗ فِیْ جَمِیْعِ اَفْعَالِہٖ وَاَحْوَالِہٖ فَیَسْتَغْفِرُ مِنْھَا۔

(طبقات الصوفیہ للسلمی ص٣٦٨)

'اللہ تعالیٰ نے عبادات کی مختلف اقسام بیان کی ہیں اس نے فرمایا ہے الصَّابِرِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ (آخر تک) ان سب عبادات کو استغفار پر ختم کیا ہے تاکہ بندہ اپنی تقصیر کو ان تمام افعال اور احوال میں یقین کرلے اور اس کمی کی وجہ سے مغفرت طلب کرے۔"

حضرت جعفر بن سنان قدس سرہٗ (متوفی ٣١١ھ) فرماتے ہیں۔

تَکَبُّرُ الْمُطِیْعِیْنَ عَلَی الْعُصَاۃِ بِطَاعَتِھِمْ اَشَرُّ مِّنْ مَّعَاصِیْھِمْ وَاَضَرُّ عَلَیْھِمْ

(طبقات الصوفیہ للسلمی ص٣٣٣)

"اطاعت گزاروں کا گناہگاروں پر تکبر کرنا اپنی اطاعت کی وجہ سے ہے ان کا ایسا کرنا گناہگاروں کے گناہوں سے زیادہ شر انگیز ہے۔ اور ان کے لیے زیادہ نقصان دہ ہے۔"

حضرت مرتعش (متوفی ٣٢٨ھ) قدس سرہٗ کو (رمضان شریف کے) آخری عشرہ

میں جامع مسجد سے باہر دیکھا گیا فَقِیلَ لَہٗ مَاالَّذِی اَخرَجَکَ مِنَ المَسجِدِ فَقَالَ مُشَاھَدَۃُ القُرَّآءِ وَتَعظِیمُ طَاعَتِھِم عِندَھُم ۔ (طبقات للسلمی ۳۵۲)

"ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس وجہ سے مسجد سے باہر نکلے ہیں آپ نے فرمایا۔ قراء کی ریاکاری اور ان کا اپنی اطاعت کو عظیم خیال کرنے کی وجہ سے میں مسجد سے نکل آیا ہوں۔"

کسب و توکل کا بیان:

اگر کوئی اپنے لیے یا اپنے اہل و عیال کی غذا کے لیے کوئی کام مثلاً تجارت وغیرہ اختیار کر لے تو ممنوع نہیں۔ بلکہ یہ مستحسن ہے کیونکہ اسلاف نے اس کو اختیار کیا ہے۔ احادیث میں کسب (معاش) کی بیشمار فضیلتیں ملتی ہیں۔ اگر توکل اختیار کرے تو اچھا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کسی سے کوئی طمع نہ کرے۔

حضرت محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا۔

اَنَحنُ مُتَعَبَّدُونَ بِالکَسبِ اَم بِالتَّوَکُّلِ فَقَالَ التَّوَکُّلُ حَالُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالکَسبُ سُنَّۃُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا استَنَّ الکَسبَ لِمَن ضَعُفَ عَن حَالِ التَّوَکُّلِ وَسَقَطَ عَن دَرَجَۃِ الکَمَالِ الَّتِی ھِیَ حَالُہٗ عَلَیہِ السَّلَامُ ۔ فَمَن اَطَاقَ التَّوَکُّلَ فَالکَسبُ غَیرُ مُبَاحٍ لَہٗ اِلَّا کَسبَ مُعَاوَنَۃٍ لَا کَسبَ اِعتِمَادٍ ۔ وَمَن ضَعُفَ حَالُہٗ عَنِ التَّوَکُّلِ الَّتِی ھِیَ حَالُ الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُبِیحَ لَہٗ طَلَبُ المَعَاشِ وَالکَسبِ لِئَلَّا یَسقُطَ عَن دَرَجَۃِ السُّنَّۃِ حَیثُ سَقَطَ عَن دَرَجَۃِ حَالِہٖ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔

(طبقات للسلمی ص ۴۱۴، ۴۱۵)

کیا ہم کسب کے مکلف ہیں یا توکل کے تو آپ نے فرمایا توکل تو نبی پاک ﷺ کا حال ہے۔ کسب آپ کی سنت ہے کسب اس کے لیے سنت ہے جو توکل کے حال میں کمزور ہو۔ اور کمال کے درجہ سے ساقط ہو جو نبی کریم ﷺ کا حال ہے اور جو شخص توکل کی طاقت رکھ

ہواس کے لیے کسب غیر مباح ہے۔ صرف کسبِ معاونت جائز ہے (جس سے گزر اوقات ہو سکے) نہ کہ کسبِ اعتماد (زائد از ضرورت کمائی کے حصول کے لیے کوشاں رہنا کیونکہ وہ اس کے نزدیک قابلِ بھروسہ ہے۔) جس کا حال اس توکل کی نسبت کمزور ہو جو نبی پاک ﷺ کے توکل کا ہے تو اس کے لیے طلبِ معاش مباح ہے۔ تاکہ کسب سنت کے درجہ سے ساقط نہ ہو جائے جس طرح آنحضرت ﷺ کے حال کے مقام سے وہ ساقط ہے۔

فائدہ: حضرت محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمۃ سے فیض یافتہ تھے اور تستری کا وصال ۲۸۳ھ ہے۔

حضرت ابو محمد منازل (متوفی ۳۲۹ھ) قدس سرہ فرماتے ہیں۔ اَلتَّفْوِيْضُ مَعَ الْكَسْبِ خَيْرٌ مِّنْ خُلُوِّهٖ عَنْهُ۔ (طبقات الصوفیہ للسلمی ص۳۶۹)

"اللہ کے حکم پر راضی رہتے ہوئے کسب اختیار کرنا، نہ کرنے سے بہتر ہے۔"

کھانا کھانے کا بیان: کھانا کھانے میں میانہ روی سے کام لے نہ اس قدر زیادہ کھائے کہ اطاعت میں سستی پیدا ہو جائے۔ اور یہ بدمزہ کر کے رکھ دے۔ اور نہ اس قدر کم کھائے کہ کام اور اطاعت سے ہی عاجز آ جائے۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا: "اعلیٰ کھانا کھا اور خوب کام کر۔"

مختصر یہ کہ کام کا انحصار اطاعت پر ہے جو چیز بھی اس سلسہ میں اسکی معاون ہے باعثِ برکت ہے۔ جو بھی اس کارخانہ میں خلل اندازی کرے وہ ممنوع ہے۔

نیت کو درست رکھنا: (مسلمان پر لازم ہے کہ) وہ تمام افعال اور حرکات میں نیت کی رعایت کا قصد کرے اور جب تک نیتِ صالحہ حاصل نہ ہو کسی عمل میں حتی الامکان پیش قدمی نہ کرے۔

گوشہ نشینی اور خاموشی: گوشہ نشینی اور خاموشی کی طرف رغبت رکھو۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۳۶۶۔ اَلْحِكْمَةُ عَشَرَةُ اَجْزَآءٍ تِسْعَةٌ مِّنْهَا فِي الْعُزْلَةِ وَوَاحِدٌ فِي الصَّمْتِ۔

(الجامع الصغیر ۱/۱۵۱)

"حکمت کے دس اجزاء ہیں ان میں سے نو اجزاء گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک جزو خاموشی میں ہے۔"

(راہ سلوک کے مسافر کو چاہیے کہ) بقدرِ ضرورت لوگوں سے میل جول رکھے اور تمام وقت مراقبہ اور اذکار میں بسر کرے۔

مجلس اختیار کرنے کا بیان : اب کام کا وقت ہے۔ مجلس اختیار کرنے کا وقت آنے والا ہے۔ مگر وہ صحبت جو افادہ (فائدہ دینے) اور استفادہ (فائدہ حاصل کرنے) کے لیے ہو وہ پسندیدہ بلکہ بہت ہی ضروری ہے اسی طرح اہل طریقت کے ساتھ صحبت رکھنا بھی مستحسن ہے بشرطیکہ وہ ایک دوسرے میں گم ہوں اور لایعنی گفتگو بھی نہ کریں۔ بلکہ بعض اوقات (اہل طریقت کی صحبت میں بیٹھنا) گوشہ نشین ہو کر بیٹھنے سے ترجیح پا جاتا ہے۔ (انسان پر لازم ہے کہ) اپنے طریقہ کے مخالف (سلفِ صالحین اور اپنے مشائخ کی مخالفت کرنے والے) کی مجلس اختیار نہ کرے۔

حُسنِ خلق : ہر نیک و بد کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیے خواہ باطن (دل) خوش ہو یا رنجیدہ ہو۔ اور جو معذرت کے ساتھ پیش آئے اس کی معذرت قبول کر لینی چاہیے۔ اپنا خلق اچھا رکھنا چاہیے اور بہت کم کسی پر اعتراض کرنا چاہیے (انسان کے لیے ضروری ہے کہ) وہ نرم اور ملائم گفتگو کرے اور کسی کے ساتھ سختی سے پیش نہ آئے اگر کسی کے ساتھ سختی سے پیش آئے تو خدا تعالیٰ عزوجل ہی کی رضا کے لیے ایسا کرے۔

شیخ عبد اللہ بابان قدس سرہ نے فرمایا کہ "درویشی نہ نماز ہے' نہ روزہ' نہ شب بیداری یہ تو سب اسبابِ بندگی ہیں کسی کے ساتھ ناراض نہ ہونا درویشی ہے اگر تم اس کو حاصل کر لو تو واصل ہو جاؤ گے۔"

لوگوں نے محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: بِمَاذَا یُعْرَفُ الْاَوْلِیَاءُ فِی الْخَلْقِ؟ قَالَ بِلُطْفِ لِسَانِهِمْ وَحُسْنِ اَخْلَاقِهِمْ وَبَشَاشَةِ وُجُوهِهِمْ وَسَخَاوَةِ

اَنْفُسِهِمْ وَقِلَّةِ اَغْرَاضِهِمْ وَقُبُوْلِ عُذْرِ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ وَتَمَامِ الشَّفَقَةِ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ بَرِّهِمْ وَفَاجِرِهِمْ۔ (طبقات الصوفیہ للسلمی ص ۴۱۵)

مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے دوست کس چیز کے ذریعے پہنچانے جاتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اپنی زبان کی نرمی، حسنِ اخلاق، خندہ روئی، سخاوت نفس، قلتِ اغراض، معذرت کرنے والے کی معذرت قبول کر لینے اور مخلوق خدا خواہ نیکوکار ہو یا بدکار اس کے ساتھ بھرپور شفقت کرنے سے اولیاء اللہ کی پہچان ہوتی ہے۔

حضرت ابو عبداللہ احمد المقری قدس سرہ (متوفی ۳۶۶ھ) فرماتے ہیں۔

اَلْفُتُوَّةُ حُسْنُ الْخُلُقِ مَعَ مَنْ تُبْغِضُهُ وَبَذْلُ الْمَالِ لِمَنْ تَكْرَهُهُ وَحُسْنُ الصُّحْبَةِ مَعَ مَنْ يَتَنَفَّرُ قَلْبُكَ مِنْهُ۔ (طبقات للسلمی ص ۵۱۱)

"جس کے ساتھ ناراضگی ہو اس کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا جس کو تو ناپسند کرتا ہے اسکی خاطر مال صرف کرنا، جس سے تیرا دل نفرت کرتا ہے اسکے ساتھ حسن صحبت سے پیش آنا ہی مردانگی ہے۔"

گفتگو کرنا: گفتگو کرتے ہوئے کم گوئی کا لحاظ رکھنا چاہیے۔نہ زیادہ بولنا چاہیے اور نہ زیادہ ہنسنا چاہیے کیونکہ (زیادہ بولنا اور زیادہ ہنسنا) دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا

اپنے جملہ امور کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور خدمت میں چستی کا مظاہرہ کرو۔ تاکہ تم تدبیر امور سے فارغ رہو

حضرت سید الطائفہ (جنید بغدادی) قدس سرہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

نَجِّحْ كُلَّ حَاجَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا تَرْكُهَا۔ (طبقات للسلمی ص ۱۶۰)

"ہر دنیاوی حاجت میں کامیابی اس (حاجت) کو ترک کر دینا ہے۔"

اگر تیرا دل ایک سمت ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے جملہ امور کی کفایت کر دے گا۔

۳۶۷۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمًّا وَّاحِدًا ھَمَّ آخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ۔ (مشکاۃ کتاب العلم) ۲۶۳

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے تمام غموں کا ایک غم، یعنی آخرت کا غم بنا لیا تو اللہ تعالیٰ دنیا کے غم میں اسے کافی ہوگا۔

نیز وہ اپنے بندوں کو تجھ پر مہربان کر دے گا وہ تیرا ہر کام کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔

حضرت یحیی معاذ رازی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

عَلٰی قَدْرِ حُبِّكَ اللّٰہَ یُحِبُّكَ الْخَلْقُ وَ قَدْرِ خَوْفِكَ مِنَ اللّٰہِ یَھَابُكَ الْخَلْقُ وَعَلٰی قَدْرِ شُغْلِكَ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَشْتَغِلُ بِاَمْرِكَ الْخَلْقُ۔

(طبقات للسلمی ص ۱۱۱)

"جس قدر تیرے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو گی اسی قدر مخلوق تجھ سے محبت کرے گی جس قدر تیرے دل میں خوف خدا ہو گا اسی قدر مخلوق بھی تجھ سے ڈرے گی اور جس قدر تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف متوجہ و مشغول رہے گا اسی قدر مخلوق تیرے کام میں مشغول رہے گی۔"

نیز انہوں نے فرمایا: مَنْ سَرَّ بِخِدْمَۃِ اللّٰہِ سَرَّ الْاَشْیَاءُ بِخِدْمَتِہٖ وَمَنْ قَرَّتْ عَیْنُہٗ بِاللّٰہِ قَرَّتْ عُیُوْنُ کُلِّ شَیْءٍ بِالنَّظَرِ اِلَیْہِ۔ (طبقات للسلمی ص ۱۱۳)

"جو خدمت الٰہی میں مسرور ہوتا ہے اشیاء اسکی خدمت کر کے خوش ہوتی ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ (محبت کر کے) اپنی آنکھ ٹھنڈی کرتا ہے۔ ہر شی اس کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتی ہے۔"

مختصر یہ کہ تو نے جینا ہے تو اسی کے لیے زندہ رہ۔ ورنہ تو جینا چھوڑ دے اور اپنے نفس کی تدبیر میں مشغول نہ ہو۔ فضلِ الٰہی کے سوا کسی پر بھی اعتماد نہ کر۔

حضرت ابو محمد راسبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۷ھ) نے فرمایا: اَعْظَمُ حِجَابٍ بَیْنَكَ

وَبَيْنَ الْحَقِّ اشْتِغَالُكَ بِتَدْبِيْرِ نَفْسِكَ وَاعْتِمَادُكَ عَلٰى عَاجِزٍ مِّثْلِكَ فِيْ اَسْبَابِكَ۔ لَايَكُوْنُ الصُّوْفِيُّ صُوْفِيًّا حَتّٰى لَاتُقِلَّهٗ اَرْضٌ وَّلَاتُظِلَّهٗ سَمَآءٌ وَلَا يَكُوْنَ لَهٗ قَبُوْلٌ عِنْدَ الْخَلْقِ وَيَكُوْنُ مَرْجِعُهٗ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ اِلَى الْحَقِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ (طبقات الصوفیہ للسلمی ص ۵۱۳)

"خداوند کریم اور تیرے درمیان سب سے بڑا حجاب یہ ہے کہ تو نفس کی تدبیر میں مشغول ہو جائے۔ اور اپنے اسباب میں کسی اپنے جیسے پر اعتماد کرلے صوفی اس وقت تک حقیقی صوفی نہیں ہوتا جب تک کہ زمین اس کے لیے سمٹ نہ جائے آسمان اس پر سایہ کناں نہ ہو اور عوام الناس میں مقبول نہ ہو۔ ہر حال میں اس کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔"

اہل و اعیال کے ساتھ برتاؤ: (انسان کو) اپنی اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے اور بقدر ضرورت میل جول رکھنا چاہیے تاکہ ان کا حق ادا ہو سکے۔ ان کے ساتھ محبت تام نہیں کرنی چاہیے تاکہ کہیں یہ چیز بارگاہِ الٰہی سے منہ موڑنے کا سبب نہ بن جائے قلبی احوال نااہل کے سامنے ظاہر نہیں کرنے چاہئیں نیز غافل سرمایہ داروں کی مجلس اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

سنت کی اتباع اور بدعت سے اجتناب: ہر حالت میں سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیے اور جتنا ممکن ہو بدعت سے احتراز کرنا چاہیے۔

قبض وبسط ونرمی کا بیان

بسط کے زمانہ میں شرعی حدود کی اچھے طریقہ سے پاسداری کرنی چاہیے اور حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے اور قبض کے دور میں امیدوار رہنا چاہیے تنگدلی اور مایوسی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ (سورۃ الانشراح آیت ۵۔

"پس یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔

(ضیاء القرآن)

(انسان کو چاہیے کہ) تنگی اور فراخی کے زمانہ میں یکسانیت پیدا کرنے کا قصد کرے کسی شی کے موجود ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں ایک ہی حالت پر رہے بلکہ حالتِ عدم میں آسودہ حال رہے۔اور حالتِ وجود میں مضطرب رہے۔

لوگوں نے ابو سعید اعرابی قدس سرہ (متوفی ۳٤۱ھ) سے فقراء کی حالت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

"کسی شئے کے نہ ہونے کی صورت میں ان (فقراء) کے اخلاق میں سکون ہوتا ہے اور کسی شئے کے پالینے کی صورت میں ان کے اخلاق میں بے چینی ہوتی ہے غموں کے وقت انس ہوتا ہے اور مسرتوں کے وقت خوف ہوتا ہے انسان حوادث کے دوران تذبذب میں نہ پڑے۔ (طبقات للسملی ٤۳۰)

(انسان کو چاہیے) کہ لوگوں کے عیوب پر نظر نہ رکھے۔ہمیشہ اپنے عیوب پر نظر رکھے کسی مسلمان پر بھی اپنی ذات کو افضل قرار نہ دے بلکہ ہر ایک کو اپنی ذات سے افضل تصور کرے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۱ھ) نے فرمایا: "مَالِیُ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ قِیْلَ وَلَا عَلَی الْمُخَنَّثِیْنَ ؟ قَالَ وَلَا عَلَی الْمُخَنَّثِیْنَ ۔ (طبقات للسلمی ص ٤۹،۵۰)

"مجھے کسی پر بھی برتری حاصل نہیں ۔تو لوگوں نے آپ سے پوچھا مخنثوں (ہیجڑوں) پر بھی نہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں ان پر بھی نہیں ۔"

ہر مسلمان کے متعلق اس اعتقاد کا اظہار کرے کہ میرے کام کی عقدہ کشائی (حل) اسکی ذات اور دعا کی برکت سے ممکن ہے۔ اہل حقوق کا پابند رہے۔

۳٦۸ ۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِذِی الْحَقِّ اَسِیْرٌ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن حق والے کا قیدی (پابند) ہے۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے۔

۳۶۹۔مَنْ لَمْ يَأْنَفْ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا' خِدْمَةِ الْعِيَالِ وَالْجُلُوْسِ مَعَ الْفُقَرَاءِ وَالْاَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ (کنزالعمال ۱۳۸/۱)

ترجمہ: جو تین کام ناپسند نہ کرتا ہو وہ حقیقی مومن ہے اہل وعیال کی خدمت کرنا۔ غریبوں کے ساتھ بیٹھنا اور خادم کے ساتھ مل کر کھانا۔ یہی افعال مومن کی علامات ہیں جن کا وصف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں یہ (کہہ کر) بیان فرمایا ہے اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہی حقیقی مومن ہیں۔

اتباعِ سلف کا بیان

(انسان کا فرض ہے کہ) ہر وقت اسلاف کی سیرت کو پیشِ نظر رکھے اور فقراء کی صحبت کی طرف اپنی رغبت رکھے کسی بھی شخص کی غیبت نہ کرے اور مقدور بھر غیبت کرنے والے کو منع کرے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنی عادت بنا لے' مال خرچ کرنے پر حریص رہے نیک کام کرنے پر خوشی محسوس کرے اور برے کام کرنے سے دور رہے۔

لوگوں نے حضرت محمد بن علیان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ بندہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نشانی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وَنَشَاطُهٗ فِی الطَّاعَاتِ وَتَثَاقُلُهٗ عَنِ الْمَعَاصِیْ۔

(طبقات للسلمی ص۴۱۸)

"اطاعت میں مسرت اور گناہ کی صورت میں گرانی" (بوجھ محسوس کرنا اسکی رضا کی نشانی ہے)

۳۷۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

(مجمع الزوائد / ۲۲۷,۲۲۶۔)

ترجمہ: جس کو گناہ افسردہ کردے اور نیکی خوش کردے تو وہ مومن ہے۔

(انسان) افلاس کے خوف سے تنگدستی نہ کرے۔ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔ (سورۃ بقرہ ۲۶۸)

ترجمہ: شیطان ڈراتا ہے تمہیں تنگدستی سے اور تم کو بے حیائی کا حکم کرتا ہے۔

معشیت کی کمی کے باعث غم نہ کرے کیونکہ حقیقی (پُر مسرت) زندگی کا وقت آگے آنے والا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

۳۷۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَۃِ۔ (بخاری کتاب الجھاد رقم ۲۶۷۹)

ترجمہ: الٰہی! بہترین زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اس جگہ کی تنگی وہاں کی وسعت کا ثمر دینے والی ہے۔

۳۷۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَلَّ مَالُہٗ وَکَثُرَ عِیَالُہٗ وَحَسُنَتْ صَلٰوتُہٗ وَلَمْ یَغْتَبِ الْمُسْلِمِیْنَ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ مَعِیَ کَھَاتَیْنِ (ترغیب ۱۵۱/۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا مال کم ہو، اولاد زیادہ ہو اور نمازوں میں حسن ہو، اس نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی ہو وہ قیامت کے دن اس شان سے آئے گا کہ وہ میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوگا۔

۳۷۳۔ نیز آپ نے فرمایا: طُوْبٰی لِمَنْ بَاتَ حَاجًّا وَاَصْبَحَ غَازِیًا رَجُلٌ مَسْتُوْرٌ ذُوْعِیَالٍ مُتَعَفِّفٌ قَانِعٌ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الدُّنْیَا یَدْخُلُ عَلَیْھِمْ ضَاحِکًا وَیَخْرُجُ مِنْھُمْ ضَاحِکًا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ ھُمُ الْحَاجُّوْنَ الْغَازُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔ (الجامع الصغیر ۵۴/۲)

ترجمہ: جنت کا سرسبز سایہ دار درخت اس شخص کے لیے ہے جس نے حج میں رات بسر کی اور غازی بن کر صبح کی وہ ایسا غیر معروف شخص ہے جو صاحبِ اولاد، لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے والا اور دنیا میں سے تھوڑے پر قناعت کرنے والا ہے جو ان کے پاس ہنستے ہوئے آتا ہے اور ہنستے ہوئے جاتا ہے۔ (اپنا حال قناعت کی وجہ سے کسی پر ظاہر نہیں کرتا) قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہی لوگ حج کرنے والے، فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے ہیں۔ (ان کو حج اور جہاد کا ثواب ملتا ہے)

فقیروں اور دینی بھائیوں کی خدمت سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

حضرت جعفر خدری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۴۸ نے فرمایا: سَعْیُ الْاَحْرَار

لِاَخْوَانِهِمْ لَا لِاَنْفُسِهِمْ۔ (طبقات للسلمی ٤٣٧)

"آزاد بندوں کی کوشش اپنے بھائیوں کے لیے ہوتی ہے اپنی ذات کیلئے نہیں ہوتی"

حضرت ابو عبد اللہ حصیف رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٣٧١) فرماتے ہیں۔

"میرے احباب میں سے ایک آدمی میرے پاس مہمان بن کر آیا۔ اتفاق سے اس کو پیٹ کی بیماری (جلاب) لاحق ہو گئی۔ میں نے اس کی خدمت اپنے ذمہ لی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ ساری رات اس کے سامنے سے طشت اٹھاتا رہا۔ ایک دفعہ مجھے اونگھ سی آگئی۔ اس نے مجھ سے کہا نِمْتَ لَعَنَکَ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے تو سو گیا ہے؟ لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا تمہیں جب اس نے لعنک اللّٰہ کہا تو تم نے بذاتِ خود کیسا محسوس کیا؟ میں نے کہا کہ مجھے ایسا محسوس ہوا گویا اس نے مجھ کو رَحِمَکَ اللّٰہُ یعنی اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت کرے کہا ہو۔ (طبقات للسلمی ص٤٦٤)

جس حالت اور مقام پر تو نہیں پہنچا اس کے قریب پہنچنے سے پہلے اس کے بارے میں گفتگو نہ کر۔ حضرت ابو عمر زجاجی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٣٤٨) نے فرمایا: مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ حَالٍ لَّمْ یَصِلْ اِلَیْہِ کَانَ کَلَامُہٗ فِتْنَۃً لِّمَنْ یَّسْمَعُہٗ وَدَعْوٰی یَتَوَلَّدُ فِیْ قَلْبِہٖ وَحُرِمَ الْبُلُوْغَ اِلٰی ذٰلِکَ الْحَالِ وَالْوُصُوْلَ اِلَیْہِ۔ (طبقات للسلمی ص٤٣٢)

"جو شخص کسی ایسے حال کے متعلق گفتگو کرتا ہے جس تک وہ ابھی نہیں پہنچا اس کا کلام سننے والے کے لیے فتنہ ہو گا اور ایسا دعوی ہو گا جو اس کے دل میں پیدا ہوا ہے اور ایسے شخص کو اس حالت تک پہنچنے سے محروم کر دیا جائے گا۔"

آدابِ مشائخ

تم مشائخ کی خدمت ادب کے ساتھ سر انجام دو تاکہ تم ان کے تبرکات سے بہرہ ور ہو سکو تمام طریقت ادب ہے۔ تم نے یہ بات تو سنی ہو گی کہ کوئی بھی بے ادب خداوند کریم تک نہیں پہنچ سکا۔ میری دلی تمنا یہ ہے کہ اس عظیم گروہ سے متعلق آداب علیحدہ تحریر کیے جائیں۔ ہمارے بزرگ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اس

بارے میں ایک کتابچہ تحریر فرمایا ہے اور پیر کے کچھ آداب اس میں درج فرمائے ہیں میسر آئے تو اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

فائدہ : جس کتابچہ کا ذکر حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اگر وہ کسی کے علم میں ہو یا کسی کے پاس ہو تو آگاہ فرمائیں کیونکہ وہ ہمارے علم نہیں البتہ آپ کے مکتوبات میں پیر کے آداب متعدد جگہ مذکور ہیں۔ (مترجم)

مختصر یہ کہ (مرید پر لازم ہے) خاک اور بے وجود ہو کر انکی خدمت کے لیے آگے بڑھے ورنہ انکی صحبت اختیار کرنے کی خواہش نہ کرے کیونکہ اس صورت میں نقصان کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ اور نفع کا احتمال نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت ابو بکر سعدان رحمۃ اللہ علیہ (آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ہیں) نے فرمایا

مَنْ صَحِبَ الصُّوْفِيَّةَ فَلْيَصْحَبْهُمْ بِلَا نَفْسٍ وَلَا قَلْبٍ وَلَا مِلْكٍ فَمَتٰى نَظَرَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ قَطَعَهٗ ذٰلِكَ عَنْ بُلُوْغِ مَقْصَدِهٖ۔ (طبقات للسلمی ۴۲۱)

"جو صوفیوں کی صحبت اختیار کرے تو اسے نفسانی خواہشات کے بغیر، قلبی وسوسوں کے بغیر بے اختیار ہو کر انکی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ جب ان اشیاء کی طرف توجہ ہو گی تو یہ اسے مقصد تک پہنچنے سے روک دیں گی۔"

(اے انسان) طلبِ حق جل وعلا میں اپنی ذات کو آرام نہ دینے (اس کی طلب میں ہمیشہ مضطرب رہ۔

حضرت ابو بکر طمستانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں۔

"تصوف اضطراب ہے جب چین آگیا تو تصوف نہ رہا۔" (طبقات للسلمی ص ۴۷۴)

محبوب کے بغیر اس کو کسی کے ساتھ انس والفت نہیں ہمیشہ اس کے باطن سے یہ ندا آتی ہے۔

چہ مشغول کنم دیدہ و دل را کہ مدام

دل ترامی طلبد دیدہ ترامی جوید

"اے محبوب میں اپنے دل و نگاہ کو کس چیز میں مشغول کروں۔ دل ہمیشہ تمہارا طلبگار ہے اور آنکھ تمہاری متلاشی ہے۔"

مرید اس خوبی کا مالک ہونا چاہیے جو اس آئت میں مذکور ہے۔

حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ۔ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۸)

ترجمہ: یہاں تک ان پر زمین باوجود کشادگی کے تنگ ہو گئی اور انکی جانیں ان پر بوجھ بن گئیں اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ تعالی سے اس کی ذات کے بغیر کوئی جائے پناہ نہیں۔

جب اس (مرید) کی پیاس اس درجہ تک پہنچ جائے اور اپنی وسعت کے باوجود تمام روئے زمین اس کے لیے تنگ و تاریک ہو جائے تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ بحرِ رحمت جوش میں آئے اور اس شیفتہ حال اور خانماں برباد کو اپنی پناہ میں لے لے۔ اور اپنی وحدت کے خلوت کدہ میں اس کو جگہ عطا فرما دے۔

دادیم ترا زگنج مقصود نشاں
گر ما نہ رسیدیم تو شاید برسی

"ہم نے تجھے مقصود کے خزانے کا پتہ بتا دیا ہے اگر ہم (وہاں تک) نہیں پہنچ سکے تو شاید تو ہی (وہاں) پہنچ جائے"۔

آپ جیسے احباب سے اس مسکین کی یہ اپیل ہے کہ اس مہجور و گناہگار کو اپنی مقبول دعا سے فراموش نہ کرنا اور خدا کے کرمِ عمیم سے اس بات کے طلبگار رہنا کہ کل بروز قیامت یہ گناہ گار، تباہ کار، ان گناہگاروں کی صف میں شامل ہو جن پر رحم کیا گیا ہو۔

کجا ما و کجا زنجیر زلفش
عجب دیوانگی اندر سر افتاد

"کہاں ہم اور کہاں اس کی زلف کی زنجیر (مگر اس کے باوجود) سر میں ایک عجیب دیوانگی پیدا ہو گئی ہے۔"

سبحان ربك رب العزة عمّا یصفون وسلام علی المرسلین

والحمد للّٰہ رب العلمین ۔

تخریج احادیث اذکار نبویہ

از

استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ محمد اشرف مجددی
مدیر مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ ☆ ڈرس روڈ نور آباد فتح گڑھ سیالکوٹ

(۱) بخاری (۶۹۷۰) مسلم (۲۶۷۵) الترغیب (۲/ ۳۹۲، ۳۹۳) مشکاۃ (۲۲۶۴) جامع الاصول (۹/ ۳۰۱ ۷) ریاض الصالحین (۴۳۹)

(۲) الترغیب (۲/ ۳۹۵) المتجر الرابح (۱۱۶۶)

(۳) الترغیب (۲/ ۳۹۵) مشکاۃ (۲۲۶۹) تحفۃ الذاکرین (ص ۹) مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۶) المطالب العالیہ (۲/ ۲۴۳) جامع [illegible] (۷۲۴۳)

(۴) الترغیب (۲/ ۳۹۵) [illegible]ر الرابح (۱۱۶۴) کنز العمال (۱/ ۴۲۸) مشکاۃ (۲۲۸۶)

(۵) الترغیب (۲/ ۳۹۶) مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۷) المطالب العالیہ (۳/ ۲۴۱) المتجر الرابح (۱۱۵۶)

(۶) بخاری (۶۰۴۳) مسلم (۷۷۹) الترغیب (۲/ ۳۹۸، ۳۹۹) مشکاۃ (۲۲۶۳) تحفۃ الذاکرین (ص ۱۱) الاذکار (ص ۱۸)

(۷) الترغیب (۲/ ۳۹۹) عمل الیوم واللیلۃ (۴) مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۸) کنز العمال (۱۷۵۳)

(۸) الترغیب (۲/ ۴۰۰) المتجر الرابح (۱۱۵۵) مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۸)

(۹) الترغیب (۲/ ۴۰۱) تحفۃ الذاکرین (ص ۱۷) عمل الیوم واللیلۃ (۳) المتجر الرابح (۱۱۷۵) مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۶) کنز العمال (۱۸۰۶) الوابل الصیب (ص ۸۰)

(۱۰) مسند الامام احمد (۳/ ۱۴۲) ترغیب (۲/ ۴۰۳، ۴۰۴) المتجر الرابح (۱۱۸۳) مجمع الزوائد (۱۰/ ۷۹) کنز العمال (۱۸۹۱)

(۱۱) الترغیب (۲/ ۴۰۶) المتجر الرابح (۱۱۹۰) مجمع الزوائد (۱۰/ ۸۰)

(۱۲) الترغیب (۲/۵۰۰،۵۰۱) ترمذی (۲۴۵۷) تفسیر ابن کثیر (۴/۴۶۷) مشکاۃ (۵۳۵۱) المتجر الرابح (۱۴۲۶) کنز العمال (۱/۴۲۷)

(۱۳) شعب الایمان (۵۵۶،۵۵۵) فردوس (۳۱۷۰) الجامع الصغیر (۲/۱۹) کنز العمال (۱/۴۱۴)

(۱۴) الجامع الصغیر (۱/۳۶) کنز العمال (۱/۴۱۵)

(۱۵) شعب الایمان (۵۵۲) مسند ابی یعلی (۷۲۷) ترغیب (۲/۵۳۷) القناعة (۳۹،۳۸) کتاب الزہد لوکیع (۱۱۸) مسند الشہاب (۲/۲۱۷)

(۱۶) فردوس (۳۱۴۲) الجامع الصغیر (۲/۱۸) کنز العمال (۱/۴۳۶)

(۱۷) شعب الایمان (۵۵۹) الجامع الصغیر (۲/۱۲۰)

(۱۸) شعب الایمان (۶۸۷) الجامع الصغیر (۲/۱۶۴) مجمع الزوائد (۲/۲۶۱)

(۱۹) شعب الایمان (۷۱۷) کنز العمال (۱/۳۸۲)

(۲۰) شعب الایمان (۴/۲۴۵) ترغیب (۳/۵۳۸) مشکاۃ (۲۲۷۶) الاذکار (ص ۲۹۶)

(۲۱) ترمذی (۲۵۹۴) شعب الایمان (۷۴۰) مستدرک (۱/۷۰) ترغیب (۴/۲۶۲) مشکاۃ (۵۳۵۹) جامع الاصول (۷۲۴۵) کنز العمال (۱۹۳۰،۱۸۴۳)

(۲۲) الفردوس (۴۵۳۴) کنز العمال (۱/۳۸۸)

(۲۳) الفردوس (۴۵۳۳) کنز العمال (۱/۳۸۸) الاتحافات السنیہ (ص ۲۳۶،۵۷)

(۲۴) کنز العمال (۱/۳۸۷) دیکھو الفردوس (۵۰۵)

(۲۵) الترغیب (۲/۴۱۵) مشکاۃ (۲۳۰۶) المتجر الرابح (۱۱۹۵)

(۲۶) الفردوس (۱۱۱۹) کنز العمال (۱/۴۱) اللآلی المصنوعہ (۲/۳۴۵) تنزیہ الشریعہ (۲/۳۱۹) دیکھو الترغیب (۲/۴۱۶) اور مجمع الزوائد (۱۰/۸۵)

(۲۷) ترغیب (۲/۴۱۵) مشکاۃ (۲۳۰۹) المتجر الرابح (۱۱۹۴) کنز العمال (۱/۴۵)

(۲۸) مجمع الزوائد (۱۰/۸۲) فردوس (۴۹۹۰) الجامع الصغیر (۲/۱۲۶) کنز العمال

(۱/ ۷۴)

(۲۹) ترغیب (۲/ ۹۴۴) مجمع الزوائد (۱۰/ ۸۹) فردوس (۶۰۲۱) الجامع الصغیر (۲/ ۸ ۱۳) کنز العمال (۱/ ۹۶) ۔

(۳۰) الفردوس (۵۴۶۴) کنز العمال (۱/ ۵۱) دیکھو تنزیۃ الشریعہ (۲/ ۳۲۶,۳۲۵) اور تذکرۃ الموضوعات (ص ۵۵)

(۳۱) نوادر الاصول (ص ۱۳) تاریخ بغداد (۱۲/ ۲۴) الترغیب (۲/ ۴۱۴) مجمع الزوائد (۱/ ۲۳) المتجر الرابح (۱۱۹۶) الجامع الصغیر (۲/ ۱۷۷) کنز العمال (۲۰۶,۲۰۵)

(۳۲) الفردوس (۲۸۰۷) زہر الفردوس (۴/ ۱۷۲) کنز العمال (۱/ ۵۵)

(۳۳) کنز العمال (۱/ ۵۴) دیکھو الفردوس (۶۷ ۲۷) مجمع الزوائد (۷/ ۲۸۰,۲۷۷) المطالب العالیہ (۳۲۷۴) نوادر الاصول (ص ۲۴۷) الکامل (۵/ ۱۶۷۹)۔

(۳۴) الفردوس (۴۹۰) کنز العمال (۱/ ۴۹۰)

(۳۵) ابن ماجہ (۲۱۵) الترغیب (۲/ ۳۵۴) الفردوس (۱۶۴۴) الجامع الصغیر فیض القدیر (۳/ ۶۷) المقاصد الحسنۃ (۲۴۹) الدارمی (۲/ ۴۳۳) مصباح الزجاجہ (۷۷)

(۳۶) الجامع الصغیر (۱/ ۴۵)

(۳۷) الفردوس (۴۳۴۴) الجامع الصغیر (۲/ ۷۵) کنز العمال (۲۲۹۹)

(۳۸) الفردوس (۲۲۱,۲۲۰) التذکار (ص ۱۹۷) المقاصد الحسنۃ (۱۵۲) کنز العمال ۱/ ۴۶۶

(۳۹) التذکار (ص ۱۳۲) الفردوس (۳۰۶۴) کنز العمال (۱/ ۴۸۱)

(۴۰) کنز العمال (۱/ ۴۸۶)

(۴۱) الجامع الصغیر (۱/ ۱۴۸) کنز العمال (۲۲۹۵)

(۴۲) الفردوس (۱۱۹۵) تاریخ بغداد (۷/ ۲۳۹) الجامع الصغیر (۱/ ۱۵)

(۴۳) شعب الایمان (۲۰۲۲) نوادر الاصول (ص ۳۳۴,۳۳۳) الفردوس (۱۴۱۵) الجامع الصغیر (۱/ ۴۹) کنز العمال (۲۲۶۳,۲۲۵۷)

(۴۴) مسلم (۴۸۲) ابو داود (۸۷۵) مشکاۃ (۸۹۴) الجامع الصغیر (۱/۵۱)

(۴۵) الجامع الصغیر (۱/۳۱)

(۴۶) الفردوس (۱۱۴۳) مجمع الزوائد (۲/۱۰) الجامع الصغیر (۱/۲۷)

(۴۷) ترمذی (۲۱۶۷) مشکاۃ (۱۷۳)

(۴۸) مکتوبات امام ربانی' دفتر اول مکتوب نمبر (۲۶۰)

(۴۹) ابو داود (۴۹۸۶,۴۹۸۵)

(۵۰) مسند الامام احمد (۲/۲۸۵,۱۹۹,۱۲۸) سنن الکبری (۷/۸۷) مستدرک (۲/۱۶۰) تلخیص الحبیر (۲/۱۱۶) مشکاۃ (۵۲۶۱)

(۵۱) ترغیب (۱/۲۰۲) مجمع الزوائد (۲/۲۲) کنز العمال (۷/۲۱۲) الفردوس (۷۶۰)

(۵۲) کنز العمال (۷/۲۱۳) الفردوس (۷۶۰)

(۵۳) الترغیب (۱/۳۸۶) مسند الامام احمد (۲/۱۶۹) الدارمی (۲/۳۰۱) الاحسان (۱۴۶۵) شعب الایمان (۲۸۲۳) مجمع الزوائد (۱/۲۹۷) مشکاۃ (۵۷۸)

(۵۴) المستدرک (۲/۳۹۸, ۳۹۹) مسلم (۲۳۴) ابو داود (۱۶۹) الترغیب (۱/۱۵۷) کنز العمال (۷/۲۱۴)

(۵۵) الفردوس (۳۷۹۹) الجامع الصغیر (۲/۵۰) کنز العمال (۱۸۸۹۳)

(۵۶) الجامع الصغیر (۱/۱۷) کنز العمال (۷/۲۰۴) الکامل (۳/۱۰۸۸)

(۵۷) ابن ماجہ (۱۰۲۳) الجامع الصغیر (۱/۸۷) کنز العمال (۷/۲۰۵)

(۵۸) ابو داود (۲۴۹۸) المستدرک (۲/۸۷) الترغیب (۲/۲۶۷) فیض القدیر (۲/۳۶۵) جامع الاصول (۷۲۸۶) کنز العمال (۱۸۹۰۶) الجامع الصغیر (۱/۸۱)

(۵۹) کنز العمال (۷/۲۰۵) مجمع الزوائد (۱/۳۰۶) الجامع الصغیر (۲/۱۴۹)

(۶۰) الجامع الصغیر (۸۰۲۳) کنز العمال (۷/۲۰۷) مجمع الزوائد (۱/۳۰۶) ترغیب (۱/۲۵۰) المتجر الرابح (۱۳۲)

(۶۱) بخاری (۵۰۵) مسلم (۶۶۷) ترمذی (۲۸۶۸) ابن ماجہ (۱۳۹۷) الترغیب

(۱/۲۳۳)مشکاۃ(۵۶۵)مجمع الزوائد(۱/۳۰۲)الجامع الصغیر(۲/۱۵۳)

(۶۲) مسلم(۶۴۹)نسائی(۲۳۴) ترمذی(۳۳۰)ابن ماجہ(۷۹۹)الترغیب (۱/۲۸۱)الاحسان(۳/۱۲۴) ریاض الصالحین(۱۰۶۲)کنزالعمال(۷/۲۰۹)

(۶۳) الترغیب (۱/۲۰۷) مجمع الزوائد(۲/۳۲) مسند امام احمد (۴/۱۵۷،۱۵۹) ابویعلی(۲/۳۰۸)المستدرک(۱/۲۱۱)سنن الکبریٰ(۳/۶۳)

(۶۴)ابو داود (۵۶۳) الترغیب (۱/۲۰۸) جامع الاصول(۷۰۸۸) التاج الجامع (۱/۲۳۳)کنزالعمال(۷/۲۹۶)

(۶۵)ابوداود(۴۷۱) مسلم(۶۴۹)نسائی(۷۳۴)ترمذی(۳۳۰) ابن ماجہ(۷۹۹) الترغیب(۱/۲۸۱)

(۶۶) عشرۃ النساء(۱۴۷)کنزالعمال(۷/۶۱۷)

(۶۷) ابن ماجہ(۸۰۱)الترغیب(۱/۲۸۲)المتجر الرابح(۲۹۸) دیکھو مجمع الزوائد (۲/۴۰،۴۱)

(۶۸)الترغیب(۱/۲۳۶)الجامع الصغیر(۱/۱۰۰)کنزالعمال(۷/۲۰۵)الدر المنثور (۲/۳۳)

(۶۹)الترغیب(۱/۲۵۸)مجمع الزوائد(۲/۱۲۵)کنزالعمال(۷/۲۲)

(۷۰)مجمع الزوائد(۲/۳۰)کنزالعمال(۷/۲۳۲)

(۷۱)شعب الایمان(۳/۳۰۹)المستدرک(۲/۲۵۹)کنزالعمال(۷/۲۲۸)

(۷۲)کنزالعمال(۱/۴۸۲)التذکرۃ(ص ۹۳)شعب الایمان(۲/۴۱۳)فیض القدیر (۴/۵۱۳)الدر المنثور(۱/۳۵۴)

(۷۳)الکامل(۲/۷۹۵)کنزالعمال(۱/۴۸۲)

(۷۴)ابوداود(۵۰۷۴)الاذکار(ص۹۰) تحفۃ الذاکرین(ص ۶۲) مشکاۃ(ص ۲۱۲)

(۷۵)مشکاۃ(ص ۲۱۰)الترغیب (۱/۴۵۱،۴۵۲)الادب المفرد(۱۲۰۶)ابو داود (۵۰۶۹)الترمذی(۵۳۰۱)مجمع الزوائد(۱۰/۱۲۱)الاذکار(ص ۷۴)

(۷۶) ابوداود (۵۰۷۳). عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۷) الترغیب (۱/ ۴۵۳) الاذکار (ص ۸۹) حصن حصین (ص ۱۰۲) مشکاۃ (۲۴۰۷) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۱)

(۷۷) کنز العمال (۳۸۶۲)

(۷۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۷) تحفۃ الذاکرین (ص ۷۰) الترغیب (۱/ ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۶، ۴۵۷) الاذکار (۱۷، ۱۸، ۷۲، ۸۶)

(۷۹) الترغیب (۱/ ۴۵۴) کنز العمال (۳۵۰۳) تحفۃ الذاکرین (ص ۷۰)

(۸۰) الترغیب (۱/ ۴۵۸) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۲۳) القول البدیع (ص ۱۲۱، ۱۲۲) تحفۃ الذاکرین (ص ۷۰)

(۸۱) کنز العمال (۷/ ۳۶۰) الفردوس (۸۰۹۳)

(۸۲) الترغیب (۱/ ۴۴۷) الاذکار (ص ۸۲) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (ص ۴۱) تحفۃ الذاکرین (ص ۶۰)

(۸۳) کنز العمال (۲/ ۱۶۵)

(۸۴) الترغیب (۱/ ۴۵۷) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۸) الاذکار (ص ۷۸) تحفۃ الذاکرین (ص ۶۷) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۲۰) حصن حصین (ص ۱۰۴)

۸۵۔ الترغیب (۱/ ۴۵۸) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۲۱)

(۸۶) ابوداود (۵۰۹۰) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۶۹) الاذکار (ص ۷۵، ۷۶) مشکاۃ (۲۴۱۳) حصن حصین (ص ۱۰۲)

(۸۷) بخاری (۵۹۴۷) ابوداؤد (۵۰۷۰) الترغیب (۱/ ۴۴۸، ۴۴۹) مشکاۃ (۲۳۳۵) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۳) الاذکار (۷۱) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۱۹، ۲۰)

(۸۸) ابوداؤد (۵۰۷۲) الترغیب (۱/ ۴۵۳) مشکاۃ (۲۳۹۹) الاذکار (۱۹، ۷۴) حصن حصین (ص ۱۰۱) تحفۃ الذاکرین (ص ۶۵) کنز العمال (۳۵۰۰، ۳۵۶۵، ۳۵۹۵)

(۸۹) ابوداؤد (۵۰۸۱) الترغیب (۱/ ۴۵۱) الاذکار (ص ۷۹) تحفۃ الذاکرین (ص ۶۹) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۷۱) حصن حصین (ص ۱۰۸)

(۹۰) الترغیب (۱/ ۵۰۳) مشکوٰۃ (۲۳۲۳) مسلم (۲۷۰۵) الاذکار (ص ۷۳) تحفۃ الذاکرین (ص ۵۹، ۶۰) کنز العمال (۳۵۰۵، ۳۵۲۲، ۳۵۰۸)

(۹۱) ابوداؤد (۵۰۸۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۳) ابن ماجہ (۳۳۶۹) ترمذی (۳۳۸۸) المستدرک (۱/ ۵۱۳) الترغیب (۱/ ۳۵۱)

(۹۲) الترغیب (۱/ ۳۵۶) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۷۶) الاذکار (ص ۷۹)

(۹۳) ابوداؤد (۵۰۷۶) الترغیب (۱/ ۳۵۱) عمل الیوم واللیلۃ (۵۶، ۷۸) الاذکار (ص ۷۶)

(۹۴) دلائل النبوۃ للبیہقی (۷/ ۱۳۱) الدر المنثور (۵/ ۳۷۸) مشکوٰۃ (۲۱۳۳) التذکار (ص ۲۶۱، ۲۶۲) الترغیب (۱/ ۳۵۶) الاذکار (ص ۷۹)

(۹۵) ابوداؤد (۵۰۷۶) ابن السنی (۵۶، ۷۹) الاذکار (ص ۷۶) تحفۃ الذاکرین (ص ۶۰، ۶۱) مشکوٰۃ (۲۳۴۳) الترغیب (۱/ ۳۴۸) حصن حصین (ص ۹۳)

(۹۶) الدر المنثور (۵/ ۳۴۸) التذکار (۲۶۱، ۲۶۲) دلائل النبوۃ للبیہقی (۷/ ۱۳۱)

(۹۷) الدر المنثور (۸/ ۱۹۸) الکشاف (۳/ ۱۰۹)

(۹۸) الترغیب (۱/ ۳۴۷، ۳۴۸)

(۹۹) ترمذی (۲۹۲۳) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۸۰) الاذکار (ص ۷۷) حصن حصین (ص ۹۳) مسند الامام احمد (۵/ ۲۶) سنن الدارمی (۳۴۲۶)

(۱۰۰) ابوداؤد (۵۰۷۳) مشکوٰۃ (۲۳۹۷) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۵۶۶) الترغیب (۱/ ۳۵۵) الاذکار (ص ۷۴، ۷۵) تحفۃ الذاکرین (ص ۶۴)

(۱۰۱) الاذکار (ص ۷۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۵۱)

(۱۰۲) کنز العمال (ج ۳۵۶۲) اللآلی المصنوعۃ (۲/ ۳۴۷)

(۱۰۳) الترغیب (۱/ ۳۵۷) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۱۶، ۱۱۷) کنز العمال (۳۵۶۸)

(۱۰۴) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۵۷) الاذکار (ص ۷۹)

(۱۰۵) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۵۵) الاذکار (ص ۷۸)

(۱۰۶) حصن حصین (ص ۱۱۹) مجمع الزوائد (۱۰ / ۲۱۳) تحفۃ الذاکرین (ص ۲۵۶)

(۱۰۷) مجمع الزوائد (۱۰ / ۸۸) الترغیب (۲ / ۴۴۸،۴۴۹)

(۱۰۸) تاریخ بغداد (۱۲ / ۳۵۸،۳۵۹) اتحاف السادۃ المتقین (۵ / ۴۲۰) شرح الصدور (ص ۱۵۸) کنز العمال (۲ / ۵۸،۵۰)

(۱۰۹) کنز العمال (۳۸۸۶)

(۱۱۰) کنز العمال (۳۸۷۱)

(۱۱۱) مشکاۃ (۲۳۸۵،۲۳۸۴) حصن حصین (ص ۱۲۸)

(۱۱۲) مجمع الزوائد (۱۰ / ۱۴۴) الترغیب (۲ / ۳۶۹) حصن حصین (ص ۱۳۹)

(۱۱۳) الترغیب (۲ / ۳۷۳،۳۷۵،۳۷۰) الاذکار (ص ۸۵) حصن (ص ۱۳۲)

(۱۱۴) الترغیب (۲ / ۳۷۲،۴۴۶) الاذکار (ص ۸۴)

(۱۱۵) الاذکار (ص ۸۶)

(۱۱۶ ، ۱۱۷) مجمع الزوائد (۷ / ۱۵۱) تفسیر ابن کثیر (۴ / ۵۶۹)

(۱۱۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۳۵) الدر المنثور (۵ / ۳۵۳) تفسیر ابن کثیر (۳ / ۷۰)

(۱۱۹) تفسیر ابن کثیر (۱ / ۳۵۳،۳۵۴) الدر المنثور (۱ / ۱۶۶) الکامل لابن عدی (۵ / ۱۶۹۳،۱۶۹۴)

(۱۲۰) الترغیب (۱ / ۴۱۱ تا ۴۱۳) مشکاۃ (۲۳۸۷،۲۳۸۸) الاذکار (ص ۸۳) حصن حصین (ص ۱۳۰)

(۱۲۱) الترغیب (۲ / ۴۴۳) دس بار پڑھنے کی روایت نہیں مل سکی۔

(۱۲۲) الاذکار (ص ۸۷) مشکاۃ (۲۴۰۴) حصن حصین (ص ۱۳۵)

(۱۲۳) الترغیب (۱ / ۴۱۴) حصن حصین (ص ۱۳۶)

(۱۲۴) الاذکار (ص ۸۴) حصن حصین (ص ۱۲۹، ۱۳۱) مشکاۃ (۲۳۸۴)

(۱۲۵) الاذکار (ص ۸۶) مشکاۃ (۲۴۰۹) حصن حصین (ص ۱۲۹)

(۱۲۶) مشکاۃ (۲۳۸۲) حصن حصین (ص ۱۳۰) تحفۃ الذاکرین (ص ۸۲) بخاری کتاب الدعوات باب ۸ باب ۱۵ الترمذی (۳۴۱۷) ابوداؤد (۵۰۴۹) ابن ماجہ (۳۸۸۰)

(۱۲۷) الترمذی (۳۳۹۸،۳۳۹۹) ابوداؤد (۵۰۴۵) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۷۶۱،۷۶۲) حصن حصین (ص ۱۲۹)

(۱۲۸) مسلم (۲۷۱۳) ابوداؤد (۵۰۵۱) ترمذی (۳۴۰۰) ابن ماجہ (۳۸۷۳) حصن حصین (ص ۱۳۶) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۷۸۹،۷۹۰) مشکاۃ (۲۴۰۸)

(۱۲۹) مسلم (۲۷۱۰) بخاری (۲۴۴) و (۵۹۵۲) و (۵۹۵۴) و (۵۹۵۶) و (۵۰۷۰) ابوداؤد (۵۰۴۶) و (۵۰۴۸) الترمذی (۳۳۹۴) الترغیب (۱/۴۱۰)

(۱۳۰) بخاری (۱۱۰۳) الترغیب (۱/۴۲۰،۴۲۱) حصن حصین (ص ۱۴۶)

(۱۳۱) الترغیب (۲/۴۵۵) الاذکار (ص ۹۲) حصن حصین (ص ۱۴۱،۱۴۲) تحفۃ الذاکرین (ص ۸۷،۸۸)

(۱۳۲) الترغیب (۲/۴۵۵،۴۵۶) دیکھو بعد کی روایات۔ مشکاۃ (۲۴۷۷) الاذکار (۹۲) حصن حصین (۱۴۲) تحفۃ الذاکرین (ص ۸۸)

(۱۳۳) الترغیب (۲/۴۵۶،۴۵۷) حصن حصین (ص ۱۴۲،۱۴۳) مجمع الزوائد (۱۰/۱۲۹،۱۳۰) تحفۃ الذاکرین (ص ۸۹)

(۱۳۴) مجمع الزوائد (۱۰/۱۲۹)

(۱۳۵) الترغیب (۲/۴۵۷) الاذکار (ص ۹۱،۹۲) تحفۃ الذاکرین (ص ۸۹)

(۱۳۶) الاذکار (ص ۹۱) حصن حصین (ص ۱۴۴) مجمع الزوائد (۱۰/۱۳۱) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۴۷۹)

(۱۳۷) حصن حصین (ص ۱۴۵) مشکاۃ (۲۳۸۲)

(۱۳۸) الترمذی (۳۴۱۸) ابن ماجہ (۱۳۵۵) حصن حصین (ص ۱۵۲،۱۵۳) مشکاۃ

(۱۳۸) بخاری (۱۰۶۹) مسلم (۷۶۹)

(۱۳۹) الاذکار (ص ۹۰،۹۱) الترمذی (۳۴۰۱) ابن ماجہ (۳۸۷۴) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۷۶۵) حصن حصین (ص ۱۴۸)

(۱۴۰) الاذکار (ص ۲۷،۲۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۲۰،۲۱)

(۱۴۱) حصن حصین (ص ۱۴۸،۱۴۹) مشکاۃ (۳۳۷،۳۵۷) دیکھو بخاری شریف کتاب الوضو باب ۸،۹

(۱۴۲) مشکاۃ (۳۵۹) و (۳۷۴) الاذکار (ص ۲۸) حصن حصین (۱۴۹)

(۱۴۳) حصن حصین (۱۵۰) الاذکار (ص ۳۱) عمل الیوم واللیلۃ (۲۸،۸۰)

(۱۴۴،۱۴۵) (وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا) مشکاۃ (۴۰۲،۴۰۴،۴۲۸) الترغیب (۱/۱۶۳،۱۶۴) حصن حصین (ص ۱۵۰) الاذکار (ص ۲۹) الترغیب (۱/۱۷۱،۱۷۲)

(۱۴۶) الترغیب (۱/۱۷۲) الاذکار (ص ۲۹،۳۰) حصن حصین (ص ۱۵۱) تحقیق کیلئے دیکھو تحفۃ الذاکرین (ص ۹۱ تا ۹۳)

(۱۴۷) الترغیب (۱/۴۲۶،۴۲۷) مشکاۃ (۱۲۲۵) الجامع الصغیر (۱/۱۰)

(۱۴۸) الترغیب (۱/۴۳۱) الفتح الکبیر (۱/۲۶) مبداہ اتانی جبریل الخ۔ حلیۃ الاولیاء (۳/۳۵۳) الجامع الصغیر (۱/۶)

(۱۴۹) الترغیب (۱/۴۲۶) مشکاۃ (۱۲۲۰) مسلم (۲۸۱۹) بخاری (۱۰۷۸)

(۱۵۰) کنز العمال (۷/۷۹۲) (۲۱۴۳۶)

(۱۵۱) الترغیب (۱/۴۳۶) المتجر الرابح (بعد رقم ۳۸۶ ص ۱۰۱)

(۱۵۲) مسلم (۸۱۵) الترغیب (۱/۴۳۸) مشکاۃ (۲۱۱۳)

(۱۵۳) الترغیب (۲/۴۸۹) مشکاۃ (۱۲۲۳)

(۱۵۴) ابن ماجہ (۱۸۸) مشکاۃ (۱۲۲۸) الجامع الصغیر (۱/۱۴۲)

(۱۵۵) الترغیب (۱/۴۴۰،۴۴۱) التذکار (۱۳۰،۱۳۲) المتجر الرابح (۳۸۰) مجمع

الزوائد (۲/۲۷۰، ۲۷۱) الاحادیث الصحیحہ (۲۴۲، ۲۴۴)

(۱۵۶) الترغیب (۱/۴۳۰)

(۱۵۷) الترغیب (۱/۳۹۸) مشکاۃ (۱۱۶۲، ۱۱۶۴)

(۱۵۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۰۳) حصن حصین (ص ۱۶۳) الفتح الکبیر (۱/۲۴۳) الجامع الصغیر (۱۵۳۸) الاحادیث الصحیحہ (۱۵۴۴)

(۱۵۹) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۷۶)۔ حصن حصین (ص ۱۱۴، ۱۶۵) مشکاۃ (۴۴۴۲)

(۱۶۰) بخاری۔ مسلم (۳۶۴۷) ابوداؤد (۵۳۱۳) الترمذی (۳۴۱۹) النسائی (۳/۲۳۶) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۷۶۴) الاذکار (۳۲)

(۱۶۱)

(۱۶۲) مشکاۃ (۱۳۱۷) ترمذی ابواب الصلوۃ رقم (۳۱۴) ابن ماجہ (۷۵۵)

(۱۶۳) حصن حصین (ص ۱۶۸)

(۱۶۴) حصن حصین (ص ۱۷۱)

(۱۶۵) مشکاۃ (۱۳۱۷)

(۱۶۶) الترغیب (۱/۲۹۶، ۳۸۵)

(۱۶۷) کنز العمال (۷/۸۰۴) دیکھو ترغیب (۱/۲۹۶)

(۱۶۸) ابوداؤد (۵۲۴۲) الترغیب (۱/۴۶۱، ۴۶۲) مشکاۃ (۱۳۱۵) الجامع الصغیر (۲/۶۰۷) کنز العمال (۷/۵۷۴)

(۱۶۹) کنز العمال (۷/۵۷۵) (۲۱۵۰۹)

(۱۷۰) کنز العمال (۷/۵۷۷)

(۱۷۱) الترغیب (۱/۲۹۵) الجامع الصغیر (۲/۱۲۰)

(۱۷۲) الترغیب (۱/۳۹۹ تا ۴۰۲)

(۱۷۳)الترغیب(۱/۴۰۲،۴۰۲تا۴۰۴)

(۱۷۴)الترغیب(۱/۴۰۴،۴۰۵)

(۱۷۵)الترغیب(۱/۴۰۵،۴۰۶)

(۱۷۶)الترغیب(۲/۳۷۷)

(۱۷۷)الترغیب(۲/۴۴۸)

(۱۷۸)الترغیب(۲/۴۴۸)

(۱۷۹)

(۱۸۰)الدرالمنثور(۶/۵۳۵)

(۱۸۱)الدرالمنثور(۷/۳۸)

(۱۸۲)تفسیر مظہری(۶/۳۶۳)المبسوط للسرخسی(۱/۲۵)

(۱۸۳)

(۱۸۴)مشکاۃ(۸۱۳)حصن حصین(ص ۱۸۲)الجامع الاصول(۴/۲۰۶،۲۰۷)

(۱۸۵)حصن حصین(ص ۱۸۸)

(۱۸۶)کتاب الدعاء للطبرانی(۵۴۵)الاذکار(ص ۵۱)مشکاۃ(۲۷۳)

(۱۸۷)کتاب الدعاء للطبرانی(۶۰۰)الاذکار(ص ۵۰)مشکاۃ(۱۷۸)

(۱۸۸)المستدرک(۱/۵۳۳،۵۳۴)حصن حصین(۱۹۴)مجمع الزوائد(۲/۱۳۱)

(۱۸۹)الترغیب(۲/۱۱۹)الاذکار(ص ۵۴)کتاب الدعاء للطبرانی(۶۰۶)فضائل اوقات للبیہقی(۲۶،۲۷)مشکاۃ(ص ۸۹۳)

(۱۹۰)حصن حصین(۱۹۴)

(۱۹۱)مجمع الزوائد(۴/۱۳۱)حصن حصین(ص ۱۹۵)

(۱۹۲)حصن حصین(ص ۱۹۵)

(۱۹۳)حصن حصین(ص ۱۹۵)

(۱۹۴) حصن حصین (ص ۱۹۶)

(۱۹۵) حصن حصین (۱۹۶) الاذکار (ص ۵۵,۵۶)

(۱۹۶) ترمذی (باب الصلوٰۃ رقم ۵۷۹) ابن ماجہ (باب اقامۃ الصلوٰۃ رقم ۱۰۳۹)

(۱۹۷) مشکوٰۃ (۹۰۰) جامع الاصول (۴/۲۰۳)

(۱۹۸) مشکوٰۃ (۹۳۹,۹۴۱)

(۱۹۹)

(۲۰۰) الترغیب (۱/۴۵۵)

(۲۰۱)

(۲۰۲,۲۰۳) الاذکار (ص ۶۷) مشکوٰۃ (۹۶۱) حصن حصین (ص ۲۱۴) جامع الاصول (۴/۲۱۶) تحفۃ الذاکرین (ص ۱۱۴)

(۲۰۴) الترغیب (۱/۳۰۳ تا ۳۰۷) مشکوٰۃ (۹۷۵) حصن حصین (ص ۲۲۳) جامع الاصول (۴/۲۳۰)

(۲۰۵) الترغیب (۱/۳۰۳,۳۰۴) جامع الاصول (۴/۲۳۱) مشکوٰۃ (۲۳۹۶) حصن حصین (ص ۲۲۵) تحفۃ الذاکرین (ص ۱۲۲)

(۲۰۶) مشکوٰۃ (۱۲۷۴,۱۲۷۵) حصن حصین (ص ۱۶۲) تحفۃ الذاکرین (ص ۱۲۸)

(۲۰۷) الدر المنثور (۳/۲۴۶) فتح القدیر للشوکانی (۲/۹۷) کنزالعمال (۳۵۱۶)

(۲۰۸) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۳۲) کنزالعمال (۳۵۱۷)

(۲۰۹) مسلم (۲۷۲۶) الترغیب (۲/۴۳۸,۴۳۹)

(۲۱۰)

(۲۱۱) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۳۴) کنزالعمال (۳۵۲۱) مجمع الزوائد (۱۰/۱۳۷) (۱۰/۱۲۱) الحزب الاعظم ج (۷۲) کنزالعمال (۳۴۸۳,۳۵۲۲)

(۲۱۲) عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی (۱۲۱) منح الراح (۳۱۷) کنزالعمال (۳۵۳۶)

(۲۱۳) الترغیب (۲/ ۴۵۳) حصن حصین (ص ۲۱۶)

(۲۱۴) حصن حصین (ص ۲۱۵)

(۲۱۵) الترغیب (۲/ ۵۳۱) المتجر الرابح (۱۳۳۷) حصن حصین (ص ۳۳۶، ۳۳۷)

(۲۱۶) مشکوٰۃ (رقم ۲۳۵۳) ترغیب (۱/ ۲۱۳)

(۲۱۷) مجمع الزوائد (۷/ ۱۴۸) المتجر الرابح (۱۱۴۵) ترغیب (۲/ ۳۸۱)

(۲۱۸) ابوداؤد (۱۵۲۳) الترمذی (۲۹۰۵) النسائی (۳/ ۶۸) صحیح ابن حبان (۲۳۴۷)

مسند الامام احمد (۴/ ۲۱۱) المستدرک (۱/ ۲۲۳) الاذکار (ص ۶۹)

(۲۱۹) مجمع الزوائد (۲/ ۱۵۱)

(۲۲۰) ابوداؤد (۱۵۲۲) النسائی (۱۳۰۴) کنزالعمال (۳۴۵۷) عمل الیوم واللیلۃ لابن

السنی (۱۱۸) حصن حصین (۲۱۸) الاذکار (۶۹)

(۲۲۱) مسند الامام احمد (۱/ ۱۷۰) الترمذی (۳۵۰۰) نوادر الاصول (ص ۱۳۴)

المستدرک (۱/ ۵۰۵) الالبانی فی تخریج الکلم (۱۲۲) الدر المنثور (۵/ ۲۶۸)

(۲۲۲) الترغیب (۲/ ۴۵۴) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۰۵، ۱۰۶) کنزالعمال (۳۴۸۲)

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۱۹) الاذکار (ص ۶۹) حصن حصین (ص ۲۲۲)

(۲۲۳) مجمع الزوائد (۲/ ۲۶۸) کنزالعمال (۲۰۱۰۳) المستدرک (۱/ ۲۳۶) الجامع

الصغیر (۱/ ۸۷)

(۲۲۴) الفردوس (۷۹۲۸) الدر المنثور (۶/ ۶۵۴) کنزالعمال (۲۰۱۰۶)

(۲۲۵) تفسیر البغوی (۳/ ۴۲۸) الدر المنثور (۶/ ۶۵۴) کنزالعمال

(۷/ ۵۳۰) دیکھو تفسیر مظہری (۷/ ۲۰۵)

(۲۲۶) کنزالعمال (۷/ ۳۷۲) (۲۰۱۰۴)

(۲۲۷) الکامل لابن عدی (۲/ ۶۲۰) نوادر الاصول (ص ۱۸۳) الدر المنثور

(۶/ ۸۵) تفسیر مظہری (۶/ ۲۶۳) روح المعانی (۱۸/ ۲۰۳)

(۲۲۸)ترغیب (۱/۱۶۷)الحبائک فی اخبار الملائک (۵۷۸،۵۷۹،۵۸۰) کنزالعمال (۲۰۱۰۵) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۲۱۳)

(۲۲۹)الترغیب (۱/۲۶۰) مشکاۃ (۱۰۵۲)

(۲۳۰)الترغیب (۱/۲۶۵)ابوداؤد (۵۶۰)

(۲۳۱)الجامع الصغیر (۲/۷۴)(۵۸۶۹)

(۲۳۲)ابوداؤد (۵۵۸)الفتح الربانی (۲/۲۱۲،۲۱۳)الجامع الصغیر (۷۰۴۰) کنزالعمال (۲۰۳۲۲،۲۰۲۳۴)

(۲۳۳)الترغیب (۱/۲۱۳)الجامع الصغیر (۹۲۱۶)المتجر الرابح (۲۷۸)

(۲۳۴)الترغیب (۱/۲۱۲) المتجر الرابح (۲۷۵)

(۲۳۵)المتجر الرابح (۲۶۶) مجمع الزوائد (۲/۳۲)

(۲۳۶)دیکھو حدیث نمبر ۷۴

(۲۳۷)کتاب السنۃ لابن ابی عاصم (۹۳) مسند الشہاب (۱۵) مسند الامام احمد (۴/۲۷۸،۲۷۵)

(۲۳۸)مجمع الزوائد (۲/۴۲) المتجر الرابح (۱۸۳) کنزالعمال (۲۰۲۳۹)

(۲۳۹)کنزالعمال (۲۰۲۴۳)

(۲۴۰)الترغیب (۲/۲۱۵) المتجر الرابح (۲۲۷)الجامع الصغیر (۵۰۷۹)

(۲۴۱)المتجر الرابح (۱۸۶)

(۲۴۲) مشکاۃ (۱۱۴۵)المتجر الرابح (۱۹۶)

(۲۴۳) مشکاۃ (۱۱۴۴)المتجر الرابح (۱۸۴) کنزالعمال (۲۰۲۷۹)

(۲۴۴)تاریخ بغداد (۱۱/۳۷۵) کنزالعمال (۲۰۲۸۰)

(۲۴۵)شعب الایمان (۹۷۶۱،۹۷۶۲)

(۲۴۶)کنزالعمال (۲۰۲۷۷)شعب الایمان (۲۸۵۱)

(۲۴۷) کنز العمال (۲۰۲۹۰) مجمع الزوائد (۲/۴۲)

(۲۴۸) زہر الفردوس (۴/۲)

(۲۴۹) کنز العمال (۲۰۳۱۹) الفتح الربانی (۱/۲۰۶)

(۲۵۰) دیکھو مجمع الزوائد (۲/۳۳) الترغیب (۱/۲۰۸)

(۲۵۱) کنز العمال (۲۰۳۳۹،۲۰۳۳۸)

(۲۵۲) الترغیب (۱/۲۱۹) مجمع الزوائد (۲/۲۶) المتجر الرابح (۲۸۲)

(۲۵۳) المتجر الرابح (۲۸۴) کنز العمال (۲۰۳۴۱)

(۲۵۴) المتجر الرابح (۲۷۱) کنز العمال (۲۰۳۴۷) مجمع الزوائد (۲/۳۴)

(۲۵۵) الترغیب (۱/۲۲۲،۲۲۰) مجمع الزوائد (۲/۲۵) کنز العمال (۲۰۲۴۶)

المتجر الرابح (۲۸۰)

(۲۵۶) الترغیب (۱/۲۲۰) مجمع الزوائد (۲/۲۵) المتجر الرابح (۲۸۷،۲۸۶)

کنز العمال (۲۰۳۵۱،۲۰۳۵۰)

(۲۵۷) ابن ماجہ (۷۹۲) الترغیب (۱/۲۷۵،۲۷۳،۲۷۲) سنن الکبریٰ للبیہقی

(۵۷۳) المستدرک (۱/۲۴۶) مشکوٰۃ (۱۰۷۷،۱۰۶۸) مجمع الزوائد (۲/۳۵)

(۲۵۸) جامع الاصول (۵/۵۲۲).

(۲۵۹) المستدرک (۱/۲۴۷) کنز العمال (۲۰۳۰۸)

۲۶۰۔ الجامع الصغیر (۴۳۳۷) کنز العمال (۲۰۳۷۴) کنوز الحقائق (ص ۱۲۷)

(۲۶۱) کنز العمال (۲۰۳۷۵)

(۲۶۲) الترغیب (۱/۱۷۶)

(۲۶۳) مسلم (۴۳۰) ابو داؤد (۶۶۱) ابن ماجہ (۹۹۲) نسائی (۸۱۶) کنز العمال

(۲۳۰۰۲)

(۲۶۴) ابو داؤد (۶۶۷) نسائی (۸۱۲) الترغیب (۱/۳۱۸) جامع الاصول (۵/۶۰۸)

(۲۶۵) مجمع الزوائد (۲/ ۹۵) الجامع الصغیر (۳۵۳۸)

(۲۶۶) فیض القدیر (۲/ ۱۹۸) کنوز الحقائق (ص ۳۳)

(۲۶۷) الترغیب (۱/ ۲۲۱، ۲۲۲، ۳۱۹) المتجر الرابح (۲۱۶)

(۲۶۸) المتجر الرابح (۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵)

(۲۶۹) سنن الدارمی (۱/ ۲۸۹) الجامع الصغیر (۴۲۹۷) کنز العمال (۲۰۶۰۳)

(۲۷۰) جامع الاصول (۵/ ۶۱۳) مشکاۃ (۱۱۰۴) مسلم (۱۰۹۰)

(۲۷۱) المتجر الرابح (۲۱۳)

(۲۷۲) الترغیب (۱/ ۳۲۱)

(۲۷۳) مسلم (۷۱۴) بخاری (۴۳۳، ۱۱۱۰) الفردوس (۱۱۸۷) الکامل لابن عدی (۱/ ۲۵۱) الجامع الصغیر (۵۸۷) تلخیص (۱/ ۱۸۶)

(۲۷۴) المتجر الرابح (۲۵۲) ابن ماجہ (۷۵۷)

(۲۷۵) کنز العمال (۲۰۷۵۳) بخاری (۴۳۹) مسلم (۵۳۳)

(۲۷۶) تنزیہ الشریعہ (۲/ ۹۹) تلخیص الجبیر (۲/ ۳۱) الفردوس (۷۹۲۹)

(۲۷۷) الجامع الصغیر (۲/ ۳۴) الترغیب (۲/ ۲۳۶) مشکاۃ (۷۲۹، ۲۲۷۱)

(۲۷۸) کنز العمال (۲۰۷۴۱) ابن ماجہ (۷۸۲)

(۲۷۹) الجامع الصغیر (۵۱۷۷) کنز العمال (۲۰۷۴۴)

(۲۸۰) الکامل لابن عدی (۱/ ۳۹۵) مجمع الزوائد (۲/ ۹) کنز العمال (۲۰۷۴۵)

(۲۸۱) کنز العمال (۲۰۷۴۷)

(۲۸۲) کنز العمال (۲۰۷۵۰، ۲۰۷۶۷)

(۲۸۳) کنز العمال (۲۰۷۶۸) الدر المنثور (۴/ ۱۴۳، ۱۴۴)

(۲۸۴) شرح الصدور (ص ۱۵۸) الجامع الصغیر (۵۲۳۱) الفردوس (۳۸۹۱)

(۲۸۵) ابن ماجہ (۷۳۹)

(۲۸۶) مجمع الزوائد (۲/ ۲۹،۲۸) ابن ماجہ (۷۵۰)

(۲۸۷) شعب الایمان (۲۹۰۸) الکامل لابن عدی (۲/ ۷۴۰) حلیۃ الاولیاء (۵/ ۶۷)

(۲۸۸) مسند الشہاب (۷۹،۷۸) اللمعۃ فی خصائص الجمعۃ (۲۱،۲۰) کنوز الحقائق (ص ۶۷) تنزیہ الشریعہ (۲/ ۸۲) المقاصد الحسنۃ (۱۷۳) کشف الخفاء (۱/ ۴۰۰) اسنی المطالب (۵۴۳) احادیث القصاص (۴۲)

(۲۸۹) الفردوس (۴۳۵۲،۴۳۵۱) زہر الفردوس (۲/ ۳۴۹،۳۴۸)

(۲۹۰) اللمعۃ فی خصائص الجمعۃ (۴۵) تلخیص الجبیر (۱/ ۱۸۹) ابو داؤد (۱۰۸۳)

(۲۹۱) شعب الایمان (۳۷۶۰) الجامع الصغیر (۱۲۴۲)

(۲۹۲) نوادر الاصول (ص ۲۳۰) مجمع الزوائد (۲/ ۱۷۱)

(۲۹۳) بخاری (۸۸۷) مسلم (۸۵۰)

(۲۹۴) اللمعۃ فی خصوصیات الجمعۃ (۱۲۵،۱۲۴) مجمع الزوائد (۲/ ۱۶۸) الکافی الشاف (ص ۱۷۰) کنز العمال (۲۱۰۳۴،۲۱،۸۰)

(۲۹۵) الکامل لابن عدی (۳/ ۱۰۴۴) الفردوس (۵/ ۱۶۳) زہر الفردوس (۴/ ۲۲۴)

(۲۹۶) المطالب العالیہ (۸۰۸) مجمع الزوائد (۲/ ۳۲۲) اثبات عذاب القبر (۱۵۸) اللمعۃ فی خصوصیات الجمعۃ (۱۰۳) الفردوس (۵۵۵۹) حلیۃ اولالیاء (۳/ ۱۵۵)

(۲۹۷) الفردوس (۴۵۹)

(۲۹۸) مشکاۃ (۲۳۳۹) ابن ماجہ (۳۸۱۹)

(۲۹۹) مشکاۃ (۲۳۵۳) الترغیب (۲/ ۴۷۰)

(۳۰۰) الترغیب (۲/ ۴۲۳) مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۱۲) المتجر الرابح (۱۲۳۰)

(۳۰۱) اتحاف سادۃ المتقین (۵/ ۲۸۵) کنز العمال (۲۱۶)

(۳۰۲)الفردوس(۲۰۹) فیض القدیر(۳/۱۷۷) کنز العمال(۲۰۶۴)

(۳۰۳)مجمع الزوائد(۱۰/۲۱۳)

(۳۰۴)مجمع الزوائد(۱۰/۲۱۳) الجامع الصغیر(۲/۱۶۳)

(۳۰۵)الترغیب(۲/۲۶۹)المتجر الرابح(۱۳۹۶)

(۳۰۶)مجمع الزوائد(۲/۱۳۲)الجامع الصغیر(۲/۱۵۰)

(۳۰۷)الترغیب(۲/۲۶۸) مشکاۃ (۲۳۵۶)

(۳۰۸)الترغیب (۲/۲۶۸)

(۳۰۹)الفردوس(۴۳۶۶) زہر الفردوس(۲/۳۵۶،۳۵۷)الدر المنثور (۴/۵۹)دیکھو تفسیر ابن کثیر

(۳۱۰)ترغیب(۲/۴۹۴)المتجر الرابح(۱۴۰۹)مشکاۃ(۹۲۲)الجامع الصغیر(۲/۱۷۴)

(۳۱۱)الترغیب(۲/۵۰۰)لمتجر الرابح(۱۴۲۴)جلاء الافہام(ص ۲۴)القول البدیع(ص ۱۳۰،۱۳۱)

(۳۱۲)مشکاۃ(۹۲۷) فضل الصلاۃ علی النبی(۱۶)جلاء الافہام(ص ۱۹) القول البدیع (۱۴۴)

(۳۱۳)الترغیب(۲/۵۰۵) لمتجر الرابح (۱۴۳۲)

(۳۱۴)القول البدیع(ص ۱۱۸)

(۳۱۵)مجمع الزوائد(۱۰/۱۶۶)ترغیب(۲/۵۰۴،۵۰۵)مسند الامام احمد(۴/۱۰۸) فضل الصلاۃ علی النبی (۵۳)

(۳۱۶)الترغیب(۲/۵۰۵) جلاء الافہام(ص ۲۴) فضل الصلاۃ علی النبی(۶۱) المطالب العالیۃ(۳/۲۲۵)

(۳۱۷)الترغیب(۲/۴۹۷)

(۳۱۸)الترغیب(۱/۱۱۰،۱۱۱)

(۳۱۹)القول البدیع(ص ۱۴۶)الفردوس(۵۹۸۵،۵۹۸۶)مجمع الزوائد(۱۰/۱۶۸)

(۳۲۰) فضل الصلاۃ علی النبی (۴۵)

(۳۲۱)

(۳۲۲)

(۳۲۳) المتجر الرابح (۱۲۳۷) مجمع الزوائد (۱۰/۹۲)

(۳۲۴) المتجر الرابح (۱۲۰۵) مشکاۃ (۲۹۶, ۲۳۱۳) ترمذی (۳۵۱۸)

(۳۲۵) المتجر الرابح (۱۲۵۶)

(۳۲۶) مجمع الزوائد (۱۰/۹۳) المتجر الرابح (۱۲۵۵)

(۳۲۷) مجمع الزوائد (۱۰/۸۹, ۹۰) کنز العمال (۱/۴۱۷)

(۳۲۸) دیکھو المتجر الرابح (۳۱۳, ۳۴۲, ۳۴۳) الترغیب (۲/۴۳۵) مجمع الزوائد (۱۰/۸۹, ۹۰)

(۳۲۹) کنز العمال (۲۰۵۴, ۲۰۵۵) ترغیب (۲/۴۲۶) المتجر الرابح (۱۳۴۰, ۱۳۴۱) مجمع الزوائد (۱۰/۹۲)

(۳۳۰) کنز العمال (۲۰۵۸)

(۳۳۱) کنز العمال (۱/۴۲۴) و (۲۰۶۰)

(۳۳۲) کنز العمال (۲۰۵۹, ۲۰۶۰)

(۳۳۳) الترغیب (۲/۴۳۹, ۴۴۰) المتجر الرابح (۱۳۵۱) مجمع الزوائد (۱۰/۹۳) کنز العمال (۲۰۴۵)

(۳۳۴) المتجر الرابح (۱۳۵۲) مجمع الزوائد (۱۰/۹۲)

(۳۳۵) کنز العمال (۱/۳۹۷)

(۳۳۶) مجمع الزوائد (۱۰/۱۵۶, ۱۵۷) حصن حصین (ص ۸۷)

(۳۳۷) الترغیب (۲/۲۸۸) کنز العمال (۱/۴۰۵) حصن حصین (ص ۸۴)

(۳۳۸) کنز العمال (۱/۴۰۶) حصن حصین (ص ۷۶) الترغیب (۴۸۶) مجمع الزوائد (۱۰/۱۵۶) جامع الاصول (۲۱۴۳)

(۳۳۹) جامع الاصول (۴/ ۳۳۴) حصن حصین (ص ۴۵۹)

(۳۴۰) کنز العمال (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲)

(۳۴۱) المقاصد الحسنة (ص ۴۶) المواہب الدنیة (۲/ ۲۵ ۷)

(۳۴۲) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۷۷) مشکاة (۲۴۹۷) الجامع الصغیر (۱/ ۶۰) کنز العمال (۲/ ۱۰۹) حصن حصین (ص ۴۶۸)

(۳۴۳) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۸۲، ۱۷۹) کنز العمال (۲/ ۱۲۳) حصن حصین (۴۷۱)

(۳۴۴) حصن حصین (ص ۴۶۹) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۷۹، ۱۸۱) الجامع الصغیر (۱/ ۵۵) کنز العمال (۲/ ۱۱۲)

(۳۴۵) الترمذی (۳۲۲۵، ۳۲۳۳) الترغیب (۱/ ۲۶۲، ۴/ ۲، ۱۴۲) مشکاة (۷۴۸)

(۳۴۶) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۶۰) کنز العمال (۳۹۱۲)

(۳۴۷) کنز العمال (۳۸۴۰)

(۳۴۸) عمل الیوم واللیلة للنسائی (۵۷۰) عمل الیوم واللیلة لابن سنی (۴۸) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۲۰) الفردوس (۸۶۵۳) الاحادیث الصحیحة (۱/ ۲۲۷)

(۳۴۹) مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۶۶)

(۳۵۰) الترغیب (۱/ ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱) ابن ماجه (۱۳۸۳) ابو داؤد (۱۵۳۸)

(۳۵۱) الترغیب (۱/ ۴۶۷، ۴۶۸) ابو داؤد (۱۲۹۷) ابن ماجه (۱۳۸۶)

(۳۵۲)

(۳۵۳) فیض القدیر (۱/ ۵۲۸)

(۳۵۴)

(۳۵۵) ابن ماجه (۴۹) مصباح الزجاجه (۱۸) الاعتصام (۱/ ۱۰۷)

(۳۵۶) شعب الایمان (۵/ ۳۹۰) تنبیه الغافلین السمرقندی باب التوبه

(۳۵۷) الترغیب (۴/ ۸۸) مشکاة (۲۳۲۹) جامع الاصول (۲/ ۵۱۳)

(۳۵۸) الفردوس (۲۵۷۲)

(۳۵۹)الجامع الصغیر (۵۷۴۴)

(۳۶۰)الفردوس(۳۸۰۲)

(۳۶۱)الجامع الصغیر (۱/۱۲۶) کنز العمال(۷۳۰۶)

(۳۶۲)الجامع الصغیر (۷۸۵۳) مجمع الزوائد(۴/۷۷)

(۳۶۳)الترمذی(۱۷۲۶) مشکاۃ (۴۲۲۸) جامع الاصول(۱۰/۵۶۸)

(۳۶۴,۳۶۵)مجمع الزوائد(۱۰/۲۹۷) کنز العمال(۷۳۰۶,۷۳۰۹)

(۳۶۶)الکامل لابن عدی(۶/۲۴۳۴)فردوس الاخبار(۲/۳۳۸)

(۳۶۷)الجامع الصغیر(۱/۱۵۱)الترغیب(۱۲۲۴. ۱۲۳)ابن ماجہ(۲۵۷)

(۳۶۸)

(۳۶۹)کنز العمال(۷۷۴)

(۳۷۰)مجمع الزوائد(۱۰/۲۹۷)الجامع الصغیر (۱۵۷۸)

(۳۷۱)بخاری (۲۶۷۹)

(۳۷۲)الفردوس (۵۲۶۲)مسند ابی یعلی(۹۸۶)المطالب العالیۃ(۳۱۵۵)

مجمع الزوائد(۱۰/۲۹۵)تاریخ بغداد(۱۱/۲۵۹)العلل المتناهية (۲/۸۰۴)

(۳۷۳)الفردوس(ص ۲۹۰۳)

ماخذ و مراجع

قرآن مجید

اتحاف سادة المتقین :

العلامة السید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی : دار الکتب العلمیة بیروت

الا تحافات السنیة :

الشیخ العلامة محمد المدنی : دائرة المعارف العثمانیه حیدرآباد (دکن)

اثبات عذاب القبر الامام ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی

احادیث القصاص العلامة ابن تیمیه

الادب المفرد الامام محمد بن اسماعیل البخاری عالم الکتاب بیروت

الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان

العلامة علاء الدین علی بن بلبان الفارسی دار الکتب العلمیه بیروت

الاذکار

الامام محی الدین ابو ذکریا یحیی بن شرف النووی مؤسسة التقویم الاسلامی بیروت

أسنی المطالب العلامة الشیخ محمد درویش الحوت دار الکتاب العربی بیروت

بخاری شریف الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری دار ابن کثیر دمشق بیروت

التاج الجامع الشیخ منصور علی ناصف من علماء الازہر احیاء التراث العربی بیروت

تاریخ بغداد

الحافظ ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی دار الکتب العلمیة بیروت

تحفة الذاکرین العلامة محمد بن علی بن محمد الشوکانی دار الکتب العلمیة بیروت

التذکار الامام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن فرح القرطبی مکتبة دار البیان دمشق

الترغیب و الترھیب الامام زکی الدین عبداللہ العظیم المنذری دارالفکر بیروت

التفسیر المظھری الامام القاضی ثناء اللہ پانی پتی بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ

تفسیر معالم التنزیل الامام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی دارالمعرفۃ بیروت

تفسیر الکشاف ، العلامۃ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری دارالمعرفۃ بیروت

تفسیر القرآن الامام عمادالدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر القرشی دارالمعرفۃ بیروت

تفسیر روح المعانی العلامۃ ابوالفضل السید محمود الالوسی احیاء تراث العربی بیروت

تفسیر فتح القدیر العلامۃ محمد بن علی بن محمد الشوکانی دارالمعرفۃ بیروت

تفسیر ضیاء القرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور

تذکرۃ الموضوعات الامام

تلخیص الحبیر الامام ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی دارالمعرفۃ بیروت

تنبیہ الغافلین الامام ابواللیث نصر بن محمد السمرقندی

تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ العلامہ ابوالحسن علی بن محمد الکتانی دارالکتب العلمیہ بیروت

جامع الترمذی الامام ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذی دارالکتب العربی بیروت

جامع الاصول الامام ابوالسعادات المبارک ابن الاثیر الجزر المکتبۃ الحلوانی السعودیۃ

الجامع الصغیر الامام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی المکتبۃ الاسلامیہ فیصل آباد

جلاء الافہام

العلامۃ ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر المعروف ابن قیم الجوزیۃ وکالۃ المطبوعات الکویت

الحبائک فی اخبار الملائک

الامام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی دارالکتب العلمیہ بیروت

حصن حصین مترجم اردو الامام محمد بن محمد الجزری دارالاشاعت کراچی

حلیۃ الاولیاء الامام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبھانی دارالکتاب العربی بیروت

الدرالمنثور الامام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی دارالفکر بیروت

دلائل النبوۃ الامام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی دارالکتب العلمیۃ بیروت

ریاض الصالحین
الامام ابوزکریا یحیی بن شرف النووی المکتب الاسلامی بیروت
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
العلامہ ناصر الدین الالبانی المکتب الاسلامی بیروت
سنن الکبری الامام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی دار الفکر بیروت
سنن ابن ماجہ الامام ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ المکتبہ العلمیہ بیروت
سنن ابی داؤد الامام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی دار الکتب العلمیہ بیروت
سنن النسائی
الامام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب
سنن الدارمی
الامام ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی دار احیاء السنۃ النبویۃ بیروت
شرح الصدور الامام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی دار الکتب العلمیۃ بیروت
شعب الایمان الامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی مکتبہ دار البازمکۃ المکرمۃ
صحیح ابن خزیمہ
الامام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی المکتب الاسلامی بیروت
الصلاۃ و البشر الامام مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآباد دار المکتب العلمیۃ بیروت
طبقات الاولیاء الشیخ ابو حفص عمر بن علی بن الملقن المصری دار المعرفۃ بیروت
طبقات الصوفیہ الامام ابو عبدالرحمن السلمی دار الکتب النفیس حلب
عمل الیوم و اللیلۃ الامام احمد بن شعیب النسائی مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
عمل الیوم و اللیلۃ الامام ابوبکر احمد بن محمد (ابن السنی) دار المعرفۃ بیروت
فتاوی رضویہ مولانا احمد رضا فاضل بریلوی رضا فاؤنڈیشن لاہور
الفتح الربانی العلامۃ احمد عبدالرحمن البنا الشہیر بالساعتی دار احیاء التراث العربی بیروت
الفتح الکبیر العلامۃ الشیخ یوسف النبہانی دار الکتاب العربی بیروت

الفتوحات الربانیہ — العلامۃ محمد بن علان الصدیقی — المکتبۃ الاسلامیہ بیروت

الفردوس بماثور الخطاب — الامام ابو الشجاع شیرویہ الدیلمی — دار الکتب العلمیہ بیروت

فضائل الاوقات — الامام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی — مکتبہ المنارۃ مکۃ المکرمہ

فضل الصلاۃ علی النبی

الامام اسماعیل بن اسحاق القاضی المالکی — المکتب الاسلامی بیروت

فیض القدیر — العلامۃ عبد الرؤف المناوی — دار المعرفۃ بیروت

القناعۃ — الامام ابو بکر احمد بن محمد المعروف بابن السنی — مکتبۃ الرشد الریاض

القول البدیع — الامام عبد الرحمن السخاوی — لاثانی کتب خانہ سیالکوٹ

الکافی الشاف — الامام احمد بن حجر العسقلانی — دار المعرفۃ بیروت

کتاب الزھد — الامام وکیع بن الجراح — مکتبۃ الدار المدینۃ المنورہ

کتاب الدعاء — الامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی — دار البشائر الاسلامیہ بیروت

کتاب السنۃ — الامام ابو بکر عمرو بن ابی عاصم الشیبانی — المکتب الاسلامی بیروت

کشف الخفاء — الشیخ المحدث اسماعیل محمد العجلونی — مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

الکلم الطیب — العلامۃ ابن تیمیہ — دار الکتب العلمیہ بیروت

کنز العمال

الامام علاء الدین علی المتقی الھندی المکی — دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد (دکن)

کنوز الحقائق — الامام زین الدین عبد الرؤف المناوی — مکتبۃ الزھراء القاھرہ

اللآلی المصنوعہ — الامام جلال الدین عبد الرحمن السیوطی — دار المعرفۃ بیروت

اللمعہ فی خصائص الجمعہ

الامام جلال الدین عبد الرحمن السیوطی — دار الکتب العربیۃ بیروت

المبسوط — الامام شمس الدین السرخسی — دار المعرفۃ بیروت

المتجر الربیح

الحافظ شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت

مجمع الزوائد الامام نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی دار الکتاب العربی بیروت

المستدرک الامام ابی عبد اللہ الحاکم النیسابوری دار الکتاب العربی بیروت

مسلم شریف الامام ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری دار احیاء التراث العربی بیروت

مسند ابی یعلی الموصلی

الامام شیخ الاسلام ابو یعلی احمد الموصلی موسسۃ علوم القرآن بیروت

مسند احمد الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل طبع قدیم مصر

مسند الشھاب القاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی موسسۃ الرسالۃ بیروت

مشکاۃ المصابیح الامام محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی المکتب الاسلامی بیروت

مصباح الزجاجہ العلامۃ شہاب الدین احمد الکنانی دار الجنان بیروت

المطالب العالیہ الامام ابن حجر احمد بن علی العسقلانی دار المعرفت بیروت

المقاصد الحسنہ الامام محمد عبد الرحمٰن السخاوی دار الکتب العربی بیروت

مکتوبات امام ربانی ترجمہ اردو

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ادارہ اسلامیات لاہور

المواہب اللدنیہ الامام احمد بن محمد القسطلانی المکتب الاسلامی بیروت

نوادر الاصول الامام ابو عبد اللہ محمد الحکیم الترمذی دار صادر بیروت

الوابل الصیب العلامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن القیم الجوزیہ مکتبۃ دار البیان دمشق

امیرِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ

اور

اُن کے خُلفاء

محمد صادق قصوری

ناشر

مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ

عامل بنانے والی کتاب
عاملوں کے لیے ایک نایاب تحفہ
کتاب کے اہم مضامین
تنقیدِ عملیات، تاثیرِ عملیات، تاریخ سحر و جادو
تاریخ عملیات، طریق عملیات، قرآنی عملیات
حدیثی عملیات، اسمِ اعظم، مشائخی عملیات
مشقی عملیات، متفرق عملیات، ناجائز عملیات
کلیدِ عملیات (دُعا کی حقیقت، دُعا کی قبولیت، دُعا کی فضیلت دُعا کے آداب
نبی کریم ﷺ کی دُعائیں)
بہت جلد شائع ہو رہی ہے
مکتبہ انوارِ مدینہ
درس روڈ نور آباد فتح گڑھ سیالکوٹ